

اسان عربی کرام

حصہ دوم

مرتبہ

لطف الرحمن خان

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مولوی عبدالستار محرم کی قابلِ قدر تالیف ”عربی کا علم“ پر مبنی

آسان عربی گرامر

حصہ دوم

مرتبہ

لطف الرحمن خان



مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔ کے ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

نام کتاب _____ آسان عربی گرامر (حصہ دوم)
طبع اول تا طبع نهم (ستمبر 1992ء تا مئی 2004ء) _____ 10,100
طبع دہم (اگست 2005ء) _____ 2200
ناشر _____ ناظم نشر و اشاعت مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
مقام اشاعت _____ 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501
مطبع _____ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
قیمت _____ 45 روپے

فہرست

۵	ماوہ اور وزن
	فعل ماضی معروف
۱۱	* تعریف، وزن اور گردان
۱۸	* فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال
۲۱	* جملہ فعلیہ کے مزید قواعد
۲۴	* فعل لازم اور فعل متعدی
۲۸	* جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال
	فعل ماضی مجہول
۳۲	* گردان، اور نائب فاعل کا تصور
۳۵	* دو مفعول والے متعدی افعال کی مشق
	فعل مضارع
۳۸	* مضارع معروف کی گردان اور اوزان
۴۶	* صرف مستقبل یا نفی کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجہول بنانا
۴۳	ابواب ثلاثی مجرد
۵۰	ماضی کی اقسام (حصہ اول)
۵۶	ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۶۳	مضارع کے تغیرات
۶۹	* نواصب مضارع
۷۵	* مضارع مجزوم
۸۰	فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب
۸۵	فعل امر حاضر
۸۸	فعل امر غائب و متکلم
۹۲	فعل امر مجہول
۹۴	فعل نہی
۹۶	ابواب ثلاثی مزید فیہ (تعارف اور ابواب)
۱۰۲	ابواب ثلاثی مزید فیہ (خصوصیات ابواب)
۱۰۶	ابواب ثلاثی مزید فیہ (ماضی، مضارع کی گردائیں)
۱۱۱	ثلاثی مزید فیہ (فعل امر و نہی)
۱۱۶	ثلاثی مزید فیہ (فعل مجہول)



مادہ اور وزن

۲۸ : ۱ اب تک تقریباً گیارہ اسباق میں 'جو ذیلی تقسیم کے ساتھ کل ستائیس اسباق پر مشتمل تھے' ہم نے اسم اور اس پر مبنی مرکبات اور جملہ اسمیہ کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب ہم عربی زبان میں فعل کے استعمال کے بارے میں کچھ بتانا شروع کریں گے۔ یعنی اب ہم "علم الصرف" کی طرف آئیں گے۔ لیکن فعل کے بیان سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کو "مادہ" اور "وزن" کے بارے میں کچھ بتادیا جائے۔ کیونکہ علم الصرف کے بیان میں ان دو اصطلاحات کا ذکر بار بار آئے گا۔ نیز یہ کہ اگر آپ نے عربی زبان میں "مادہ" اور "وزن" کے نظام کو سمجھ لیا تو پھر آپ کے لئے افہام کے استعمالات کو سمجھنا اور انہیں یاد رکھنا آسان ہو جائے گا۔

۲۸ : ۲ "مادہ" اور "وزن" پر بات شروع کرنے سے پہلے مناسب ہو گا اگر آپ پہلے ذرا درج ذیل مجموعہ ہائے کلمات کو غور سے دیکھیں۔ یہ عربی الفاظ ہیں لیکن چونکہ ان میں سے بیشتر اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ کو ان کے معانی معلوم کر لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

- ۱۔ عِلْمٌ - مَعْلُومٌ - عَلِيمٌ - تَعْلِيمٌ - عَلَامَةٌ - مُعَلِّمٌ - اِعْلَامٌ - عَلْوَمٌ -
- ۲۔ قَبْلَةٌ - قَبُولٌ - قَابِلٌ - مَقْبُولٌ - اِسْتِقْبَالٌ - اِقْبَالٌ - مُقَابَلَةٌ - تَقَابُلٌ -
- ۳۔ ضَرْبٌ - ضَارِبٌ - مَضْرُوبٌ - مُضَارَبَةٌ - مِضْرَابٌ - اِضْطِرَابٌ -
- ۴۔ كِتَابٌ - كَاتِبٌ - مَكْتُوبٌ - كِتَابَةٌ - مَكْتُبٌ - مَكْتَبَةٌ - كَتَبَةٌ -
- ۵۔ قَادِرٌ - تَقْدِيرٌ - مَقْدُورٌ - قُدْرَةٌ - قَدِيرٌ - مِقْدَارٌ - مَقْتَدِرٌ -

مندرجہ بالا پانچ گروپوں کے الفاظ پر غور کیجئے اور بتائیے کہ ہر ایک گروپ کے الفاظ میں کون سے ایسے حروف ہیں جو اس گروپ کے تمام الفاظ میں پائے جاتے ہیں یعنی مشترک ہیں۔ اگر آپ ایک گروپ کے الفاظ پر نظر ڈال کر ہی ان کے مشترک

حروف بتا سکتے ہیں تو ماشاء اللہ آپ ذہین ہیں۔

۳ : ۲۸ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ کے ہر ہر لفظ کے حروف الگ الگ کد کے لکھ لیں۔ مثلاً :

گروپ نمبر ۵	گروپ نمبر ۴	گروپ نمبر ۳	گروپ نمبر ۲	گروپ نمبر ۱
ق ا د ر	ک ت ا ب	ض ر ب	ق ب ل ة	ع ل م
ت ق د ی ر	ک ا ت ب	ض ا ر ب	ق ب و ل	م ع ل و م
م ق د و ر	م ک ت و ب	م ض ر و ب	ق ا ب ل	ع ا ل م
ق د ر ة	ک ت ا ب ة	م ض ا ر ب ة	م ق ب و ل	ت ع ل ی م
ق د ی ر	م ک ت ب ة	م ض ر ا ب	م ق ب ا ل	ع ل ل ا م ة
م ق د ا ر	م ک ت ب	ا ض ط ر ا ب	ا ق ب ا ل	م ع ل ل م
م ق ت د ر	ک ت ب ة		م ق ا ب ل ہ	ا ع ل ا م
			ت ق ا ب ل	ع ل و م

اب آپ ہر کالم کے الفاظ کے ان تمام حروف کو ”کراس“ (x) لگا دیں۔ جو تمام الفاظ میں نہیں پائے جاتے، بلکہ بعض میں ہیں اور بعض میں نہیں ہیں، تو آپ کے پاس ہر لفظ کے صرف وہ حروف بچ جائیں گے جو تمام الفاظ میں مشترک ہیں۔ بہر حال آپ جس طرح بھی معلوم کریں بالآخر آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ :

- ۱۔ گروپ نمبر ۱ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف ”ع ل م“ ہیں۔
- ۲۔ گروپ نمبر ۲ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف ”ق ب ل“ ہیں۔
- ۳۔ گروپ نمبر ۳ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف ”ض ر ب“ ہیں۔
- ۴۔ گروپ نمبر ۴ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف ”ک ت ب“ ہیں۔
- ۵۔ گروپ نمبر ۵ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف ”ق د ر“ ہیں۔

گویا ہر گروپ کے الفاظ بنیادی طور پر ان تین حروف سے بنائے گئے ہیں جو ان

میں مشترک ہیں۔ ان مشترک حروف کو ان الفاظ کا ”مادہ“ کہتے ہیں۔ یعنی گروپ نمبر ۱ کے تمام الفاظ کا مادہ ”ع ل م“ ہے۔ اس سے ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ عربی زبان میں تقریباً تمام کلمات (اسم ہوں یا فعل) کی بنیاد ایک تین حرفی ”مادہ“ ہوتا ہے۔

۴ : ۲۸ عربی زبان کی تعلیم خصوصاً ”علم الصرف“ میں اس ”مادہ“ کی بڑی اہمیت ہے۔ ”علم الصرف“ کا موضوع اور مقصد ہی یہ ہے کہ ایک ”مادہ“ سے مختلف الفاظ (اسماء اور افعال) کیسے بنائے جاتے ہیں۔ کسی مادہ سے جو مختلف الفاظ بنتے ہیں ان میں سے بیشتر تو مقرر قواعد کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی ایک ”مادہ“ سے ایک خاص معنی دینے والا لفظ جس طرح ایک ”مادہ“ سے بنے گا، تمام مادوں سے اسی قاعدے کے مطابق اس طرح کا لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مادہ کے حروف پر نہ صرف بعض حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جسے آپ پیرا گراف ۲ : ۲۸ میں دیئے گئے الفاظ پر نظر ڈال کر معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے مادے آپ کو بتائے جا چکے ہیں۔ مثلاً ”ع ل م“ ”مادہ سے لفظ ”تَعْلِيم“ بنانے کا طریقہ یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ پہلے ”ت“ لگاؤ۔ اس کے بعد مادہ کے پہلے حرف ”ع“ کو سکون دے کر لکھو۔ ”تَع“ بن گیا۔ اب اس کے بعد مادہ کے دوسرے (درمیانی) حرف ”ل“ کو زیر دے کر لکھو اور اس کے بعد ایک ساکن ”ی“ لگاؤ۔ یہاں تک لفظ ”تَعْلِم“ بن گیا۔ اب آخر پر مادہ کا آخری حرف ”م“ لکھ کر اس پر تنوین رفع (۾) لگا دو یوں لفظ ”تَعْلِيم“ بن گیا۔

۵ : ۲۸ آپ نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ کسی مادہ سے لفظ بنانے کا طریقہ اس طرح سمجھنا تو بڑا مشکل، طویل اور پیچیدہ کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد بنانے والوں نے اسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ انہوں نے مادہ کے تین حرفوں (۱، ۲، ۳) کا نام (ف ع ل) مقرر کر دیا۔ یعنی مادہ کے حروف کو نمبر لگا کر ۱، ۲، ۳ کہنے یا پہلا، درمیانی اور آخری کہنے کے بجائے نمبر یا پہلے حرف کو ”ف“ نمبر ۲ یا

درمیانی کو "ع" اور نمبر ۳ یا آخری کو "ل" کہتے ہیں۔ مثلاً "ق در" میں فاکلمہ "ق" ہے، عین کلمہ "د" ہے اور لام کلمہ "ر" ہے۔ جس مادہ سے کوئی لفظ بنانا ہو تو پہلے "ف ع ل" سے اس طرح کا لفظ بطور نمونہ بنالیا جاتا ہے اور پھر کسی بھی متعلقہ مادہ سے اس "نمونے" کے مطابق لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نمونے کے "ف" کی جگہ مادہ کا پہلا حرف "ع" کی جگہ مادہ کا دوسرا حرف اور "ل" کی جگہ تیسرا حرف رکھ دیں باقی حرکات اور زائد حروف "نمونے" کے مطابق لگا دیں۔ مثلاً فاعِل اور مفعول کے نمونے پر مختلف مادوں سے جو الفاظ بنتے ہیں ان کی مثال درج ذیل ہے :

مادہ	نمونے
ف ع ل	فَاعِلٌ مَفْعُولٌ
ع ل م	عَالِمٌ مَغْلُومٌ
ق ب ل	قَابِلٌ مَقْبُولٌ
ض ر ب	ضَارِبٌ مَضْرُوبٌ
ک ت ب	کَاتِبٌ مَكْتُوبٌ
ق د ر	قَادِرٌ مَقْدُورٌ

امید ہے کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی مادہ سے نمونے کے مطابق الفاظ کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ اور اب آپ یہ بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ مادہ ع ل م سے لفظ "تَعْلِيمٌ"۔ "تَفْعِيلٌ" کے نمونے پر بنایا گیا ہے۔

۶ : ۲۸ اب ذرا یہ بات بھی سمجھ لیجئے بلکہ یاد رکھئے کہ "ف ع ل" سے نمونے کے طور پر بننے والے لفظ کو عربی گرامر کی زبان میں وزن کہتے ہیں۔ یعنی "فَاعِلٌ" ایک وزن ہے اور "مَفْعُولٌ" بھی ایک وزن ہے۔ اب آپ نے یہی سیکھا ہے کہ کسی مادہ سے مختلف اوزان (وزن کی جمع) کے مطابق لفظ کس طرح بناتے ہیں۔ مادہ اور وزن کی اس پہچان کا تعلق عربی ڈکشنری یعنی لغت کے استعمال سے بھی ہے۔ جس پر

آگے چل کر بات کریں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

مشق نمبر ۲ (الف)

ذیل میں کچھ مادے اور ان کے ساتھ کچھ اوزان دیئے جا رہے ہیں۔ آپ کو ہر مادہ سے اس گروپ میں دیئے گئے تمام اوزان کے مطابق الفاظ بنانے ہیں۔

اوزان	مادے	
فَعَلَ	ر ف ع	گروپ نمبر ۱
يَفْعَلُ	ج ر ح	
فَعَلْتُمْ	ذ ه ب	
يَفْعَلُونَ	ج ح د	
اَفْعَلُ	ق ط ع	
فَعِلَ	ش ر ب	گروپ نمبر ۲
فَعِلْتُ	ح م د	
تَفْعَلُ	ل ب ث	
تَفْعَلِينَ	ف ه م	
اَفْعَلُ	ض ح ك	
فَعَلَ	ق ر ب	گروپ نمبر ۳
فَعَلْنَ	ب ع د	
تَفْعَلْنَ	ث ق ل	
تَفْعَلَانِ	ح س ن	
اَفْعَلُ	ع ظ م	

مشق نمبر ۲ (ب)

پیرا گراف ۲ : ۲۸ میں الفاظ کے پانچ گروپ دیئے گئے ہیں۔ ہر گروپ کا مادہ پیرا گراف ۳ : ۲۸ میں آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ اس علم کی بنیاد پر اب آپ ہر گروپ کے ہر لفظ کا وزن لکھیں۔ مثلاً پیرا گراف ۲ : ۲۸ کے گروپ نمبر ۴ میں ایک لفظ ”مَكْنَبَةٌ“ ہے۔ اور آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ اس گروپ کے تمام الفاظ کا مادہ ”ک ت ب“ ہے۔ اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ لفظ ”مَكْنَبَةٌ“ میں مادے کے پہلے حرف ”ک“ کو ”ف“ سے تبدیل کر دیں۔ اسی طرح مادے کے دوسرے حرف ”ت“ کو ”ع“ سے اور آخری حرف ”ب“ کو ”ل“ سے تبدیل کر دیں۔ بقیہ حروف اپنی اپنی جگہ رہنے دیں اور زبر، زیر، پیش میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ اس طرح آپ کو لفظ کا وزن معلوم ہو جائے گا۔ یہ کام اس طرح کریں :

$$\begin{aligned} \text{مَ كُنْتُ بَ ؕ} &= \text{مَكْنَبَةٌ} \\ \text{مَ فَ عَ لَ ؕ} &= \text{مَفْعَلَةٌ} \end{aligned}$$

ضروری ہدایت :

مذکورہ بالا مشقیں کرتے وقت الفاظ کے معانی کی بالکل فکر نہ کریں۔ آگے چل کر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے معانی بھی معلوم ہو جائیں گے۔ فی الحال مادہ اور وزن کے نظام (System) کو سمجھنے اور اس کی مشق کرنے پر اپنی پوری توجہ کو مرکوز رکھیں۔ الفاظ کے معانی سمجھے بغیر اس نظام کی مشق کرنے سے آپ بہت جلد اس پر گرفت حاصل کر لیں گے۔

فعل ماضی معروف

تعریف، اوزان اور گردان

۱: ۲۹ گزشتہ سبق میں مادہ اور وزن کا مفہوم سمجھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو گیا ہو گا کہ مختلف مادوں سے جو مختلف الفاظ (اسماء و افعال) بنتے ہیں ان کے مخصوص اوزان ہیں۔ عربی میں ایسے اوزان کی تعداد تو خاصی ہے لیکن خوش قسمتی سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان نسبتاً کم ہیں اور ان کو یاد کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے اور آہستہ آہستہ بکثرت استعمال ہونے والے اوزان سے آپ کو آگاہ کرنا ہی ہمارا مقصد ہے۔

۲: ۲۹ گزشتہ سبق میں آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ کسی مادے سے الفاظ بناتے وقت مادہ کے حروف میں کچھ زائد حروف کا اضافہ کرنا پڑتا ہے اور حرکات لگانی ہوتی ہیں۔ مثلاً ”ق ب ل“ مادہ سے ”قَابِلٌ“ بنانے میں حرکات کے علاوہ ایک حرف ”الف“ کا اضافہ ہوا ہے۔ مگر اسی مادہ سے لفظ ”اِسْتَقْبَالٌ“ بنانے میں حرکات کے علاوہ ”ا س ت ا“ کا اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ایک طالب علم کے ذہن میں الجھن پیدا ہوتی ہے کہ وہ کس طرح معلوم کرے کہ کسی فعل یا اسم میں اس کے مادے کے حروف کون سے ہیں؟ اس الجھن کے حل کے لئے یہ بات یاد کر لیں کہ ایسا لفظ جس میں مادے کے حروف سے زائد کوئی حرف نہ ہو عموماً فعل ماضی کا پہلا صیغہ ہوتا ہے۔ فعل ماضی کے پہلے صیغے کے متعلق اسی سبق میں آگے چل کر بات ہوگی۔

۳: ۲۹ اب ہم ”فعل“ پر بحث کا باقاعدہ آغاز کر رہے ہیں۔ چنانچہ اب ہم مختلف مادوں سے فعل بنانا سیکھیں گے اور مختلف افعال کے اوزان پڑھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں فعل کے استعمال کے متعلق چند

بنیادی باتیں بیان کر دی جائیں۔

۲۹ : ۴ اس کتاب کے حصہ اول کے پیرا گراف ۹ : میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ ایسا لفظ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے اسم کو ”مضد“ کہتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ بات دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ ہر زبان کی طرح عربی زبان کے افعال میں بھی وقت اور زمانہ کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ محض کام کرنے کا مفہوم کافی نہیں ہے۔ مثلاً ”عَلِمَ“ کے معنی ہیں ”جاننا“ اور ”حَضَبَ“ کے معنی ہیں ”مارنا“۔ مگر ”عَلِمَ“ یا ”حَضَبَ“ فعل نہیں ہیں بلکہ یہ اسم ہی ہیں اور ان کے آخر پر اسم کی علامت ”توین“ بھی موجود ہے۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں ”عَلِمَ“ جس کے معنی ہیں ”اس نے جان لیا“ یا ”بَحَضَبَ“ جس کے معنی ہیں ”وہ مارتا ہے“ تو اب ”عَلِمَ“ اور ”بَحَضَبَ“ فعل کہلائیں گے کیونکہ ایک میں گزشتہ وقت کا اور دوسرے میں موجودہ وقت کا تصور موجود ہے۔

۲۹ : ۵ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے۔ یعنی

(۱) فعل ماضی : جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔

(۲) فعل حال : جس میں کسی کام کے موجودہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ اور

(۳) فعل مستقبل : جس میں کسی کام کے آئندہ آنے والے زمانہ میں ہونے کا

مفہوم ہو۔ فعل کی بلحاظ زمانہ یہی تقسیم اردو اور فارسی میں بھی مستعمل ہے اور

انگریزی میں اسی کو Past Tense, Present Tense اور

Future Tense کہتے ہیں۔ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے

مختلف الفاظ (جنہیں صیغے کہتے ہیں) بنانا کسی زبان کو سیکھنے کا نہایت اہم حصہ ہے۔ ہر

زبان میں اس پر طلباء کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اب ہم عربی زبان کے فعل

ماضی کے صیغوں پر بات کرتے ہیں۔ فعل حال اور مستقبل پر ان شاء اللہ آگے چل کر

بات ہوگی۔

۶ : ۲۹ اس کتاب کے حصہ اول کے پیرگراف ۳ : ۱۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف ”غائب“ ”مُخاطَب“ اور ”مُتَكَلِّم“ کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے۔ پھر عدد کے لئے واحد اور جمع کے علاوہ ”تثنیہ“ کے لئے بھی الگ ضمیرس ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۴ ہے۔ اسی طرح عربی میں فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد بھی ۱۴ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی ”گردان“ اور عربی میں فعل کی ”تَصْرِیف“ کہتے ہیں جبکہ انگریزی میں اسے Conjugation یا Persons of Verb کا نام دیا گیا ہے۔

۷ : ۲۹ دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے (Person of Verb) کے فعل کی ایک مقررہ شکل کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے : وہ گیا، وہ گئے، تو گیا، تم گئے، میں گیا، ہم گئے، وہ گئی، وہ گئیں، تو گئی، تم گئیں، میں گئی، ہم گئیں۔ جبکہ بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکر مونث یکساں رہتا ہے۔ مثلاً : اس نے مارا، انہوں نے مارا، تو نے مارا، تم نے مارا، میں نے مارا، ہم نے مارا۔ انگریزی میں ماضی کی گردان یوں ہوتی ہے :

I went, We went, You went, He went, They went

آپ نے نوٹ کر لیا ہو گا کہ اردو گردان غائب کی ضمیروں سے شروع ہو کر متکلم کی ضمیروں پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس انگریزی میں متکلم سے شروع کر کے غائب پر ختم کرنے کا رواج ہے۔

۸ : ۲۹ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہر ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر اس صیغے کی بناوٹ سے سمجھی جاسکتی ہے۔ عربی اور فارسی میں فعل کی گردان اسی طریقے پر کی جاتی ہے۔ چنانچہ عربی میں استعمال ہونے والی چودہ ضمیروں کے مطابق فعل کی گردان بھی چودہ صیغوں میں کی جاتی ہے۔ بظاہر یہ تعداد زیادہ نظر آتی ہے لیکن جب آپ اس کی یکسانیت اور باقاعدگی کا مقابلہ اردو افعال کی بے قاعدہ گردانوں اور انگریزی میں افعال کی بکثرت اور پیچیدہ صورتوں (Tenses) سے کریں گے تو اسے بے حد آسان پائیں گے۔

۹ : ۲۹ عربی میں فعل ماضی کی گردان مختلف ضمیروں کے فاعل ہونے کے لحاظ سے یوں ہوگی۔

واحد	تثنیہ	جمع
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا
اس ایک (مرد)	ان دو (مردوں)	ان بہت سے (مردوں)
کے کیا	کے کیا	کے کیا
فَعَلْتَ	فَعَلْتَا	فَعَلْتُمْ
اس ایک (عورت)	ان دو (عورتوں)	ان بہت سی (عورتوں)
کے کیا	کے کیا	کے کیا
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
تو ایک (مرد)	تم دو (مردوں)	تم بہت سے (مردوں)
کے کیا	کے کیا	کے کیا
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
تو ایک (عورت)	تم دو (عورتوں)	تم بہت سی (عورتوں)
کے کیا	کے کیا	کے کیا

فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
میں نے کیا	ہم نے کیا	ہم نے کیا

۱۰ : ۲۹ اس گردان کو یاد کرنے اور ذہن میں بٹھانے کے لئے اسے کئی دفعہ زبان سے دہرانا بھی ضروری ہے۔ مگر ہر ایک صفحے میں ہونے والی تبدیلی کو ذیل کے نقشے کی مدد سے بھی ذہن میں رکھا جاسکتا ہے۔ اس نقشہ میں ف ع ن کلمات کو تین چھوٹی لائنوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے آپ تینوں کلمات کی حرکات (یعنی زیر، زیر وغیرہ) اور ان کے ساتھ ہر صفحے میں ہونے والے اضافے کو سمجھ سکتے ہیں۔

غائب مذکر:	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
مونث:	فَعَلْتِ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
مخاطب مذکر:	فَعَلْتَ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
مونث:	فَعَلْتِ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا
مکمل مذکر مونث:	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا

۱۱ : ۲۹ اس نقشہ میں آپ نوٹ کریں کہ پہلے پانچ صفحوں میں لام کلمہ متحرک ہے۔ اس کے چھٹے صفحے سے جب لام کلمہ ساکن ہوتا ہے تو پھر آخر تک ساکن ہی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ضمائر مرفوعہ میں مخاطب کی چھ ضمیروں کو ذہن میں تازہ کریں جو یہ ہیں۔ اَنْتَ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ۔ اب نوٹ کریں کہ مذکورہ گردان میں مخاطب کے صفحوں میں انہیں ضمائر کے آخری حروف کا اضافہ ہوا ہے۔

۱۲ : ۲۹ اسی سبق کے پیرا گراف ۲ : ۲۹ میں ہم نے کہا تھا کہ کسی لفظ کے مادوں کی پہچان فعل ماضی کے پہلے صفحے سے ممکن ہوتی ہے۔ اب اس نقشہ پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں صرف پہلا یعنی واحد مذکر غائب کا صفحہ ایسا ہے

جس میں (ف ع ل) کلمات یعنی مادے کے حروف کے ساتھ کسی اور حرف کا اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے الفاظ کے مادوں کی پہچان ان کے فعل ماضی کے پہلے صیغے سے کی جاتی ہے۔ جیسے ظَلَبَ ”اس (ایک مرد) نے طلب کیا“ (ط ل ب) ہے۔ فَتَحَ ”اس (ایک مرد) نے کھولا۔“ (کامادہ (ف ت ح) ہے وغیرہ۔

۱۳ : ۲۹ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ فعل ماضی کے تین اوزان ہیں : فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔ اوپر صرف فَعَلَ کی گردان دی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو تین گردانیں یاد کرنی ہوں گی۔ گردان تو صرف ایک یاد کرنی ہے۔ اس لئے کہ گردان کا طریقہ ایک ہی ہے۔ بس یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ جو فعل فَعِلَ کے وزن پر آتا ہے اس کے تمام صیغوں میں مادے کے دوسرے حرف یعنی عین کلمہ پر کسرہ یعنی زیر (ـِ) لگانی اور پڑھنی ہوگی۔ جیسے فَعِلَ، فَعِلَا، فَعِلُوا سے آخر تک۔ اسی طرح فَعُلَ کے وزن میں ہر جگہ عین کلمہ پر پیش (ـِ) لگے گا۔ فَعُلَ، فَعُلَا، فَعُلُوا سے آخر تک۔

۱۳ : ۲۹ ضمنی طور پر ایک بات اور سمجھ لیں کہ عربی میں زیادہ تر افعال کامادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں ”ثلاثی“ کہتے ہیں جبکہ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو ”رباعی“ کہتے ہیں۔ چونکہ عربی کے تقریباً ۹۰ فی صد افعال سہ حرفی مادوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس لئے فی الحال ہم خود کو ”ثلاثی“ تک ہی محدود رکھیں گے۔

مشق نمبر ۲۸

مندرجہ ذیل افعال کی ماضی کی گردان لکھیں اور صیغہ کے معانی بھی لکھیں۔
گردان لکھتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خیال رکھیں۔

دَخَلَ	:	وہ داخل ہوا
غَلَبَ	:	وہ غالب ہوا
فَرِحَ	:	وہ خوش ہوا
ضَحِكَ	:	وہ ہنسا
قَرَّبَ	:	وہ قریب ہوا
بَعَدَ	:	وہ دور ہوا

ضروری ہدایت:

کچھ طلبہ اور زیادہ عمر کے اکثر طلبہ کا خیال یہ ہوتا ہے کہ رٹا لگانا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے وہ یہ گردانیں یاد نہیں کر سکتے حالانکہ غلطی کی دو گردانیں یاد کر چکے ہوتے ہیں۔ بہر حال ایسے طلبہ سے اتفاق نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ خود میں نے پچاس سال کی عمر میں یہ گردانیں یاد کی تھیں۔ چنانچہ ایسے طلبہ کو میرا مشورہ یہ ہے کہ خود یاد کرنے کے بجائے یہ گردانیں وہ اپنے قلم کو یاد کرا دیں۔ اس کا طریقہ سمجھ لیں۔

گردان کو سامنے رکھ کر پانچ، سات مرتبہ اسے زبان سے دہرائیں۔ پھر ایک کانڈ پر یادداشت سے اسے لکھنا شروع کریں۔ جملی ذہن انک جائے وہلی گردان میں سے دیکھ کر لکھیں۔ اس طرح جب پوری گردان لکھ لیں تو وہ کانڈ پھاڑ کر پھینک دیں اور دوسرے کانڈ پر لکھنا شروع کریں۔ جملی بھولیں گردان میں دیکھ لیں۔ اس طرح آپ پانچ، سات کانڈ پھاڑیں گے تو ان شاء اللہ آپ کے قلم کو گردان یاد ہو جائے گی۔ اگر کچھ کمزوری رہ جائے گی تو اگلے اسباق میں تجربے کی مشقیں کرنے سے وہ دور ہو جائے گی۔

استاذ کرام کے لئے مشورہ یہ ہے کہ کلاس میں طلباء سے زبانی گردان نہ سنیں بلکہ ان سے کانڈ پر لکھوائیں اور غلطیوں کی اصلاح کر کے کانڈ ان کو واپس کر دیں۔ اس طرح طلبہ دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ جائیں گے اور ان میں بدولی بھی پیدا نہ ہوگی۔

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

۱: ۳۰ اس مرحلہ پر ضروری ہے کہ اب ہم چند ایسے جملوں کی مشق کر لیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ لیکن اس سے پہلے درج ذیل چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تاکہ آپ کو جملے بنانے میں آسانی ہو۔

۲: ۳۰ اس کتاب کے حصہ اول کے پیرا گراف ۵: ۷ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جس کی ابتدا کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح جملہ اسمیہ کے کم از کم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی کم از کم دو حصے ہوتے ہیں یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے ہو سکتے ہیں لیکن کم از کم دو ضروری ہیں، جملہ اسمیہ میں مبتدا، خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل۔

۳: ۳۰ اب آپ غور کریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے آپ نے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورت ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نقشے میں مادے (ف ع ل) کے بعد جہاں کہیں ”ا“ ”ت“ ”ث“ وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ فاعل ضمیر کی علامت ہیں۔ اور ان صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر فاعل ضمیر والے اردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بنالینا ہی کافی ہوتا ہے۔ مثلاً ”ہم خوش ہوئے“۔ ”فَرِحْنَا“ ”تو بیٹھا“ ”جَلَسْتُ“ وغیرہ۔

۴: ۳۰ لیکن اکثر صورت یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ نوٹ کر لیں کہ ایسی صورت میں عموماً

فاعل، فعل کے بعد آتا ہے اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فَرِحَ الْوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا) سَمِعَ اللَّهُ (اللہ نے سن لیا) وغیرہ۔

۵ : ۳۰ فعل ماضی پر ”ما“ لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مَا فَرِحَ ”وہ (ایک مرد) خوش نہیں ہوا“ مَا كَتَبْتُ ”تو نے نہیں لکھا“ مَا كَتَبْتُ الْمُعَلِّمَةُ (استانی نے نہیں لکھا) جو دراصل كَتَبْتُ الْمُعَلِّمَةُ تھا، جس میں الْمُعَلِّمَةُ کے ممرۃ الوصل کی وجہ سے كَتَبْتُ کی ساکن ”ت“ کو آگے ملانے کے لئے حسب قاعدہ کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ یہ قاعدہ آپ حصہ اول کے پیر گراف ۷ : ۷ میں پڑھ چکے ہیں۔

ذخیرۃ الفاظ

قَرَأَ = اس (ایک مرد) نے پڑھا	كَتَبَ = اس (ایک مرد) نے لکھا
فَتَحَ = اس (ایک مرد) نے کھولا	أَكَلَ = اس (ایک مرد) نے کھایا
لِمَ = کیوں	الْآنَ = اب ابھی۔ (نصب پر مبنی ہے)
إِلَى الْآنَ = اب تک	

مشق نمبر ۲۹

اردو میں ترجمہ کریں :

- (۱) دَخَلَ مُعَلِّمٌ (۲) فَرِحْتُ (۳) ضَحِكْنَا (۴) كَتَبَ الْمُعَلِّمُ (۵) لِمَ مَا أَكَلُوا إِلَى الْآنَ (۶) فَتَحَ الْبَوَابَ (۷) قَرَأَتْ فَاطِمَةُ (۸) فَرِحَتْ الْآنَ (۹) لِمَ بَعْدُكُمْ (۱۰) كَتَبِينَ (۱۱) عَلَيْنَا (۱۲) أَكَلْتُ طِفْلَةً (۱۳) قَرَّبَ بَوَابَ (۱۴) ضَحِكْتَ الْآنَ (۱۵) مَا ضَحِكْتَ الْمُعَلِّمَةُ (۱۶) لِمَ مَا كَتَبْتُمْ إِلَى الْآنَ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

- (۱) ہم سب لوگ ہنے (۲) تو خوش ہوئی (۳) ایک استانی نے پڑھا
(۴) تم لوگوں نے کیوں کھایا (۵) ایک دربان دور ہوا (۶) میں نے کھولا
(۷) تم سب داخل ہوئیں (۸) جماعت غالب ہوئی۔
-

jabir.abbas@yahoo.com

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

۱: ۳۱ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کر لی ہے۔ اب جملہ فعلیہ کا ایک اہم قاعدہ یاد کر لیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ صیغہ واحد میں آئے گا۔ فاعل چاہے واحد ہو، تشبیہ ہو، یا جمع ہو۔ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں کی مدد سے خوب ذہن نشین کر لیں۔

۲: ۳۱ مثلاً ہم کہیں گے دَخَلَ الْمُعَلِّمُ (استاد داخل ہوا) دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ (دو استاد داخل ہوئے) اور دَخَلَ الْمُعَلِّمُونَ (استاتذہ داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ ”الْمُعَلِّمُ“۔ پہلے جملہ میں یہ واحد ہے، دوسرے میں تشبیہ اور تیسرے میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صیغہ واحد میں آیا ہے۔

۳: ۳۱ مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جنس میں اس کا صیغہ فاعل کی جنس کے مطابق ہو گا۔ یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل واحد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے۔ لیکن فاعل اگر مؤنث ہے تو فعل واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً كَتَبْتُ مُعَلِّمَةً (ایک استانی نے لکھا) كَتَبْتُ مُعَلِّمَتَيْنِ (کوئی سی دو استانیوں نے لکھا) اور كَتَبْتُ مُعَلِّمَاتٍ (کچھ استانیوں نے لکھا)۔ مندرجہ بالا مثالوں میں فاعل کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فرق نوٹ کر لیں۔

۴: ۳۱ اب مذکورہ قاعدہ کے دو استثناء بھی نوٹ کر لیں۔ اولاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع کسر ہو تو فعل عموماً واحد مؤنث آیا کرتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَتِ الْجِمَاطُ (ادنٹ گئے) ذَهَبَتِ الثُّوْقُ (اونٹیاں گئیں) وغیرہ۔ ثانیاً یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث، دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے۔ وہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر (فاعل) کسی عاقل کی جمع کسر ہو۔ مثلاً طَلَبَ الرِّجَالُ يَا طَلَبْتَ

الزَّجَانِ (مردوں نے طلب کیا) اور ظَلَبَ نِسْوَةً يَا ظَلَبْتَ نِسْوَةً (کچھ عورتوں نے طلب کیا) وغیرہ سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو۔ مثلاً غَلَبَ الْقَوْمُ يَا غَلَبْتَ الْقَوْمُ (قوم غالب ہوئی) دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو۔ مثلاً طَلَعَ الشَّمْسُ يَا ظَلَعْتَ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا)۔ یہ دونوں جملے درست ہیں۔

۵ : ۳۱ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فاعل اگر فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہوگا اور ایسی صورت میں فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل کے مطابق ہوگا۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمُ ضَرَبَ (استاد نے مارا) اَلْمُعَلِّمَانِ ضَرَبَا (دو استادوں نے مارا) اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَرَبْنَ (استانیوں نے مارا) وغیرہ۔ ان مثالوں میں اسم "اَلْمُعَلِّمُ" مبتدا ہے اور "ضَرَبَ" اس کی خبر ہے۔ دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ خبر بن رہا ہے۔ اسی لئے صیغہ فعل عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتدا کے مطابق ہے۔

۶ : ۳۱ امید ہے اوپر دی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ فاعل چاہے فعل سے پہلے آئے یا بعد میں ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً ضَحِكَ الزَّجْلَانِ اور "الزَّجْلَانِ ضَحِكَا" دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی "دو آدمی ہنسے"۔ البتہ دونوں میں یہ باریک فرق ضرور ہے کہ ضَحِكَ الزَّجْلَانِ جملہ فعلیہ اور اس سوال کا جواب ہے کہ کون ہنسا؟ جبکہ اَلزَّجْلَانِ ضَحِكَا جملہ اسمیہ ہے اور اس سوال کا جواب ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

۷ : ۳۱ یہ قاعدہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر فاعل ایک سے زیادہ (تثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا ذکر بھی ہو تو پہلے کام کے لئے فعل کا صیغہ واحد رہے گا کیونکہ وہ جملے کے شروع میں آ رہا ہے مگر دوسرے کام کے لئے فاعلوں کے مطابق صیغہ لگے گا مثلاً جَلَسَ الزَّجَانِ وَاکْكَلُوا (مرد بیٹھے اور انہوں نے کھایا)

اور کَتَبَتِ الْبَنَاتُ ثُمَّ قَرَأْنَ (لڑکیوں نے لکھا پھر پڑھا) وغیرہ۔

ذخیرۃ الفاظ

جَلَسَ = وہ (ایک مرد) بیٹھا	ذَهَبَ = وہ (ایک مرد) گیا
قَدِمَ = وہ (ایک مرد) آیا	نَجَحَ = وہ (ایک مرد) کامیاب ہوا
وَقَدَرْنَ وَفُؤْنَ = وند	مَرَضَ = وہ (ایک مرد) بیمار ہوا
ثُمَّ = پھر	عَدُوٌّ (اَعْدَاءُ) = دشمن

مشق نمبر ۳۰

اردو میں ترجمہ کریں اور ترجمہ میں معرّفہ اور نکرہ کا فرق ضرور واضح کریں۔

(۱) قَرَبَ أَوْلِيَاءُ (۲) الْأَوْلِيَاءُ قَرَلُوا (۳) دَخَلَ وَلَدَانِ صَالِحَانِ
(۴) الْأَوْلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا (۵) الْمُعَلِّمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى
الْكُرْسِيِّ (۶) جَلَسَتْ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۷) كَتَبَ الْمُعَلِّمُونَ
عَلَى الْوَرَقِ ثُمَّ قَرَأُوا (۸) دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ فِي الْبَيْتِ وَجَلَسُوا
عَلَى الْفُرَشِ (۹) نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِي الْإِمْتِحَانِ وَفَرِحْنَ جَدًّا (۱۰) قَدِمَتِ
الْوَفُودُ فِي الْمَدْرَسَةِ۔

توہین میں دی گئی ہدایت کے مطابق عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) دشمن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۲) محنتی درزی بیمار ہوئے
(جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۳) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں (جملہ
اسمیہ و فعلیہ) (۴) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ)

فعل لازم اور فعل متعدی

۱: ۳۲ بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا)۔ ایسے افعال کو فعل لازم کہتے ہیں۔ جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لئے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل متعدی کہتے ہیں۔

۲: ۳۲ اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہو وہ فعل لازم ہے، جیسے جَلَسَ (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعدی ہے، جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لئے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نا مکمل رہے گی۔

۳: ۳۲ اردو زبان میں کسی فعل کے بارے میں یہ جاننا کہ وہ لازم ہے یا متعدی بہت آسان ہے بلکہ درج بالا مثالوں کے مشاہدے سے آپ نے نوٹ بھی کر لیا ہو گا کہ اردو میں فعل لازم کے لئے غائب کے صیغوں میں ”وہ“ آتا ہے۔ جیسے ”وہ بیٹھا“۔ جبکہ فعل متعدی کے لئے ”اس نے“ آتا ہے۔ جیسے ”اس نے مارا“۔ دونوں قسم کے افعال کو پہچانے کا ایک دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ فعل پر ”کس کو؟“ کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو فعل متعدی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) پر سوال کریں ”کس کو؟“ اس کا جواب ممکن نہیں ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ جبکہ ضَرَبَ (اس نے مارا) پر سوال کریں ”کس کو؟“ یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضَرَبَ فعل متعدی ہے (انگریزی گرامر میں فعل لازم کو Intransitive Verb اور فعل متعدی کو Transitive Verb کہتے ہیں)۔

۳۲ : ۴ پیرا گراف نمبر ۲ : ۳۰ میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ کسی جملے کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں، جنہیں ”مُتَعَلِّقُ خَبَرٍ“ کہتے ہیں۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جائے گی۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ ”مُتَعَلِّقُ فَعْلٍ“ کہلائیں گے۔ مثلاً جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (زید کرسی پر بیٹھا)۔ اس جملے میں عَلَى الْكُرْسِيِّ (مرکب جاری) متعلق فعل ہے۔ لیکن کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدی سے شروع ہو گا تو اس میں فاعل کے ساتھ کسی مفعول کی بھی ضرورت ہوگی۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ جو اجزاء ہوں گے وہ متعلق فعل کہلائیں گے۔

۳۲ : ۵ اب آپ دو باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہو گا۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول اور جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہو تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے، مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ وَلَدًا بِالسَّوْطِ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا)۔ اس جملے میں ضَرَبَ فعل ہے۔ زَيْدٌ حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے۔ وَلَدًا حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ اور بِالسَّوْطِ مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے۔

۳۲ : ۶ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر بتائی گئی ہے۔ وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرز تحریر یا طرز خطاب کی مناسبت سے یا کسی اور وجہ سے یہ ترتیب حسب ضرورت بدل دی جاتی ہے۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً وہی ہوتی ہے جو آپ کو بتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تاکہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہو جائے۔ اس کے بعد جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہوگی۔

۷: ۳۲ آخری بات یہ ہے کہ گزشتہ اسباق میں افعال کے معانی ہم نے صفیے کے مطابق لکھے تھے۔ لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے ”مصدری“ معانی لکھا کریں گے، مثلاً دَخَلَ کے معنی ”وہ ایک مرد داخل ہوا“ کی بجائے ”داخل ہونا“ لکھیں گے۔ اس طرح مصدر کے معنی یاد کرنے سے آپ کو صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

ذخیرۃ الفاظ

گزشتہ اسباق میں آپ نے جتنے افعال یاد کئے ہیں ان ہی کو ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے ان کے مصدری معنی دیئے گئے ہیں۔ نیز ان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے قوسین میں لام (ل) اور جو متعدی ہیں ان کے سامنے میم (م) بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ نوٹ کر لیں کہ کون سا فعل لازم ہے اور کون سا متعدی۔ نیز ان کے مابین فرق کو بھی آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

دَخَلَ (ل) = داخل ہونا	فَرِحَ (ل) = خوش ہونا
غَلَبَ (ل) = غالب ہونا	صَحَّحَكَ (ل) = ہنسا
قَرَّبَ (ل) = قریب ہونا	بَعُدَ (ل) = دور ہونا
قَرَأَ (م) = پڑھنا	فَتَحَ (م) = کھولنا
كَتَبَ (م) = لکھنا	أَكَلَ (م) = کھانا
جَلَسَ (ل) = بیٹھنا	نَجَحَ (ل) = کامیاب ہونا
قَدِمَ (ل) = آنا	ذَهَبَ (ل) = جانا
مَرَضَ (ل) = بیمار ہونا	طَفَلَ (ع) اَطْفَأَ = بچہ

مشق نمبر ۳۱

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) كَتَبَ مُعَلِّمٌ كِتَابًا بِقَلَمِ الرَّصَاصِ۔
- (۲) قَرَأْتُ الرِّجَالَ الْقُرْآنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔
- (۳) الرِّجَالُ قَرَأُوا الْقُرْآنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔
- (۴) ذَهَبَ التِّسَاءُ إِلَى السُّوقِ۔
- (۵) التِّسَاءُ ذَهَبَ إِلَى السُّوقِ۔
- (۶) قَدِمَ الْأَوْلَادُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَهَبُوا بَعْدَ الصَّلَاةِ۔
- (۷) دَخَلْتُ فَاطِمَةُ وَرَزَيْتُ فِي الْبَيْتِ وَآكَلْنَا الطَّعَامَ۔
- (۸) فَاطِمَةُ وَحَامِدٌ دَخَلَا فِي الْبَيْتِ وَآكَلَا الطَّعَامَ۔
- (۹) أَفْتَحْتُ الْبَابَ؟ لَا؛ مَا فَتَحْتُ الْبَابَ۔
- (۱۰) أَفْتَحْتُ الْبَابَ؟ نَعَمْ؛ فَتَحْتُ الْبَابَ۔
- (۱۱) أَقْرَأْتُ الْقُرْآنَ الْيَوْمَ؟
- (۱۲) نَعَمْ؛ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ الْيَوْمَ۔

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) دربان آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)
- (۲) اساتذہ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے۔ (جملہ فعلیہ و اسمیہ)
- (۳) بچوں نے انجیر کھائی۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)
- (۴) کیا تو نے انار کھایا؟ جی نہیں! میں نے نہیں کھایا۔ (جملہ فعلیہ)

جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال

۱: ۳۳ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ میں اس کے اجزاء کی ترتیب سمجھی تھی۔ اس ضمن میں یہ بھی نوٹ کر لیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل، مفعول کبھی مفرد الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً ”استاد نے ایک لڑکے کو بلایا“ کا عربی ترجمہ طَلَبَ الْأُسْتَاذُ وَلَدًا ہے اور اس میں الْأُسْتَاذُ اور وَلَدًا دونوں مفرد الفاظ ہیں۔ الْأُسْتَاذُ فاعل ہونے کی وجہ سے رفع میں ہے اور وَلَدًا مفعول ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی مرکبات بھی فاعل یا مفعول ہوتے ہیں۔

۲: ۳۳ اگر کسی جملہ فعلیہ میں مرکبات فاعل یا مفعول کے طور پر آرہے ہوں تو ان کی اعرابی حالت بھی اسی لحاظ سے تبدیل ہوگی مثلاً طَلَبَ الْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ وَلَدًا صَالِحًا (ایک استاد نے ایک نیک لڑکے کو بلایا) میں الْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ مرکب توصیفی ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے جب کہ وَلَدًا صَالِحًا بھی مرکب توصیفی ہے لیکن مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳: ۳۳ مرکب توصیفی کا اعراب معلوم کرنے میں عموماً مشکل پیش نہیں آتی۔ البتہ مرکب اضافی کا اعراب معلوم کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مرکب اضافی کا اعراب صرف مضاف پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً ”اسکول کے لڑکے نے محلے کے لڑکے کو مارا۔“ اس کا ترجمہ ہو گا ضَرْبَ وَلَدٍ الْمَدْرَسَةِ وَلَدٍ الْحَاذِرَةِ۔ اس مثال میں وَلَدٍ الْمَدْرَسَةِ میں وَلَدٍ کی رفع بتا رہی ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے اور وَلَدٍ الْحَاذِرَةِ میں وَلَدٍ کی نصب بتا رہی ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرکب اضافی کے واحد، متثنیہ یا جمع میں ہونے کا فیصلہ بھی مضاف کے عدد سے کیا جاتا ہے۔

۴ : ۳۳ ہم پڑھ چکے "ہیں کہ فعل کے ہر صیغے" میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ مثلاً ضَرَبَ کے معنی ہیں "اس (ایک مرد) نے مارا" یعنی اس میں ہُو کی ضمیر پوشیدہ ہے۔ اسی طرح ضَرَبُوا میں هُمْ اور ضَرَبْتَ میں أَنْت کی ضمیریں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ آپ نوٹ کر لیں کہ اس کتاب کے حصہ اول کے پیرا گراف نمبر ۴ : ۱۲ میں جو ضائر مرفوعہ دی ہوئی ہیں وہ کبھی بطور فاعل بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۵ : ۳۳ کسی جملہ فعلیہ میں اگر مفعول کی جگہ اس کی ضمیر استعمال کرنی ہو تو اس کتاب کے حصہ اول کے پیرا گراف نمبر ۲ : ۱۹ میں دی گئی ضائر استعمال ہوتی ہیں۔ یہ ضمیریں جب بطور مفعول استعمال ہوتی ہیں تو موقع محل کے لحاظ سے یعنی محل منصوب مانی جاتی ہیں اسی لئے ان کو "ضَمَائِرُ مَقْصَلَةٍ مَنْصُوبَةٍ" بھی کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبْتُ "اس (ایک مرد) نے اس (ایک مرد) کو مارا" ضَرَبَهَا "اس (ایک مرد) نے اس (ایک عورت) کو مارا" اور ضَرَبَكَ "اس (ایک مرد) نے تجھ (ایک مؤنث) کو مارا" وغیرہ۔

۶ : ۳۳ ضمیر کے بطور مفعول استعمال کے سلسلے میں دو باتیں مزید نوٹ کر لیں۔ (۱) اگر یہ کہنا ہو کہ "تم لوگوں نے اس ایک مرد کی مدد کی" تو اس کا ترجمہ نَصَرْتُمْ ہے نہیں بلکہ نَصَرْتُمْغُوہ ہو گا یعنی مفعول ضمیر کے استعمال کے لئے جمع مخاطب مذکر کی فاعل ضمیر "تُمْ" سے "تُمْغُو" ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر مفعول اسم ظاہر ہو تو صیغہ فعل اصلی حالت میں رہے گا۔ مثلاً "نَصَرْتُمْ زَيْنُودًا" وغیرہ۔ (۲) واحد شکلم کی مفعول ضمیر "نی" کے بجائے "نی" لگائی جاتی ہے۔ مثلاً نَصَرْنِي "اس (ایک مرد) نے میری مدد کی" وغیرہ۔

ذخیرہ الفاظ

قَعَدَ (ل) = بیٹھا	رَفَعَ (م) = اٹھانا بلند کرنا
ذَكَرَ (ل/م) = یاد کرنا/یاد کرانا	سَمِعَ (م) = سنا
حَمِدَ (م) = تعریف کرنا	حَسِبَ (م) = گمان کرنا، سمجھنا
خَلَقَ (م) = پیدا کرنا	شَرِبَ (م) = پینا
خَرَجَ (ل) = نکلتا	مَكْتُوبٌ = خط
طَعَامٌ = کھانا	فَ = پس تو
دَيُّوَانٌ = پچھری عدالت	ذَكَرَ = یاد
أَنَّمَا إِنَّمَا = کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	عَبَثَ = بے کار، بے مقصد

مشق نمبر ۳۲

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) وَلَدًا مُعَلِّمَةً قَرَأَ الْقُرْآنَ
- (۲) قَرَأَ الْأَوَّلَ الصَّالِحُونَ الْقُرْآنَ
- (۳) قَدِمَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ وَفَتَحَ أَبْوَابَ الْمَدْرَسَةِ
- (۴) هَلْ أَكَلْتُ طَعَامًا؟ نَعَمْ! أَكَلْتُ طَعَامِي
- (۵) هَلْ كَتَبْتُمْ دَرْسَكُمْ وَقَرَأْتُمُوهُ؟ نَعَمْ! كَتَبْنَا دَرْسًا لَكِنْ مَا قَرَأْنَاهُ إِلَى الْآنَ
- (۶) لِمَ ضَرَبْتُمُونِي؟ ضَرَبْنَاكَ بِالْحَقِّ
- (۷) ذَهَبْتُمْ إِلَى حَدِيثَةِ الْحَيَوَانَاتِ وَضَحِكْتُمْ عَلَى نَاقَةٍ سَمِينَةٍ
- (۸) الْأَمَامُ الْعَادِلُ جَلَسَ فِي الدِّيَّوَانِ أَمَامَ الرِّجَالِ
- (۹) لِمَ قَعَدْتَ أَمَامَ بَابِ الْحَدِيثَةِ؟ ذَهَبَ بَوَائِبُهَا إِلَى السُّوقِ فَقَعَدْتُ أَمَامَهُ

(۱۰) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

(۱۱) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (مِنْ الْقُرْآنِ)

(۱۲) أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا (مِنْ الْقُرْآنِ)

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) نیک بچی نے اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ)
 - (۲) محلہ کی عورتیں مدرسہ میں داخل ہوئیں اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ فعلیہ)
 - (۳) مدرسہ کے اس لڑکے نے اُس مدرسہ کے لڑکے کو مارا۔ (جملہ فعلیہ)
 - (۴) حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)
 - (۵) دو شاگرد اپنے مدرسہ سے نکلے۔ (جملہ فعلیہ)
 - (۶) کچھ مرد آئے پھر وہ بیٹھے اور انہوں نے دودھ پیا۔ (جملہ فعلیہ)
-

فعل ماضی مجہول

گردان اور نائب فاعل کا تصور

۱ : ۳۴ اب تک ہم نے جتنے افعال پڑھے ہیں وہ ”فعل معروف“ یا ”فعل معلوم“ کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے افعال کا فاعل جانا بچپانا یعنی معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”حامد نے خط لکھا“ (کَتَبَ حَامِدٌ مَكْتُوبًا) یہاں ہمیں معلوم ہے کہ خط لکھنے والا یعنی فاعل حامد ہے۔ اسی طرح جب ہم کہتے ہیں ”اس نے خط لکھا“ (کَتَبَ مَكْتُوبًا) تو یہاں بھی (هُوَ) کی پوشیدہ ضمیر بتا رہی ہے کہ فاعل یعنی خط لکھنے والا کون ہے۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو کہ ”خط لکھا گیا“ تو اس جملہ میں فاعل نامعلوم یعنی مجہول ہے۔ اس لئے ایسے فعل کو ”فعل مجہول“ کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں ”فعل معروف“ کو Active Voice اور ”فعل مجہول“ کو Passive Voice کہا جاتا ہے۔

۲ : ۳۴ کسی فعل کا ماضی مجہول بنانا بہت ہی آسان ہے۔ اس لئے کہ عربی میں ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے اور وہ ہے ”فُعِلَ“ یعنی ماضی معروف کو کوئی بھی وزن ہو مجہول ہمیشہ فُعِلَ کے وزن پر ہی آئے گا۔ مثلاً نَصَرَ (اُس نے مدد کی) سے نَصِرَ (اس کی مدد کی گئی) وغیرہ۔

۳ : ۳۴ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اس کی بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے، اس لئے عربی گرامر میں مجہول کے ساتھ مذکور مفعول کو مختصراً ”فَائِبُ الْفَاعِلِ“ کہہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقرہ میں وہ فاعل کی طرح فعل کے بعد آتا ہے یعنی اس کی جگہ لیتا ہے۔ ویسے عربی گرامر میں نائب الفاعل کو ”مَفْعُولٌ مَائِلٌ

یُسَمِّ فَاعِلُهُ“ کہتے ہیں۔ یعنی وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۴ : ۳۴ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نائب الفاعل، فاعل کی طرح حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مثلاً کَتَبَ مَكْتُوبًا (ایک خط لکھا گیا) وغیرہ۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر جملہ میں یہ مذکور ہو کہ فاعل کون ہے تو اس صورت میں مفعول کو نائب الفاعل نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں مفعول حالت نصب میں ہی آتا ہے۔ مثلاً کَتَبَ زَيْنٌ مَكْتُوبًا میں فاعل ”زَيْنٌ“ مذکور ہے یا کَتَبْتُ مَكْتُوبًا میں پوشیدہ ضمیر اَنَا بتا رہی ہے کہ فاعل کون ہے۔ اسی طرح کَتَبْتُ مَكْتُوبًا میں اَنْتَ کی ضمیر جبکہ کَتَبَ مَكْتُوبًا میں هُوَ کی ضمیر فاعل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اسی لئے ان سب جملوں میں مَكْتُوبًا مفعول ہے اور حالت نصب میں ہے۔

۵ : ۳۴ چنانچہ مذکورہ مثالوں کو ذہن میں رکھ کر یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ مَكْتُوبٌ صرف اور صرف اس حالت میں نائب الفاعل کہلائے گا جب اس سے پہلے کوئی فعل مجہول ہو۔ مثلاً کَتَبَ (لکھا گیا)، قَرَأَ (پڑھا گیا)، سَمِعَ (سنا گیا) اور فُهِمَ (سمجھا گیا) وغیرہ کے بعد اگر (مَكْتُوبٌ) آئے گا تو نائب الفاعل کہلائے گا اور ہمیشہ حالت رفع میں ہوگا۔

۶ : ۳۴ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ کسی جملہ میں اگر نائب الفاعل مذکور نہ ہو تو مجہول صیغہ میں موجود ضمیر میں ہی نائب الفاعل کی نشاندہی کریں گی۔ مثلاً شَرِبَ مَاءٌ (پانی پیا گیا) میں تو مَاءٌ نائب الفاعل ہے لیکن اگر ہم صرف شَرِبَ کہیں جس کا مطلب ہے وہ پیا گیا تو یہاں ”وہ“ کی ضمیر اس چیز کی نشاندہی کر رہی ہے جو پی گئی ہے۔ اس لئے شَرِبَ میں هُوَ کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔ اسی طرح ضَرَبْتُ (تو مارا گیا) میں اَنْتَ کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔

۷ : ۳۴ آپ ماضی معروف کی گردان سیکھ چکے ہیں اب نوٹ کر لیں کہ ماضی مجہول کی گردان بھی اسی طرح کی جاتی ہے بلکہ اس میں یہ آسانی بھی ہے کہ صرف

ایک ہی وزن فَعِل کی گردان ہوگی۔ یعنی فَعِلْ، فَعِلَا، فَعِلُوا، فَعِلْتُ، فَعِلْنَا، فَعِلْنِ سے لے کر فَعِلْتُ، فَعِلْنَا تک۔ دوبارہ نوٹ کر لیں کہ ماضی معروف کی گردان کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر فاعل کا کام دیتی ہے جبکہ ماضی مجہول کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر نائب الفاعل کا کام دے رہی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۳۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کا ترجمہ لکھیں :

(۱) ظَلَبَ (۲) حَمِدَ (۳) نَصَرَ

مشق نمبر ۳۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کے متعلق پہلے بتائیں کہ وہ لازم ہیں یا متعدی، معروف ہیں یا مجہول اور ان کا صیغہ کیا ہے، پھر ان کا ترجمہ کریں۔

(۱) شَرِبْنَا (۲) خُلِقَا (۳) حُمِدْتُ (۴) ظَلِمْنَا (۵) قَعَدْتُ (۶) خَلَقْتُ
(۷) زِلَعُوا (۸) صَرَبْتُمْ (۹) سَمِعْتُ (۱۰) غَفَرْتُ (۱۱) سَمِعْتُ

دو مفعول والے متعدی افعال کی مشق

۱: ۳۵ پر اگر ا ف ا: ۳۲ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل لازم میں مفعول کے بغیر صرف فاعل سے بات پوری ہو جاتی ہے۔ جبکہ فعل متعدی میں مفعول کے بغیر بات پوری نہیں ہوتی۔ اب نوٹ کر لیں کہ بعض متعدی افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ حامد نے گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ) تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کے متعلق گمان کیا؟ اب اگر ہم کہیں کہ حامد نے محمود کو گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُودًا) تب بھی بات ادھوری ہے۔ سوال باقی رہتا ہے کہ محمود کو کیا گمان کیا؟ جب ہم کہتے ہیں کہ حامد نے محمود کو عالم گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُودًا عَالِمًا) تب بات پوری ہوتی ہے۔ ایسے افعال کو ”الْمُتَعَدِي إِلَى مَفْعُولَيْنِ“ کہتے ہیں اور دو سرا مفعول بھی حالت نصب میں ہوتا ہے۔

۲: ۳۵ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دو مفعول والے متعدی افعال کے لئے جب مہجول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے لیکن دو سرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے۔ مثلاً حَسِبَ مَحْمُودٌ عَالِمًا (محمود کو عالم گمان کیا گیا) وغیرہ۔

۳: ۳۵ فعل لازم کی تعریف ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ کریں۔ یعنی فعل لازم وہ فعل ہے جس کے ساتھ مفعول آ ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فعل لازم کا مہجول بھی نہیں آتا۔

۴: ۳۵ خیال رہے کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی فعل متعدی کا مفعول مذکور نہ ہو۔ مگر فعل لازم کے ساتھ تو مفعول آ ہی نہیں سکتا۔ مثلاً بَعَثَ مُعَلِّمٌ (ایک استاد نے بھیجا) ایک جملہ ہے مگر ہم اس میں مفعول کا اضافہ کر کے بَعَثَ مُعَلِّمٌ وَلَدًا (ایک استاد

نے ایک لڑکے کو بھیجا کہ کہتے ہیں مگر جَلَسَ الْمُعَلِّمُ (استاد بیٹھا) کے بعد کوئی مفعول نہیں لگایا جاسکتا۔ اس لئے کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ چنانچہ جَلَسَ کا مجہول جُلِسَ استعمال نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بَعَثَ چونکہ فعل متعدی ہے اس لئے اس کا مجہول بُعِثَ استعمال کیا جاسکتا ہے باوجود اس کے کہ جملے میں اس کا مفعول نہ آیا ہو۔

۵ : ۳۵ اب آپ نوٹ کریں کہ مشق نمبر ۳۳ (الف) میں آپ سے فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر آنے والے افعال کی مجہولی گردان کرائی گئی لیکن فَعَلَ کے وزن پر آنے والے کسی فعل کی مجہولی گردان نہیں کرائی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فَعَلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں جبکہ فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) لازم ہے اور رَفَعَ (اس نے بلند کیا) متعدی ہے۔ اسی طرح فَرِحَ (وہ خوش ہوا) لازم ہے اور شَرِبَ (اس نے پیا) متعدی ہے۔ لیکن فَعَلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں مثلاً بَعَثَ (وہ دور ہوا) ثَقُلَ (وہ بھاری ہوا) وغیرہ۔ اس لئے اس وزن پر آنے والے کسی فعل کا مجہول استعمال نہیں ہوتا۔

ذخیرۃ الفاظ

سَمَلٌ = پرچھاٹا، ٹانگا	وَجَلَ = خوف محسوس کرنا
بَعَثَ = اٹھانا، بھیجنا	أَلِیْزَمُ = آج
غَدًا = (آئے والا) کل	أَمْسِ = (گزرا ہوا) کل
شَہَادَةٌ = گواہی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ = ہوم ورک
صِیَامٌ = روزہ رکھنا	ذِلَّةٌ = ذلت، خواری
مَسْكَنَةٌ = فقیری، کمزوری	ثَقُلَ = بھاری ہونا

مشق نمبر ۳۳

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) هَلْ طَلَبْتَنِي فِي الدِّيَّانِ؟ لَا! مَا طَلَبْتُكَ فِي الدِّيَّانِ
- (۲) لِمَ طَلَبْتَ فِي الدِّيَّانِ؟ طَلَبْتُ لِلشَّهَادَةِ
- (۳) حَسِبُوا حَامِدًا عَالِمًا
- (۴) حُسِبَ حَامِدٌ عَالِمًا
- (۵) كَتَبَ وَلَدُكَ وَلَدَهُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ بُعِثَ إِلَى السُّوقِ
- (۶) أَأَنْتَ شَرِبْتَ لَبَنًا؟
- (۷) شَرِبَ لَبَنٌ

(مِنَ الْقُرْآنِ)

- (۸) كَتَبَ عَلَيْكُمْ الصِّيَامَ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
- (۹) ضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةَ وَالْمُسْكَنَةَ
- (۱۰) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو قتل کیا۔
- (۲) ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔
- (۳) میں نے حامد کے لڑکے کو طلب کیا۔
- (۴) حامد کا لڑکا طلب کیا گیا۔
- (۵) حامد نے محمود کو نیک گمان کیا۔
- (۶) محمود کو نیک گمان کیا گیا۔

واحد	تثنیہ	جمع
تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلُوا
تذکر:		
تو ایک مرد کو تہہ پہا کر کے ہوا کہو گے	تہہ پہا کر کے ہوا کہو گے	تہہ پہا کر کے ہوا کہو گے
تَفَعَّلِينَ	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلُوا
مونث:		
تو ایک عورت کو تہہ پہا کر کے ہوا کہو گے	تہہ پہا کر کے ہوا کہو گے	تہہ پہا کر کے ہوا کہو گے
مذکر مؤنث: اَفْعَلْ	اَفْعَلْ	اَفْعَلْ
مکمل		
میں کر رہا ہوں یا کروں گا اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور
میں کرتی ہوئی یا کروں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گے

۳۶: ۳ اب ذیل میں دیئے ہوئے نقشے پر غور کر کے مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔ حسب معمول اس میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لکیروں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

واحد	تثنیہ	جمع
یَ ے ے ُ	یَ ے ے ُ اِنْ	یَ ے ے ُ اِنْ
تذکر:		
تو	تو	تو
تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلُوا
مونث:		
تو	تو	تو
تَفَعَّلِينَ	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلُوا
مذکر مؤنث: اَفْعَلْ	اَفْعَلْ	اَفْعَلْ
مکمل		
میں کر رہا ہوں یا کروں گا اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور	ہم کرتے ہیں یا کریں گے اور
میں کرتی ہوئی یا کروں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گی	ہم کرتی ہیں یا کریں گے

۳۶: ۴ مذکورہ نقشہ پر غور کرنے سے ایک بات یہ سمجھنی چاہئے کہ ماضی سے فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانے کے لئے ماضی پر علامت مضارع ”ی“ لگا کر فاعلہ کو جزم دیتے ہیں اور لام کلمہ پر ضمہ (پیش) لگاتے ہیں۔ صیغوں کی تبدیلی کی وجہ سے لام کلمہ

کی حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن علامت مضارع کی فتح (ذَیْر) اور فاکلہ کی جزم برقرار رہتی ہیں۔ جبکہ عین کلمہ پر تینوں حرکتیں یعنی ضمہ (پیش)، فتح (ذَیْر) اور کسرہ (ذَیْر) آتی ہیں۔ گویا جس طرح ماضی کے تین اوزان فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ تھے، اسی طرح مضارع کے بھی تین اوزان یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ہیں۔ جن کے متعلق تفصیلی بات ان شاء اللہ اگلے سبق میں ہوگی۔ (اس سبق کی مشق کرتے وقت آپ مشق میں دیئے گئے فعل مضارع کی عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں اور اس کے مطابق گردان کریں۔)

۵ : ۳۶ مذکورہ بالا نقشہ کی مدد سے دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ علامت مضارع "ی" مذکر غائب کے تینوں صیغوں کے علاوہ صرف جمع مؤنث غائب کے صیغہ میں لگائی جاتی ہے جبکہ علامت "ا" صرف واحد متکلم اور علامت "ن" صرف جمع متکلم میں لگتی ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں علامت "ت" لگتی ہے۔

۶ : ۳۶ امید ہے کہ آپ نے یہ بھی نوٹ کر لیا ہوگا کہ گردان میں "تَفَعَّلَ" دو صیغوں میں اور تَفَعَّلَانِ تین صیغوں میں مشترک ہے۔ اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں کیونکہ یہ جب جملوں میں استعمال ہوتے ہیں تو عبارت کے سیاق و سباق کی مدد سے صحیح صیغہ کے تعین میں مشکل پیش نہیں آتی۔

۷ : ۳۶ فعل مضارع کے متعلق مزید باتیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ مضارع کی گردان یاد کر لیں (یا اپنے قلم کو یاد کروادیں) اور اس کی مشق کر لیں۔ ذیل میں چھ افعال مضارع ایسے دیئے جا رہے ہیں جن کے ماضی کے معنی آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان سب کی مضارع کی گردان (مع ترجمہ) کرتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں۔

مشق نمبر ۳۵

(۱) یَبْعَثُ (۲) یَفْرُحُ (۳) یَخْشَبُ (۴) یَغْلِبُ (۵) یَذْخُلُ (۶) یَقْرُبُ

مضارع میں صرف مستقبل یا نفی کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجہول بنانا

۱: ۳۔ مضارع کی گردان یا ذکر لینے اور اس کے صیغوں کو پہچان لینے کے بعد مناسب ہے کہ آپ ان کو جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کر لیں۔ لیکن مشق شروع کرنے سے پہلے مضارع کے متعلق چند مزید باتیں ذہن نشین کر لیں۔

۲: ۳۔ اگر فعل مضارع میں مستقبل کے معنی مخصوص کرنے ہوں تو مضارع سے پہلے س لگا دیتے ہیں۔ مثلاً يَفْتَحُ کے معنی ہیں ”وہ کھولتا ہے یا کھولے گا“۔ لیکن سَيَفْتَحُ کے صرف ایک معنی ہیں ”وہ کھولے گا“۔

۳: ۳۔ مضارع کو مستقبل سے مخصوص کرنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس سے قبل سَوْفَ کا اضافہ کر دیتے ہیں جس کے معنی ہیں (عنقریب) مثلاً سَوْفَ تَعْلَمُونَ (عنقریب یعنی جلد ہی تم جان لو گے) وغیرہ۔

۴: ۳۔ ماضی میں اگر نفی کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس سے پہلے مآ لگاتے تھے۔ جیسے مَا ذَهَبْتُ (میں نہیں گیا)۔ اب نوٹ کریں مضارع میں نفی کے معنی پیدا کرنے کے لئے لَا لگایا جاتا ہے۔ مثلاً لَا تَذْهَبُ (تو نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)۔ استثنائی صورتوں میں مآ بھی لگا دیا جاتا ہے جیسے مَا يَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

۵: ۳۔ مضارع کا مجہول بنانے میں بھی وہی آسانی ہے جو ماضی مجہول میں ہے یعنی مضارع معروف يَفْعُلُ، يَفْعَلُ اور يَفْعُلُ میں سے کسی وزن پر بھی آئے ان سب کے مجہول کا ایک ہی وزن يَفْعُلُ ہوگا۔ مثلاً يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) سے يَفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) سے يَضْرِبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) اور يَنْضَرُ (وہ مدد کرتا ہے یا مدد کرے گا) سے يَنْضَرُ (وہ مدد کیا جاتا ہے یا مدد کیا جائے گا) وغیرہ۔

مشق نمبر ۳۶

- (۱) هَلْ تَفْهَمُ الْقُرْآنَ؟ لَا أَفْهَمُ الْقُرْآنَ
 - (۲) هَلْ يَفْهَمُونَ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟ نَعَمْ! يَفْهَمُونَهُ
 - (۳) هَلْ كَتَبْتُمْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ؟ لَا! بَلْ مَنَوْتُ نَكْتِبُهَا
 - (۴) هَلْ تَشْرَبُ الْقَهْوَةَ؟ نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الْقَهْوَةَ۔
 - (۵) هَلْ يَعْثُمَا إِلَى الدِّيَّانِ الْيَوْمَ؟ لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا
- مِنَ الْقُرْآنِ —————

- (۶) النَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ
- (۷) فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
- (۸) إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
- (۹) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ - لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا۔
- (۲) آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔
- (۳) وربان کہاں گیا؟ میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔
- (۴) تم سب کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔
- (۵) کیا تو جانتا ہے کس نے تجھ کو پیدا کیا؟ میں جانتا ہوں اللہ نے مجھ کو پیدا کیا۔
- (۶) تم لوگ جانتے ہو جو میں کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم لوگ کرتے ہو۔

ابواب ثلاثی مجرّد

۱ : ۳۸ گزشتہ اسباق میں آپ نے یہ سمجھا تھا کہ عین کلمہ پر حرکات کی تبدیلی کی وجہ سے ماضی کے تین وزن ہیں یعنی فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ۔ اور اسی طرح مضارع کے بھی تین وزن ہیں یعنی یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی فعل کا ماضی ہمیں معلوم ہو تو اس کا مضارع ہم کس وزن پر بنائیں؟ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی اور سیکھنی ہے۔

۲ : ۳۸ اگر ایسا ہوتا کہ ماضی میں عین کلمہ پر جو حرکت ہے مضارع میں بھی وہی رہتی یعنی فَعَلَ سے یَفْعَلُ، فَعِلَ سے یَفْعِلُ اور فَعُلَ سے یَفْعُلُ بناتا تو ہمارا اور آپ کا کام بہت آسان ہو جاتا۔ لیکن صورت حال ایسی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ مثال کے طور پر جو افعال ماضی میں فَعَلَ کے وزن پر آتے ہیں ان میں سے کچھ کا مضارع تو یَفْعُلُ کے وزن پر ہی بھی آتا ہے لیکن کچھ کا یَفْعِلُ اور کچھ کا یَفْعَلُ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر طلباء کی اکثریت پریشان ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اس سبق میں ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کی پریشانی دور کی جائے اور آپ کو بتایا جائے کہ آپ مضارع کا وزن کیسے معلوم کریں گے اور اسے کیسے یاد رکھیں گے۔ لیکن یہ طریقے سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اطمینان سے اور پوری توجہ کے ساتھ حقیقی صورت حال کا مکمل خاکہ ذہن نشین کر لیں۔ پھر ان شاء اللہ آپ کو مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۳ : ۳۸ اوپر دی ہوئی مثال میں آپ نے دیکھا کہ فَعَلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام افعال تین گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور یہ تقسیم ان کے مضارع کے وزن کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ یعنی (۱) فَعَلَ، یَفْعِلُ (۲) فَعِلَ، یَفْعِلُ اور (۳) فَعُلَ، یَفْعُلُ۔ اسی طرح اگر ہم فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام

افعال تین تین کے گروپ میں تقسیم کر لیں تو کل نو گروپ وجود میں آتے ہیں۔ یعنی (۳) فَعْلٌ یَفْعَلُ (۵) فَعْلٌ یَفْعَلُ (۶) فَعْلٌ یَفْعَلُ اور (۷) فَعْلٌ یَفْعَلُ (۸) فَعْلٌ یَفْعَلُ (۹) فَعْلٌ یَفْعَلُ۔ لیکن نوٹ کر لیں کہ عربی میں نو نہیں بلکہ صرف چھ گروپ استعمال ہوتے ہیں۔

۳۸ : ۴ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا نو گروپ میں سے کون سے چھ گروپ استعمال ہوتے ہیں اور کون سے تین گروپ استعمال نہیں ہوتے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل باتوں کو سمجھ کر ذہن نشین کر لیں تو ان شاء اللہ باقی باتیں سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جائیں گی۔

(الف) فَعْلٌ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں تینوں گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۱) فَعْلٌ یَفْعَلُ (۲) فَعْلٌ یَفْعَلُ اور (۳) فَعْلٌ یَفْعَلُ۔ (ب) فَعْلٌ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں دو گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۳) فَعْلٌ یَفْعَلُ اور (۵) فَعْلٌ یَفْعَلُ۔ جبکہ فَعْلٌ یَفْعَلُ استعمال نہیں ہوتا۔

(ج) فَعْلٌ کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں صرف ایک گروپ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی (۶) فَعْلٌ یَفْعَلُ جبکہ فَعْلٌ یَفْعَلُ اور فَعْلٌ یَفْعَلُ استعمال نہیں ہوتے۔

۳۸ : ۵ اب مسئلہ آتا ہے چھ میں سے ہر گروپ کی پہچان مقرر کرنے کا۔ اس کا ایک طریقہ یہ تھا کہ اگر ہم بتایا جاتا کہ مادہ ف ت ح گروپ نمبر ۱ سے متعلق ہے تو ہم سمجھ جاتے کہ اس کا ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ آئے گا۔ اسی طرح اگر بتایا جاتا کہ مادہ ض ر ب کا تعلق گروپ نمبر ۲ سے ہے تو ہم ماضی ضَرَبَ اور مضارع یَضْرِبُ بتا لیتے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

۳۸ : ۶ لیکن عربی قواعد مرتب کرنے والوں نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ہر گروپ کا نام ”باب“ رکھا اور ہر باب میں استعمال ہونے والے افعال میں سے کسی ایک فعل

کو منتخب کر کے اسے اس باب (گروپ) کا نمائندہ مقرر کر دیا اور اسی پر اس باب کا نام رکھ دیا۔ مثلاً گروپ نمبر ۱ کا نام باب فَتَح اور گروپ نمبر ۲ کا باب ضَرْب رکھ دیا وغیرہ۔ اب ذیل میں ہر "مستعمل گروپ" کے مقرر کردہ نام دیئے جا رہے ہیں اور ہر ایک باب کے ساتھ اس کے لئے استعمال کی جانے والی مختصر علامت بھی دی جا رہی ہے جو کہ متعلقہ باب کے نام کا پہلا حرف ہی ہے۔ ان کو مجموعی طور پر "أَبْوَاب ثَلَاثِي مُجَوَّد" (صرف مادے کے تین حروف سے بننے والے ابواب) کا نام دیا گیا ہے۔

گروپ نمبر	وزن	عین کلمہ کی حرکت	باب کا نام	علامت
		ماضی مضارع		
(۱)	فَعْلٌ - يَفْعُلُ	ـَ	فَتَحَ - يَفْتَحُ	(ف)
(۲)	فَعْلٌ - يَفْعُلُ	ـَ	ضَرَبَ - يَضْرِبُ	(ض)
(۳)	فَعْلٌ - يَفْعُلُ	ـُ	نَصَرَ - يَنْصُرُ	(ن)
(۴)	فَعْلٌ - يَفْعُلُ	ـَ	سَمِعَ - يَسْمَعُ	(س)
(۵)	فَعْلٌ - يَفْعُلُ	ـَ	حَبَسَ - يَحْبِسُ	(ح)
(۶)	فَعْلٌ - يَفْعُلُ	ـُ	كَزَمَ - يَكْزُمُ	(ک)

۷ : ۳۸ ثلاثی مجرد کے ابواب کا نام عموماً ماضی اور مضارع کا پہلا پہلا صیغہ بول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر نقشے میں لکھا گیا ہے۔ تاہم اختصار کے لئے کبھی صرف ماضی کا صیغہ بول دینا ہی کافی سمجھا جاتا ہے مثلاً باب نصر، باب سمع وغیرہ۔ گویا یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ سننے والا ماضی کے صیغے سے اس کا مضارع سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے آپ ان ابواب کو مندرجہ بالا نقشے کی مدد سے خوب اچھی طرح یاد کر لیں۔ کیونکہ ان کی آگے کافی ضرورت پڑے گی۔

۸ : ۳۸ امید ہے عربی میں استعمال ہونے والے افعال کے چھ گروپ یا چھ ابواب کا خاکہ آپ کے ذہن میں واضح ہو گیا ہو گا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کوئی فعل کس باب سے آتا ہے یعنی ماضی اور مضارع میں اس کے عین کلمہ کی حرکت کیا ہوگی؟ تو اب نوٹ کر لیجئے کہ اس علم کا ذریعہ اہل زبان ہیں۔ یعنی وہ کسی فعل کا ماضی اور مضارع جس طرح استعمال کرتے ہیں، ہمیں اسی طرح سیکھنا اور یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کی مثال انگریزی کے فعل کی تین شکلیں ہیں جو اہل زبان کے استعمال کے مطابق یاد کرنی پڑتی ہیں۔ اور اہل زبان کے اس استعمال کا پتہ لغت یعنی ڈکشنری سے چلتا ہے۔ ڈکشنری سے جہاں ہم کسی فعل کے معنی یاد کرتے ہیں وہیں اس کا باب بھی یاد کر لیتے ہیں اور اگر کسی فعل کے معنی اور باب ہم نے کسی کتاب وغیرہ سے یاد کئے تھے لیکن بھول گئے یا شبہ میں پڑ گئے، تو اس وقت بھی ڈکشنری سے مدد لے لیتے ہیں۔

۹ : ۳۸ عربی لغت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الفاظ حروفِ حتمی کی ترتیب سے نہیں لکھے ہوتے بلکہ ان کے مادے حروفِ حتمی کی ترتیب سے دیئے ہوتے ہیں۔ مثلاً تَفَرَّخْنَ کا لفظ آپ کو ”ت“ کی پٹی میں نہیں ملے گا۔ اس کا مادہ ف ر ح ہے۔ اس لئے یہ آپ کو ف کی پٹی میں مادہ ف ر ح کے تحت ملے گا اور اس کے ساتھ ہی یہ نشاندہی بھی موجود ہوگی کہ یہ مادہ کس باب سے آتا ہے۔

۱۰ : ۳۸ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) پرانی ڈکشنریوں میں عموماً مادہ کے ساتھ قوسین (بریکٹ) میں متعلقہ باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔ مثلاً فَرِحَ (س) خوش ہونا یعنی باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے فَرِحَ يَفْرَحُ آتا ہے۔ اب آپ گردان کے صیغے کو سمجھ کر تَفَرَّخْنَ کا ترجمہ ”تم سب عورتیں خوش“ کی ”ن گئی“ کر لیں گے۔ (۲) جدید ڈکشنریوں میں ماضی کا صیغہ تو عین کلمہ کی حرکت سے لکھتے ہیں پھر ایک لکیر دے کر اس پر مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً فَرِحَ (۱) کا مطلب بھی فَرِحَ يَفْرَحُ ہے۔ ہم اس کتاب میں آپ کو

کسی فعل کا باب بتانے کے لئے پہلا طریقہ استعمال کریں گے مثلاً فَرِحَ کے آگے (س) لکھا ہو گا اور معنی لکھے ہوں گے ”خوش ہونا“ اور (ن) دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ اس کا ماضی فَرِحَ اور مضارع يَفْرَحُ ہے۔ اسی طرح باب فَتَحَ کے لئے (ف) ضَرَبَ کے لئے (ض) وغیرہ لکھا ہوا ملے گا۔ اس سبق کے ذخیرۃ الفاظ میں ہم گزشتہ اسباق کے افعال دوبارہ لکھ کر ان کے ابواب کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ ان کے معانی آپ اس طریقہ سے یاد کریں جو آپ کو بتایا جا رہا ہے۔

۱۱ : ۳۸ اب ہم اس سوال پر آگئے ہیں کہ کسی فعل کے باب کو یاد کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب آپ افعال کے معنی پرانے طریقے سے یاد نہ کریں۔ یعنی یوں نہ کہیں کہ ”فَرِحَ“ کے معنی خوش ہونا اور كَتَبَ کے معنی لکھنا وغیرہ، بلکہ ماضی مضارع دونوں بول کر مصدری معنی بولیں۔ یعنی یوں کہیں کہ ”فَرِحَ يَفْرَحُ“ کے معنی خوش ہونا۔ كَتَبَ يَكْتُبُ کے معنی لکھنا وغیرہ۔ ذخیرۃ الفاظ میں لکھا ہو گا ”دَخَلَ (ن)“ = داخل ہونا، لیکن آپ اس کو اس طرح یاد کریں کہ دَخَلَ۔ يَدْخُلُ کے معنی داخل ہونا۔ کہیں بھول چاک لگ جائے تو ڈکٹری دیکھیں گویا اب آپ ڈکٹری دیکھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ مَا بَاءَ اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ ابھی نے لغت کے استعمال کو عادت بنالیں۔

۱۲ : ۳۸ اگرچہ یہ سبق کافی طویل ہو گیا ہے لیکن آپ کی دلچسپی اور سہولت کی خاطر چند ابواب کی خصوصیات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نوٹ کر لیں کہ باب سَمِعَ سے آنے والے ابواب میں زیادہ تر (ہمیشہ نہیں) کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں مثلاً فَرِحَ (خوش ہونا) حَزَنَ (غمگین ہونا) وغیرہ۔ نیز یہ کہ اس باب میں آنے والے افعال زیادہ تر (تمام نہیں) لازم ہوتے ہیں جبکہ باب كَتَمَ سے آنے والے افعال میں کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوتی ہیں مثلاً حَسَنَ (خوبصورت ہونا) شَجَعَ (بہادر ہونا)۔ نیز یہ کہ اس باب سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔ باب فَتَحَ کی

خصوصیت کا تعلق مادہ کے حروف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی (ء، ہ، ع، ح، غ، خ) میں سے کوئی ایک حرف ضرور ہوتا ہے۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ باب حسیب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے گنتی کے صرف چند افعال آتے ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذخیرۃ الفاظ

دَخَلَ (ن) = داخل ہوا	فَرِحَ (س) = خوش ہوا
غَلَبَ (ض) = غالب ہوا	ضَجِكَ (س) = ہنسا
قَرَّبَ (ک) = قریب ہوا	بُعِدَ (ک) = دور ہوا
قَوَّأَ (ف) = پڑھنا	فَتَحَ (ف) = کھولنا
كَتَبَ (ن) = لکھنا	أَكَلَ (ن) = کھانا
جَلَسَ (ض) = بیٹھنا	نَجَحَ (ف) = کامیاب ہونا
قَدِمَ (س) = آنا	مَرَضَ (س) = بیمار ہونا
ذَهَبَ (ف) = جانا	فَعَدَ (ن) = بیٹھنا
ذَكَرَ (ن) = یاد کرنا	زَفَعَ (ف) = بلند کرنا
حَمِدَ (س) = تعریف کرنا	سَمِعَ (س) = سنا
خَلَقَ (ن) = پیدا کرنا	حَسِبَ (ح) = گمان کرنا
بَعَثَ (ف) = بھیجنا۔ اٹھانا	شَرِبَ (س) = پینا
سَأَلَ (ف) = سوال کرنا۔ مانگنا	وَجَلَ (س) = خوف محسوس کرنا
ظَلَبَ (ن) = مانگنا۔ بلانا	خَرَجَ (ن) = لگانا
نَصَرَ (ن) = مدد کرنا	نَقَلَ (ک) = بھاری ہونا

مشق نمبر ۷۳

مندرجہ ذیل جملوں میں نمبر (۱) افعال کا مادہ بتائیں۔ نمبر (۲) ماضی / مضارع اور معروف / مجہول کی وضاحت کریں۔ نمبر (۳) صیغہ بتائیں اور جہاں ایک سے زیادہ کا امکان ہو وہاں تمام ممکنہ صیغے لکھیں۔ اور نمبر (۴) پھر اسی لحاظ سے ترجمہ کریں۔

- (۱) تَفْتَحَانِ (۲) نَصْدُقُ (۳) يَلْعَبْنَ (۴) طَلَبْتُمُوهُمْ (۵) هَزَمْتُمُونِي
 (۶) تُزْرِقِينَ (۷) تَظْلُعُ الشَّمْسُ (۸) رُزِقُوا (۹) طَلَبْنَا (۱۰) طَلَبْنَا
 (۱۱) طَلَبْنِ (۱۲) دَخَلْتُ (۱۳) سَيَفْلِتُونَ (۱۴) ذَكَرَ (۱۵) ثَقُلْتُ

ماضی کی اقسام (حصہ اول)

۱: ۳۹ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ماضی کے بعد تو مضارع شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اب درمیان میں پھر ماضی کا سبق کیوں آگیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ چونکہ ماضی کی مختلف اقسام میں ایک خاص فعل استعمال ہوتا ہے۔ جس کا ماضی کَانَ (وہ تھا) اور مضارع یُکُونُ (وہ ہوتا ہے یا ہوگا) ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کو کَانَ سے متعارف کرانے سے قبل مضارع بھی سمجھا دیا جائے۔

۲: ۳۹ دوسری وجہ یہ تھی کہ کَانَ، یُکُونُ کی گردانیں ماضی، مضارع کی عام گردانوں سے تھوڑی سی مختلف ہیں ایسا کیوں ہے۔ اس کی وجہ تو ان شاء اللہ آپ کو اس وقت سمجھ میں آئے گی جب آپ ”حروف علت“ اور ان کے قواعد پڑھ لیں گے۔ فی الحال آپ معمولی فرق کے ساتھ ہی ان کی گردانیں یاد کر لیں تاکہ اگلے سبق میں آپ ماضی کی اقسام کے بیان میں ان کا استعمال سمجھ سکیں۔

فعل ماضی کَانَ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
کَانَ	کَانَا	کَانُوا
نائبہ (کہہ کر تھے)	نائبہ (کہہ کرتے)	نائبہ (کہہ کرتے)
مؤنث:	کَانَتْ	کَانْنَ
نائبہ (مؤنث تھی)	نائبہ (مؤنث تھیں)	نائبہ (مؤنث تھیں)

واحد	تثنیہ	جمع
کُنْتُ	کُنْتُمَا	کُنْتُمْ
مذکر:		
تو ایکہ کرتا	تو دوہ کرتے	تم سبہ کرتے
مؤنث:	کُنْتِ	کُنْتُنَّ
تو ایکہ (مؤنث) تھی	تو دوہ (مؤنث) تھیں	تم سبہ (مؤنث) تھیں
مکمل	کُنْتُ	کُنَّا
میں تھا تھی	ہم دوہ تھے/ تھیں	ہم سبہ تھے/ تھیں

فعل مضارع يَكُونُ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
يَكُونُ	يَكُونَانِ	يَكُونُونَ
مذکر:		
وہ ایکہ کرہوگا	وہ دوہ کرہوں گے	وہ سبہ کرہوں گے
مؤنث:	تَكُونِ	يَكُنَّ
وہ ایکہ (مؤنث) ہوگی	وہ دوہ (مؤنث) ہوگی	وہ سبہ (مؤنث) ہوگی
مذکر:	تَكُونُ	تَكُونُونَ
تو ایکہ کرہوگا	تو دوہ کرہوں گے	تم سبہ کرہوں گے
مؤنث:	تَكُونِينَ	تَكُنَّ
تو ایکہ (مؤنث) ہوگی	تو دوہ (مؤنث) ہوگی	تم سبہ (مؤنث) ہوگی
مکمل	اَكُونُ	اَكُونُ
میں ہوں گا گی	ہم ہوں گے گی	ہم سبہ ہوں گے گی

۳۹: ۳ یاد رکھئے کہ کَانَ (ماضی) بمعنی ”تھا“ عموماً ماضی ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یَکُونُ (مضارع) بمعنی ”ہو گا یا ہو جائے گا“ عموماً صرف مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی حال کے لئے بمعنی ”ہے“ یَکُونُ استعمال نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لئے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ”مثلاً زید بیمار تھا“ کے لئے آپ کَانَ استعمال کریں گے اور ”زید بیمار ہو جائے گا“ کے لئے یَکُونُ استعمال ہو گا۔ کَانَ یَکُونُ کے استعمال کے کچھ قواعد ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ مگر ”زید بیمار ہے“ کا ترجمہ آپ ”زَنْدَمَرِیْضٌ“ ہی کریں گے۔

۳۹: ۴ شاید آپ کو یاد ہو کہ سبق نمبر ۱۱ میں جب ہم آپ کو جملہ اسمیہ منفی بنانا سکھا رہے تھے تو ہم نے ”لَیْسَ“ کے استعمال کے سلسلے میں یہ پابندی لگا دی تھی کہ صرف واحد مذکر غائب کے صیغہ میں اس کا استعمال کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ”لَیْسَ“ کا استعمال صیغہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اب موقع ہے کہ آپ اس کی گردان بھی یاد کر لیں تاکہ جملہ اسمیہ میں آپ ”لَیْسَ“ کا درست استعمال کر سکیں۔

لَیْسَ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیْسَ	لَیْسَا	لَیْسُوا
مذکر:		
تأکید کر نہیں ہے	تہد کر نہیں ہیں	تہد کر نہیں ہیں
عاقب		
لَیْسَتْ	لَیْسَتَا	لَیْسُنَّ
مؤنث:		
تأکید کر نہیں ہے	تہد (مؤنث) نہیں ہیں	تہد (مؤنث) نہیں ہیں
مذکر:		
لَیْسَ	لَیْسَمَا	لَیْسُمُ
حاضر:		
تأکید کر نہیں ہے	تہد کر نہیں ہو	تہد کر نہیں ہو
مؤنث:		
لَیْسَتِ	لَیْسَمَا	لَیْسُنَّ

لَسْتُ	لَسْنَا	لَسْنَا
میکم:		
میں نہیں ہوں	ہم نہیں ہیں	ہم سب نہیں ہیں

۵ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ کی گردان میں یہ بنیادی فرق ذہن نشین کر لیں کہ کَانَ سے ماضی اور مضارع دونوں کی گردان ہوتی ہے۔ یعنی یہ فعل دونوں طرح آتا ہے۔ جبکہ لَیْسَ سے صرف ماضی کی گردان ہوتی ہے۔ یعنی اس فعل کا مضارع استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ لَیْسَ کے معنی ”نہیں تھا“ کے بجائے ”نہیں ہے“ نہیں ہیں“ وغیرہ ہوتے ہیں۔ یعنی اس فعل کی گردان تو ماضی جیسی ہے مگر یہ ہمیشہ حال کے معنی دیتا ہے۔

۶ : ۳۹ سبق نمبر ۱۰ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ پر جب لَیْسَ داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور اعرابی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ خبر حالت نصب میں آجاتی ہے یا خبر پر ”ب“ لگا کر اسے مجرور کر دیا جاتا ہے۔ یعنی لَیْسَ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةٌ اور لَیْسَ الْمُعَلِّمَةُ بِقَائِمَةٍ دونوں کا ترجمہ ”استانی کھڑی نہیں ہے“ ہو گا۔ اب آپ یہ بات بھی یاد کر لیں کہ جملہ اسمیہ پر کَانَ بھی داخل ہوتا ہے۔ اور جب کسی جملہ اسمیہ پر کَانَ داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں عموماً ”ہے“ کی بجائے ”تھا“ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور لَیْسَ کی طرح کَانَ بھی خبر کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔ مثلاً کَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا (استاد کھڑا تھا) وغیرہ۔ تاہم لَیْسَ کی مانند کَانَ کی خبر پر ”ب“ نہیں لگا سکتے۔ یہ فرق اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

۷ : ۳۹ کَانَ اور لَیْسَ کے بارے میں ایک بات اور نوٹ کریں کہ یہ دونوں فعل کی طرح استعمال تو ہوتے ہیں مگر ان کے فاعل کو ”اسم“ کہتے ہیں۔ یعنی لَیْسَ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةٌ میں الْمُعَلِّمَةُ کو لَیْسَ کا فاعل نہیں بلکہ نحو کی اصطلاح کے مطابق

لَیْسَ کا اسم کہا جاتا ہے۔ اسی طرح كَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا میں بھی الْمُعَلِّمُ کو كَانَ کا فاعل نہیں بلکہ كَانَ کا اسم کہا جاتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ قَائِمَةٌ اور قَائِمًا بھی مفعول نہیں بلکہ بالترتیب لَیْسَ اور كَانَ کی خبریں۔ اور اگرچہ لَیْسَ اور كَانَ ایک طرح کے فعل ہیں لیکن ان کے جملے کے شروع میں آنے سے جملہ فعلیہ نہیں بنتا۔ بلکہ جیسا کہ آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ لَیْسَ اور كَانَ دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں معنوی اور اعرابی تبدیلی لاتے ہیں۔

۸ : ۳۹ كَانَ اور لَیْسَ بھی دیگر افعال کی طرح دونوں طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں یعنی اگر كَانَ یا لَیْسَ کا اسم کوئی اسم ظاہر ہو تو ان کا صیغہ واحد ہی رہے گا۔ البتہ مذکر کے لئے واحد مذکر اور مؤنث کے لئے واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً كَانَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ (دونوں لڑکے نیک تھے) 'كَانَتِ الْبَنَاتُ صَالِحَاتٍ' (لڑکیاں نیک تھیں) 'لَیْسَ الرَّجَالُ مُجْتَهِدِينَ' (مرد مجتہد نہیں ہیں) اور لَیْسَتِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٍ (استاتیاں محنتی نہیں ہیں) وغیرہ۔

۹ : ۳۹ اور اگر كَانَ اور لَیْسَ کا اسم ظاہر نہ ہو بلکہ صیغہ میں ضمیر کی صورت میں پوشیدہ ہو تو ایسی صورت میں جو ضمیر پوشیدہ ہوگی اسی کے مطابق صیغہ استعمال ہوگا۔ مثلاً كُنْتُمْ ظَالِمِينَ (تم لوگ ظالم تھے)۔ یہاں كُنْتُمْ میں أَنْتُمْ کی ضمیر كَانَ کا اسم ہے۔ اسی طرح لَسْنَا ظَالِمِينَ (ہم لوگ ظالم نہیں ہیں) میں لَسْنَا کی ضمیر لَیْسَ کا اسم ہے۔

مشق نمبر ۳۸

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر ۷ سے آخر تک ”مِنَ الْقُرْآنِ“ ہے)

- (۱) كَانَتْ زَيْتُ بْنُ قَائِمَةً (۲) كَانَ الرَّجَالُ جَالِسِينَ (۳) هَلْ كُنْتُمْ مُعَلِّمِينَ ؟ (۴) مَتَى تَكُونُ مُعَلِّمًا؟ أَكُونُ مُعَلِّمًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فِي هَذَا النَّعَامِ
- (۵) لَسْنَا كَاذِبِينَ (۶) لَيْسُوا صَادِقِينَ (۷) لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ

- (۸) وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۹) لَسْتُ مُؤْمِنًا (۱۰) أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ
(۱۱) كَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (۱۲) أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (۱۳) إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ
(۱۴) وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (۱۵) أَلَيْسَ الصَّبْحُ بِقَرِيبٍ (۱۶) وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّي حَقًّا (۱۷) وَمَا كَانَتْ أُمْلِكُ بَعِيثًا (۱۸) إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا (۱۹) وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ -
-

jabir.abbas@yahoo.com

ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۱: ۴۰ ماضی کی جو چھ اقسام ہیں ان کا تعلق اصلاً تور دو اور فارسی گرامر سے ہے۔ کیونکہ عربی گرامر میں ماضی کی اقسام کو اس انداز سے بیان ہی نہیں کیا جاتا۔ البتہ ان اقسام کے مفہوم کو عربی میں کیسے بیان کیا جاتا ہے، یہ سمجھانے کے لئے ہم ذیل میں ان اقسام کے قواعد بیان کر رہے ہیں۔ دراصل ماضی کی چھ اقسام اردو اور فارسی گرامر کی چیز ہے۔ عربی میں اس طرح ماضی کی اقسام نہیں ہیں۔ مگر اردو کی ماضی کی اقسام کے مفہوم کو عربی میں ظاہر کرنے کے لئے یہ قسمیں اور ان کے قواعد لکھے جا رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

۲: ۴۰ (۱) ماضی بعید :

فعل ماضی پر کَانَ لگا دینے سے اس میں ماضی بعید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ذَهَبَ کے معنی ہیں ”وہ گیا“۔ جبکہ کَانَ ذَهَبَ کے معنی ہوں گے ”وہ گیا تھا“۔ یاد رہے کہ کَانَ کی گردان متعلقہ فعل ماضی کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ بات ذیل میں دی گئی ماضی بعید کی گردان سے مزید واضح ہو جائے گی۔

کَانَ ذَهَبَ	کَانَ ذَهَبَا	کَانُوا ذَهَبُوا
وہ (ایک مرد) گیا تھا	وہ (دو مرد) گئے تھے	وہ (سب مرد) گئے تھے
كَانَتْ ذَهَبَتْ	كَانَتَا ذَهَبَتَا	كَانَتْ ذَهَبْنَ
وہ (ایک عورت) گئی تھی	وہ (دو عورتیں) گئی تھیں	وہ (سب عورتیں) گئی تھیں
كَانَتْ ذَهَبَتْ	كَانَتَا ذَهَبَتَا	كَانَتْ ذَهَبْنَ
تو (ایک مرد) گیا تھا	تم (دو مرد) گئے تھے	تم (سب مرد) گئے تھے
كَانَتْ ذَهَبَتْ	كَانَتَا ذَهَبَتَا	كَانَتْ ذَهَبْنَ
تو (ایک عورت) گئی تھی	تم (دو عورتیں) گئی تھیں	تم (سب عورتیں) گئی تھیں

کُنْتُ ذَهَبْتُ	کُنَّا ذَهَبْنَا	کُنَّا ذَهَبْنَا
میں گیا تھا/ گئی تھی	ہم (دو) گئے تھے/ گئی تھیں	ہم (سب) گئے تھے/ گئی تھیں

۳۰: ۲) ماضی استمراری :

ماضی استمراری اس کو کہتے ہیں جس میں ماضی میں کام کے مسلسل ہوتے رہنے کا مفہوم ہو۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں ”وہ لکھتا تھا“ مراد یہ ہے کہ ”وہ لکھا کرتا تھا“ یا ”لکھ رہا تھا“۔ عربی میں فعل مضارع پر کَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً کَانَ یَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھ رہا تھا یا لکھا کرتا تھا)۔ یہاں بھی کَانَ اور متعلقہ فعل مضارع کی گردان ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ دِل میں دی گئی ماضی استمراری کی گردان سے اس بات کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

کَانَ یَكْتُبُ	کَانَا یَكْتُبَانِ	کَانُوا یَكْتُبُونَ
وہ (ایک مرد) لکھتا تھا	وہ (دو مرد) لکھتے تھے	وہ (سب مرد) لکھتے تھے
کَانَتْ تَكْتُبُ	کَانَتَا تَكْتُبَانِ	کُنَّ یَكْتُبْنَ
وہ (ایک عورت) لکھتی تھی	وہ (دو عورتیں) لکھتی تھیں	وہ (سب عورتیں) لکھتی تھیں
کُنْتُ تَكْتُبُ	کُنْتُمَا تَكْتُبَانِ	کُنْتُمْ تَكْتُبُونَ
تو (ایک مرد) لکھتا تھا	تم (دو مرد) لکھتے تھے	تم (سب مرد) لکھتے تھے
کُنْتِ تَكْتُبِينَ	کُنْتُمَا تَكْتُبَانِ	کُنْتُنَّ تَكْتُبْنَ
تو (ایک عورت) لکھتی تھی	تم (دو عورتیں) لکھتی تھیں	تم (سب عورتیں) لکھتی تھیں
کُنْتُ أَكْتُبُ	کُنَّا أَكْتُبُ	کُنَّا أَكْتُبُ
میں لکھتا تھا/ لکھتی تھی	ہم (دو) لکھتے تھے/ لکھتی تھیں	ہم (سب) لکھتے تھے/ لکھتی تھیں

ماضی بعید اور ماضی استمراری میں موجود اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر

لیجئے کہ ماضی بعید میں کَآن کے ساتھ اصل فعل کا ماضی آتا ہے جبکہ ماضی استمراری میں کَآن کے ساتھ اصل فعل کا مضارع آتا ہے۔

۴۰: ۴ (۳) ماضی قریب :

اس میں کسی کام کے زمانہ حال میں مکمل ہو جانے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ”وہ گیا ہے“ اس نے لکھا ہے یا وہ لکھ چکا ہے ” وغیرہ۔ یعنی جانے یا لکھنے کا کام تھوڑی دیر پہلے یعنی ماضی قریب میں ہوا ہے۔ فعل ماضی کے شروع میں حرف ”قَدْ“ لگانے سے نہ صرف یہ کہ ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس میں ایک زور (تاکید کا مفہوم) بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَهَبَ (وہ گیا ہے یا وہ جا چکا ہے) وغیرہ۔

۴۰: ۵ (۴) ماضی شکبیۃ :

جب زمانہ ماضی میں کسی کام کے ہونے کے متعلق شک پایا جاتا ہو تو اسے ماضی شکبیہ کہتے ہیں۔ جیسے ”اس نے لکھا ہو گا یا وہ لکھ چکا ہو گا“ وغیرہ۔ عربی میں ماضی شکبیہ کے معنی پیدا کرنے کے لئے اصل فعل کے ماضی سے پہلے یَكُونُ لگاتے ہیں۔ جیسے یَكُونُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہو گا یا وہ لکھ چکا ہو گا)۔ نوٹ کر لیں کہ اس میں کَآن کے مضارع یَكُونُ اور اصل فعل کے صیغہ ماضی کی گردان ساتھ ساتھ چلے گی۔ مثلاً یَكُونُ كَتَبَ۔ یَكُونُونَ كَتَبُوا۔ تَكُونُ كَتَبْتَ وغیرہ۔

۴۰: ۶ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو : (i) یَكُونُ یا تَكُونُ (مذکر یا مؤنث) صیغہ واحد ہی لگے گا۔ (ii) اس کے بعد فاعل یعنی اسم ظاہر آئے گا جو اب کَآن کا اسم کہلائے گا۔ (iii) اس کے بعد اصل فعل اسم ظاہر کے صیغہ کے مطابق (واحد جمع مذکر مؤنث وغیرہ) آئے گا۔ مثلاً یَكُونُ الْمُعَلِّمُ كَتَبَ۔ یَكُونُ الْمُعَلِّمُونَ كَتَبُوا۔ تَكُونُ الْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ وغیرہ۔

۷: ۴۰ لفظ لَعَلَّ (شاید) کے استعمال سے بھی ماضی مشکبہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن لَعَلَّ کے استعمال کے متعلق دو اہم باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ لَعَلَّ کبھی کسی فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ یہ ہمیشہ کسی اسم ظاہر یا کسی ضمیر پر داخل ہوگا۔ ثانیاً یہ کہ لَعَلَّ بھی اِن کی طرح اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ كَتَبَ مَكْتُوبًا (شاید استاد نے ایک خط لکھا ہوگا) یا لَعَلَّهُ كَتَبَ مَكْتُوبًا (شاید اس نے ایک خط لکھا ہوگا) وغیرہ۔

۸: ۴۰ مذکورہ مثالوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے جملوں کو عربی میں ”فعل ماضی“ کی کوئی قسم کہنا درست نہیں ہے۔ یہ دراصل جملہ اسمیہ پر لَعَلَّ داخل کرنے کا مسئلہ ہے جس کے ذریعہ عربی میں فعل ماضی مشکبہ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو۔ جیسے الْمُعَلِّمَ كَتَبَ (استاد نے لکھا) سے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ كَتَبَ (شاید استاد نے لکھا ہوگا) ایسے جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم تو شک کا پیدا ہو گا مگر وہ زمانہ مستقبل میں۔ یعنی لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ يَكْتُبُ (شاید استاد لکھے گا)۔

۹: ۴۰ (۵) ماضی شرطیہ :

ماضی شرطیہ میں ہمیشہ دو فعل آتے ہیں۔ پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے اور دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً ”اگر تو بوتا تو کاٹتا“۔ اس میں ”بوتا“ اور ”کاٹتا“ دو فعل ہیں۔ ”بوتا“ شرط ہے اور ”کاٹتا“ جواب شرط ہے۔ عربی میں فعل ماضی میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لئے پہلے فعل یعنی شرط پر ”لَوْ“ (اگر) لگاتے ہیں جبکہ دوسرے فعل کے شروع میں اکثر (ہمیشہ نہیں) حرف تاکید ”نَ“ لگاتے ہیں جس کا ترجمہ عموماً ”ضرور“ کیا جاتا ہے۔ مثلاً لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

۱۰: ۴۰ ماضی شرطیہ میں کبھی لَوْ کے بعد کَانَ کا اضافہ بھی کرتے ہیں اور کَانَ کے

بعد اگر فعل ماضی آئے تو شرط کے ساتھ ماضی بعید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور اگر کُنَّ کے بعد فعل مضارع آئے تو شرط کے ساتھ ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں معانی کا جو فرق پڑتا ہے اُسے ذیل کی مثالوں سے سمجھ لیں۔
 (i) لَوْ كُنْتُ حَفِظْتُ ذُرُوسَكَ لَنَجَحْتُ ترجمہ : اگر تو نے اپنے اسباق یاد کئے ہوتے تو ضرور کامیاب ہوتا۔ (ii) لَوْ كُنْتُ تَحْفَظُ ذُرُوسَكَ لَنَجَحْتُ ترجمہ : اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو ضرور کامیاب ہوتا۔

۱۱: ۳۰ (۶) ماضی تَمَنَّى یا تَمَنَّائِي :

فعل ماضی کے شروع میں لَئِنْ لگانے سے جملہ میں خواہش اور تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ لَعَلَّ کی طرح لَئِنْ بھی کسی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَئِنْ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔ یا لَئِنْ نَجَحْتُ (اے کاش میں کامیاب ہوتا)۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی دراصل جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے جس کی خبر کوئی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ مبتدا کے شروع میں ”لَئِنْ“ لگتا ہے اور اب مبتدا کو لَئِنْ کا اسم کہتے ہیں جو اِنْ اور لَعَلَّ کے اسم کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

۱۲: ۳۰ لفظ ”لَو“ کبھی ”کاش“ کے معنی بھی دیتا ہے۔ جس سے جملہ میں ماضی تمنی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ ایسی صورت میں جملے میں جواب شرط نہیں آتا۔ جیسے لَوْ كُنَّا نَوَاعِلُ الْمُؤْمِنِينَ (کاش وہ لوگ جانتے ہوتے)۔

ذخیرۃ الفاظ

حَفِظَ (س) = یاد کرنا	سَمِعَ (س) = سنا
غَضِبَ (س) = غصہ ہونا	عَقَلَ (ض) = سمجھنا
رَجَعَ (ض) = لوٹنا	زَرَعَ (ف) = کھیتی بونا

حَصَدَن) = کھیتی لگانا	نَجَحَ (ف) = کامیاب ہونا
مَسْبُوتٌ = دھکی آگ۔ دوزخ	صَاحِبٌ (ج اَصْحَابُ) = ساتھی۔ والا
قَبِيلٌ = ذراپلے	كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز

مشق نمبر ۳۹

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر ۵ سے آخر تک مِنَ الْقُرْآنِ ہے)

- (۱) يَا زَيْدُ! لِمَ غَضِبْتَ الْمُعَلِّمَةَ عَلَى اخِيكَ؟ مَا كَانَتْ حَفِظْتَ دُرُوسَهَا۔
- (۲) هَلْ أَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟ أَنَا كُنْتُ أَخْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لَكِنْ بِالْأَمْسِ مَا حَفِظْتُ۔
- (۳) هَلْ وَلَدَكَ فِي الْيَمِينِ؟ قَدْ خَرَجَ الْآنَ۔
- (۴) وَآيَنَ يُوسُفُ؟ لَعَلَّهُ ذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ۔
- (۵) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ۔
- (۶) وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ ثَرَايَا۔
- (۷) ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِي بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔
- (۸) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔
- (۹) يَلَيِّتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ۔
- (۱۰) ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَكَّرُونَ۔
- (۱۱) يَلَيَّتْ قَوْمِي يَعْلَمُونَ۔
- (۱۲) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ۔
- (۱۳) وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۔
- (۱۴) لَوْ كُنَّا نَعْنَدُنَا مَا مَاتُوا وَمَا قَتَلُوا۔
- (۱۵) لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ السَّاعَةَ لَفَعَلْنَا أَسْوَ مَا نَعْمَلُ۔

(۱۶) وَلَا جُزْءَ الْآخِرَةِ اكْبُرُ - لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ -

عربی میں ترجمہ کریں :

- (۱) اسکول کے لڑکے باغ میں گئے ہیں۔ شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیں۔
- (۲) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۳) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا۔
- (۴) کیا مریم نے آج ہوم ورک لکھ لیا ہے؟ (۵) جی ہاں! اس نے لکھ لیا ہے۔
- (۶) ہم لوگ ہوم ورک کل کریں گے۔ (۷) محلہ کے لڑکے ہر روز اپنے اسباق یاد کیا کرتے تھے۔ وہ سب امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ضروری ہدایت :

اب ضرورت ہے کہ اردو سے عربی ترجمہ کرنے سے پہلے آپ اردو جملے کے اجزاء کو پہچان کر انہیں عربی جملہ کی ترتیب کے مطابق مرتب کر لیا کریں پھر اسی ترتیب سے ترجمہ کریں یعنی پہلے فعل، پھر فاعل (اگر اسم ظاہر ہو) پھر مفعول (اگر مذکور ہو) اور پھر متعلق فعل۔ مثلاً مشق کے پہلے جملہ پر غور کریں۔ اس میں دو جملے شامل ہیں۔ عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے جملہ کی ترتیب اس طرح ہوگی۔ گئے ہیں (فعل ماضی قریب) اسکول کے لڑکے (فاعل) باغ میں (متعلق فعل)۔ اب آپ اسی ترتیب سے ترجمہ کریں۔ اسی طرح دوسرے جملہ میں پہلے آپ ”شاید وہ لوٹ آئیں“ کا ترجمہ کریں، اس کے بعد ”مغرب سے ذرا پہلے“ کا ترجمہ کریں۔

مضارع کے تغیرات

۴۱: ۱ فعل کے اعراب کے حوالے سے نوٹ کر لیں کہ عربی کے افعال میں سے فعل ماضی مبنی ہوتا ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغہ واحد مذکر غائب (فَعَلَ) میں لام کلمہ کی فتح (زبر) تبدیل نہیں ہوتی۔ گردان میں اگرچہ اس پر ضمہ (پیش) بھی آتا ہے۔ جیسے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوا) میں۔ اور بہت سے صیغوں میں یہ ساکن بھی ہو جاتا ہے مگر چونکہ پہلے صیغے میں فعل ماضی کے لام کلمہ کی حرکت فتح (زبر) ہی رہتی ہے اور کسی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتی اس لئے کہا جاتا ہے کہ فعل ماضی فتح (زبر) پر مبنی ہوتا ہے۔

۴۱: ۲ فعل ماضی کے برعکس فعل مضارع معرب ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغہ یَفْعَلُ میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے لام کلمہ پر عموماً توضع (پیش) ہوتا ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں ضمہ کے بجائے اس پر فتح (زبر) بھی آ سکتی ہے اور بعض صورتوں میں اس پر علامت سکون (جزم) بھی لگ سکتی ہے یعنی مضارع کا پہلا صیغہ یَفْعَلُ سے تبدیل ہو کر یَفْعَلْ بھی ہو سکتا ہے اور یَفْعُلْ بھی ہو سکتا ہے۔ مضارع میں ان تبدیلیوں کا اس کی گردان پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو بعد میں بیان ہو گا۔

۴۱: ۳ جس طرح اسم کی تین اعرابی حالتیں رفع، نصب اور جر ہوتی ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی بھی تین اعرابی حالتیں ہوتی ہیں۔ ان کو رفع، نصب اور جزم کہتے ہیں۔ فعل مضارع جب حالت رفع میں ہو تو مضارع مرفوع کہلاتا ہے۔ اسی طرح نصب کی حالت میں مضارع منصوب اور جزم کی صورت میں مضارع مجزوم کہلاتا ہے۔

۴۱: ۴ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی عبارت میں کسی اسم کے مرفوع، منصوب یا مجزوم ہونے کی کچھ وجوہ ہوتی ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ فعل مضارع میں نصب اور

جزم کی تو کچھ وجوہ ہوتی ہیں مگر فعل مضارع میں رفع کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب نصب یا جزم کی کوئی وجہ نہ ہو تو مضارع مرفوع ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ جب فعل مضارع اپنی اصلی حالت میں ہو (جیسا کہ آپ گردان میں پڑھ آئے ہیں) تو وہ مرفوع کہلاتا ہے۔ البتہ کسی وجہ کی بنیاد پر یہ منصوب یا مجزوم ہو جاتا ہے۔ دراصل گرامروالوں نے اسم کی تین حالتوں کے مقابلہ پر فعل مضارع کی تین حالتیں مقرر کی ہیں ورنہ فعل مضارع کی حالت رفع کسی تبدیلی کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ تبدیلی کی وجہ صرف نصب اور جزم میں ہوتی ہے (جس کا بیان آگے آ رہا ہے)۔

۵ : ۴۱ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ رفع اور نصب تو اسم میں بھی ہوتا ہے اور فعل مضارع میں بھی۔ مگر جزم صرف مضارع کی ایک حالت ہوتی ہے جبکہ جر صرف اسم میں ہوتی ہے۔ اسم میں رفع، نصب اور جر کی پہلے آپ نے علامات یعنی آخری حرف کی تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی مختلف شکلیں پڑھی تھیں۔ اس کے بعد رفع، نصب اور جر کے بعض اسباب کا مطالعہ کیا تھا۔ اسی طرح فعل مضارع میں بھی پہلے ہم آپ کو اس میں رفع، نصب اور جزم کی صورت یا شکل کے بارے میں بتائیں گے پھر ان کے اسباب کی بات کریں گے۔

۶ : ۴۱ مضارع مرفوع وہی ہے جو آپ ”فعل مضارع“ کے نام سے پڑھ چکے ہیں۔ اور اس کی گردان کے صیغوں سے بھی آپ واقف ہیں۔ جبکہ مضارع منصوب یا اس کی حالت نصب ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی تین علامات یا شکلیں ہیں جو درج ذیل نقشہ سے سمجھی جاسکتی ہیں۔

يَفْعَلُ	يَفْعَلَا	يَفْعَلُو
تَفْعَلُ	تَفْعَلَا	تَفْعَلُو
تَفْعَلُو	تَفْعَلَا	تَفْعَلُو

تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلْنِي
تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَ	أَفَعَّلَ

امید ہے مذکورہ نقشہ میں آپ نے نوٹ کر لیا ہو گا کہ :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) آتا ہے، حالت نصب میں ان پر فتح (زبر) لگتی ہے۔ یعنی يَفْعَلُ سے يَفْعَلُ اور تَفَعَّلُ سے تَفَعَّلُ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح أَفَعَّلُ اور نَفَعَّلُ بھی۔

(۲) مضارع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون (ن) آتا ہے، ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا یہ نون، جس کو ”نون اعرابی“ کہتے ہیں، حالتِ نصب میں گر جاتا ہے۔ مثلاً يَفْعَلُونَ سے يَفْعَلُوا اور تَفَعَّلَيْنِ سے تَفَعَّلْنِي وغیرہ رہ جاتا ہے۔

(۳) نون والے باقی دو صیغے ایسے ہیں جن کا نون حالتِ نصب میں نہیں گرتا۔ یعنی یہ دو صیغے حالتِ نصب میں بھی حالتِ رفع کی طرح رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں جمع مونث غائب اور جمع مونث حاضر کے صیغے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں صیغے جمع مونث (عورتوں) کے لئے آتے ہیں اس لئے ان صیغوں کے آخری نون کو ”نُونُ الْنِسْوَةِ“ (عورتوں والا نون) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مضارع منصوب کی گردان میں آنے والے نون — ماسوائے نون النسوة کے — گر جاتے ہیں۔

۷ : ۴۱ مضارع مجزوم یا اس کی حالتِ جزم بھی مضارع مرفوع میں ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی بھی تین علامات یا شکلیں ہیں۔ یعنی :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) آتا ہے، حالتِ جزم میں ان پر علامتِ سکون (جزم) لگتی ہے۔ یعنی يَفْعَلُ سے يَفْعَلْ اور أَفَعَّلُ

سے اَفْعَلْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۲) مضارع مرفوع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون آتا ہے ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا نون (جو نون اعرابی کہلاتا ہے) گر جاتا ہے یعنی یَکْثُبُونَ سے یَکْثُبُوا اور تَکْثِبْنَ سے تَکْثِبْنِ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۳) نصب کی طرح حالت جزم میں بھی ”نون النسوة“ والے دونوں صیغے اپنی اصلی حالت پر یعنی مضارع مرفوع کی طرح ہی رہتے ہیں۔ مضارع مجزوم کی گردان کی صورت یوں ہوگی :

یَ ۚ ۚ ۚ	یَ ۚ ۚ ۚ ا	یَ ۚ ۚ ۚ ۚ
تَ ۚ ۚ ۚ	تَ ۚ ۚ ۚ ا	تَ ۚ ۚ ۚ ۚ
تَ ۚ ۚ ۚ	تَ ۚ ۚ ۚ ا	تَ ۚ ۚ ۚ ۚ
تَ ۚ ۚ ۚ یَ	تَ ۚ ۚ ۚ ا	تَ ۚ ۚ ۚ ۚ
اَ ۚ ۚ ۚ	نَ ۚ ۚ ۚ	فَ ۚ ۚ ۚ

۸ : ۴۱ مندرجہ بالا بیان سے آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ :

(۱) مضارع منصوب اور مضارع مجزوم میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں کی گردان میں سات صیغوں کا نون اعرابی گر جاتا ہے جبکہ نون النسوة والے دونوں صیغوں کا نون برقرار رہتا ہے۔

(۲) اور دونوں گردانوں میں فرق یہ ہے کہ مضارع مرفوع میں لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے پانچ صیغوں میں مضارع کی حالت نصب میں فتح (زبر) اور حالت جزم میں علامت سکون (جزم) لگتی ہے۔

۹ : ۴۱ یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ چونکہ مضارع مجزوم کے پانچ صیغوں میں آخر پر علامت سکون (د) آتی ہے اس لئے علامت سکون (د) کو جزم کہنے کی غلطی عام

ہو گئی۔ جس طرح حرکات کو غلطی سے اعراب کہہ دیا جاتا ہے۔ یاد رہے ”جزم“ تو فعل مضارع کی حالت کا نام ہے جس کا اثر اس کی گردان پر بھی پڑتا ہے۔ جزم (حرکات کی طرح) کوئی علامت ضبط نہیں ہے۔ مضارع مجزوم کے مذکورہ پانچ صیغوں کے لام کلمہ پر جزم نہیں بلکہ علامت سکون (د) ہوتی ہے جو ان پانچ صیغوں میں فعل کے مجزوم ہونے کی علامت ہے یہ بھی یاد رہے کہ جس حرف پر علامت سکون ہوتی ہے اسے مجزوم نہیں بلکہ ”ساکن“ کہتے ہیں۔

۱۰: ۲۱ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ بعض دفعہ کسی اسم یا فعل ماضی کے پہلے صیغہ کے بعد کوئی علامت وقف ہو (یعنی آیت پر ٹھہرنا ہو) تو ایسی صورت میں آخری حرف کو ساکن ہی پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً کِتَابٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَمَا كَسَبَ ۝ ایسی صورت میں ”ن“ یا ”ب“ کو ساکن تو پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہ اسم یا فعل مجزوم نہیں کہلاتا۔ اسی طرح بعض دفعہ مضارع مجزوم کے آخری ساکن حرف کو آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی جاتی ہے جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ۔ یہاں دراصل ”نَجْعَلُ“ ہے جسے آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں مضارع مجزوم نہیں کہلاتا۔ اس لئے کہ حالت جر کا تو فعل سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ تو اسم کی ایک حالت ہوتی ہے جس کی ایک علامت بعض دفعہ کسرہ (زیر) ہوتی ہے۔

۱۱: ۲۱ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ کن اسباب اور عوامل کی بناء پر مضارع میں یہ تغیرات ہوتے ہیں۔ بتایا جا چکا ہے کہ مضارع مرفوع کا تو کوئی سبب نہیں ہوتا۔ البتہ مضارع مرفوع کے حالت نصب یا حالت جزم میں تبدیل ہونے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم مضارع میں نصب یا جزم کے اسباب اور عوامل کی بات کریں آپ کچھ متقن کر لیں۔

مشق نمبر ۴۰

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور منصوب کو علیحدہ علیحدہ کریں :

يَسْجُدُونَ- نَسَمِعَ- تَكْتَبِينَ- يَأْكُلْنَ- تَنْصُرُونَ- يَضْحَكُوا- تَدْخُلَانِ-
تَضْرِبُوا- أَفْتَحْ- تَشْرَبُوا- يَذْبَحُ- تَجْلِسْنَ-

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور مجزوم کو علیحدہ علیحدہ کریں۔

نَقَعْدُ- يَشْرَبْنَ- يَشْكُرُونَ- تَظْلِمِينَ- تَضْرِبِينَ- أَفْتَحْ- نَعْلَمُ- يَشْرَبُ-
نَفْتَحُ- تَلْعَبَانِ- تَسْمَعْنَ-

نواصب مضارع

۴۲ : ۱ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے صرف بعض اہم وجوہ کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوٹ کیجئے کہ چار حروف فعل مضارع کے ”ناصب“ کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ اگر مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں۔ (۱) لَنْ (۲) اَنْ (۳) اِذَنْ (جو قرآن کریم میں اِذَا لکھا جاتا ہے) اور (۴) کُنْ۔ اب ہم ان سب پر الگ الگ بات کر کے ان حروف سے پیدا ہونے والی لفظی اور معنوی تبدیلیوں کا بیان کریں گے۔ البتہ آپ یہ یاد رکھیں کہ اصل نواصب یہی چار حروف ہیں۔ چونکہ ان میں سے زیادہ کثیر الاستعمال ”لَنْ“ ہے اس لئے پہلے اس پر بات کرتے ہیں۔

۴۲ : ۲ حرف ”لَنْ“ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں مگر مضارع پر ”لَنْ“ داخل ہونے سے اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی آتی ہے۔ اولاً یہ کہ اس میں زور دار نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ اس کے معنی زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ یعنی لَنْ يَفْعَلْ کا ترجمہ ہو گا (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ”لَنْ“ کے معنی ایک طرح سے ”ہرگز نہیں ہو گا کہ“.... ہوتے ہیں — اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع منصوب بَلَنْ (بِ + لَنْ = لَنْ کے ساتھ) کی گردان دے رہے ہیں۔ تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ایک دفعہ پھر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

مضارع منصوب بَلَنْ	مضارع مرفوع
لَنْ يَفْعَلَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)	يَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لَنْ يَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)	يَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)
لَنْ يَفْعَلُوا (وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے)	يَفْعَلُونَ (وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے)

مضارع منصوب	مضارع مرفوع
لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلَا (وہ دو عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)	تَفْعَلَانِ (وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)
لَنْ تَفْعَلْنَ (وہ سب عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)	يَفْعَلْنَ (وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)

لَنْ تَفْعَلَ (تو ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)	تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لَنْ تَفْعَلَا (تم دو مرد ہرگز نہیں کرو گے)	تَفْعَلَانِ (تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے)
لَنْ تَفْعَلُوا (تم سب مرد ہرگز نہیں کرو گے)	تَفْعَلُونَ (تم سب مرد کرتے ہو یا کرے گے)

لَنْ تَفْعَلِي (تو ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	تَفْعَلِينَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلَا (تم دو عورتیں ہرگز نہیں کرو گی)	تَفْعَلَانِ (تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی)
لَنْ تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں ہرگز نہیں کرو گی)	تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرو گی)

لَنْ أَفْعَلَ (میں ہرگز نہیں کروں گا/گی)	أَفْعَلُ (میں کرتا/کرتی ہوں یا کروں گا/گی)
لَنْ نَفْعَلَ (ہم ہرگز نہیں کریں گے/گی)	نَفْعَلُ (ہم کرتے/کرتی ہیں یا کریں گے/گی)

۳ : ۳۲ امید ہے کہ مذکورہ گردانوں میں آپ نے نوٹ کر لیا ہو گا (۱) لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے صیغوں میں اب فتح (زبر) آگئی (۲) جمع مونث کے دونوں صیغوں نے تبدیلی قبول نہیں کی اور ان کے نون نسوہ برقرار رہے۔ جبکہ (۳) باقی سات صیغوں سے ان کے نون اعرابی گر گئے۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ جمع مذکر سالم کے دونوں صیغوں سے جب نون اعرابی گرتا ہے (یعنی مضارع منصوب یا مجزوم میں) تو ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ الف پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔ یعنی يَفْعَلُونَ اور تَفْعَلُونَ سے نون اعرابی گرنے کے

بعد انہیں یَفْعَلُوْا اور تَفْعَلُوْا ہونا چاہئے تھا لیکن ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کر کے یَفْعَلُوْا اور تَفْعَلُوْا لکھا جاتا ہے۔

۴ : ۴۲ یہی قاعدہ فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) کا بھی تھا۔ جمع مذکر کے ان سب صیغوں میں آنے والی واؤ کو ”وَآؤ الْجَمْعِ“ کہتے ہیں۔ نوٹ کر لیں کہ اگر واؤ الجمع والے صیغہ فعل (ماضی یا مضارع منصوب و مجزوم) کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول بن کر آئے تو یہ الف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً ضَرَبُوْهُ (ان سب مردوں نے اسے مارا)۔ اسی طرح لَنْ يَضْرِبُوْهُ (وہ سب مرد اس کی ہرگز زد نہیں کریں گے)۔

۵ : ۴۲ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ واؤ الجمع کے آگے ایک زائد الف لکھنے کا قاعدہ صرف افعال میں جمع مذکر کے صیغوں کے لئے ہے۔ کسی اسم کے جمع مذکر سالم سے بھی — جب وہ مضاف بنتا ہے — نون اعرابی گرتا ہے لیکن وہاں الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ یعنی مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ ہوگا۔ جیسے مُسْلِمُوْ مَدِيْنَةٍ (کسی شہر کے مسلمان)۔ اسی طرح صَالِحُوْنَ سے صَالِحُوْ ہوگا۔ جیسے صَالِحُوْ الْمَدِيْنَةِ (مدینہ کے نیک لوگ) وغیرہ۔

۶ : ۴۲ لَنْ کے علاوہ باقی تین نواصب مضارع (جو شروع میں دیئے گئے ہیں) بھی جب مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے نصب دیتے ہیں اور اس کے مختلف صیغوں میں اوپر بیان کردہ تبدیلیاں لاتے ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ بھی مضارع کی گردان اسی طرح ہوگی جیسے لَنْ کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اب آپ ان حروف کے معانی اور مضارع کے ساتھ ان کے استعمال سے پیدا ہونے والی معنوی تبدیلی کو سمجھ لیں۔

۷ : ۴۲ حرف اَنْ (کہ) کسی فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے اَمَرْتُهُ اَنْ يَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے)۔ جبکہ حرف اِذَنْ (تب تو، پھر تو) — جو قرآن میں اِذَا لکھا جاتا ہے — سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا رد عمل اِذَنْ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یعنی اِذَنْ يَنْجِحْ (پھر تو وہ کامیاب ہوگا) یا اِذَنْ تَفْرَحُوْا (تب تو تم سب خوش ہو

جاؤ گے) وغیرہ سے قبل کوئی جملہ تھا جس کا نتیجہ یا رد عمل اِذْن کے بعد آیا ہے۔ اور آخری حرف کئی (تاکہ) بھی کسی فعل کے بعد آتا ہے اور اس فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔ مثلاً اَقْرَأَ الْقُرْآنَ کَثْرًا اَفْهَمَهُ (میں قرآن پڑھتا ہوں تاکہ میں اسے سمجھوں) وغیرہ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ اصل نواصب مضارع تو مذکورہ بالا یہی چار حروف ہیں۔ ان کے علاوہ جو دو حروف ناصب ہیں، دراصل ان کے ساتھ مذکورہ چار نواصب میں سے کوئی ایک ”مُقَدَّر“ (یعنی خود بخود موجود یا Understood) ہوتا ہے۔ وہ دو حروف یہ ہیں : (۱) ”نِ“ (تاکہ) اور (۲) ”حَتَّى“ (یہاں تک کہ)۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۸ : ۴۲ ”نِ“ کو لام کئی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ کئی (تاکہ) کا ہی کام دیتا ہے۔ معنی کے لحاظ سے بھی اور مضارع کو منصوب کرنے کے لحاظ سے بھی۔ جیسے مَنَحْتُکَ کِتَابًا لِتَقْرَأَ (میں نے تجھ کو ایک کتاب دی تاکہ تو پڑھے)۔ نوٹ کر لیں کہ ”نِ“۔ ”کئی“ اور ”لِکئی“ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

۹ : ۴۲ بعض دفعہ ”نِ“۔ ”اَنْ“ کے ساتھ مل کر بصورت ”لَاَنْ“ (تاکہ) بھی استعمال ہوتا ہے۔ ”لَاَنْ“ عموماً مضارع منفی سے پہلے آتا ہے اور اس صورت میں ”لَاَنْ لَا“ کو ”لِئَلَّا“ لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ مثلاً مَنَحْتُکَ کِتَابًا لِئَلَّا تَقْرَأَ (میں نے تجھ کو ایک کتاب دی تاکہ تو جاہل نہ رہے)۔

۱۰ : ۴۲ اس طرح کا دو سرا ناصب مضارع ”حَتَّى“ ہے۔ یہ بھی دراصل ”حَتَّى اَنْ“ (یہاں تک کہ) ہوتا ہے جس میں اَنْ محذوف (غیر مذکور) ہو جاتا ہے اور صرف ”حَتَّى“ استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کو نصب اسی محذوف اَنْ کی وجہ سے آتی ہے۔ جیسے حَتَّى یَقْرَءَ (یہاں تک کہ وہ خوش ہو جائے)۔ نوٹ کر لیں کہ حَتَّى کا استعمال بھی اِذْن اور کئی کی طرح ایک سابقہ جملہ کے بعد آنے والے جملے میں ہوتا ہے کیونکہ یہ شروع میں نہیں آسکتے۔ ناصب مضارع ہونے کے علاوہ بھی ”حَتَّى“ کے کچھ اور استعمالات ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے (ان شاء اللہ)

ذخیرۃ الفاظ

أَذِنَ (س) = اجازت دینا	أَمَرَ (ن) = حکم دینا
بَرَحَ (س) = ٹٹا۔ ٹٹنا	فَرَعَ (ف) = کھٹکھٹانا
بَلَغَ (ن) = پہنچنا	ذَبَحَ (ف) = ذبح کرنا
حَزَنَ (ن) = غمگین کرنا	حَزَنَ (س) = غمگین ہونا
لَعَقَ (س) = چاٹنا	نَفَعَ (ف) = فائدہ دینا
مَخَذَ = بزرگی	أَعُوذُ = میں پناہ مانگتا ہوں

مشق نمبر ۴۱ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

(۱) لَنْ يَكْتُبَ (۲) اَنْ يَضْرِبَ (۳) لِيَفْهَمَ

مشق نمبر ۴۱ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر ۵ تا ۷ من القرآن میں)

(۱) لَنْ يَبْلُغَ الْمَخَذَ حَتَّى تَلْعَقَ الصَّبْرَ

(۲) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبْنَ كَيْ يَنْفَعَكَ

(۳) كَانَ سَعِيدٌ يَفْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا

(۴) أَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ

(من القرآن)

(۵) قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً

(۶) أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ

(۷) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

عربی میں ترجمہ کریں :

- (۱) میں آج ہرگز قہوہ نہیں پیوں گی۔
- (۲) اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ (سب) اس کی عبادت کریں۔
- (۳) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں۔
- (۴) وہ دونوں ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔
- (۵) تم دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے تو اس نے تمہارے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ تم غمگین نہ ہو۔

مضارع مجزوم

۱: ۴۳ گزشتہ سبق میں ہم بعض ایسے حروفِ عاملہ کا مطالعہ کر چکے ہیں جو مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے بعض ایسے ”عوامل“ کا مطالعہ کرنا ہے جو مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ایسے حروف و اسماء کو ”جَوَازِم مضارع“ کہتے ہیں جو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صرف ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

۲: ۴۳ صرف ایک فعل کو جزم دینے والے حروف بھی نواصب کی طرح اصلاً تو چار ہی ہیں۔ یعنی (۱) لَمْ (۲) لَمْآ (۳) لَیْجسے ”لام امر“ کہتے ہیں) اور (۴) لَا جسے ”لَا ئیٰ نہی“ کہتے ہیں۔ جبکہ دو فعلوں کو جزم دینے والا اہم ترین حرف جازم تو ”اِنْ“ (اگر) شرطیہ ہے البتہ بعض اسماء استفہام مثلاً مَنْ، مَا، مَنی، اَیْنَ، اَیَّانْ، اَیْ وغیرہ بھی مضارع کے دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔ اور اس وقت ان کو بھی ”اَسْمَاءُ الشَّرْطِ“ کہتے ہیں۔ یہ سب جملہ شرطیہ میں استعمال ہوتے ہیں اور شرط اور جواب شرط میں آنے والے دونوں مضارع افعال کو جزم دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم ایک فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف جازمہ میں سے صرف پہلے دو یعنی لَمْ اور لَمْآ کے استعمال اور معنی کی بات کریں گے۔ باقی دو حروف یعنی لام امر اور لائے نہی پر ان شاء اللہ فعل امر اور فعل نہی کے اسباق میں بات ہوگی۔

۳: ۴۳ کسی فعل مضارع پر جب ”لَمْ“ داخل ہوتا ہے تو وہ بھی اعرابی اور معنوی دونوں تبدیلیاں لاتا ہے۔ اعرابی تبدیلی یہ آتی ہے کہ مضارع مجزوم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) والے صیغوں میں علامت سکون (جزم) لگ جاتی ہے۔ اور نون النسوہ کے علاوہ باقی صیغوں میں ”نون اعرابی“ مگر جاتا ہے۔

۴۳ : حرف ناصب لن کی طرح حرف جازم لم کے بھی الگ کوئی معنی نہیں ہیں مگر جب یہ (لم) مضارع پر داخل ہوتا ہے تو لن ہی کی مانند دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ اولاً یہ کہ مضارع میں زور دار نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ مضارع کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لم یفعل (اس نے کیا ہی نہیں)۔ ماضی کے شروع میں ”ما“ لگانے سے بھی ماضی منفی ہو جاتا ہے جیسے ما فعلن (اس نے نہیں کیا)۔ مگر ”لم“ میں زور اور تاکید کے ساتھ نفی کا مفہوم ہوتا ہے۔ جسے ہم اردو میں ”ہی“ اور ”بالکل“ کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں یعنی لم یفعل کا درست ترجمہ ہوگا ”اس نے کیا ہی نہیں“ یا ”اس نے بالکل نہیں کیا“۔ اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع مجزوم کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔

مضارع مجزوم	مضارع مرفوع
لم یفعل (اس ایک مرد نے کیا ہی نہیں)	یفعل (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لم یفعلان	یفعلان
لم یفعلوا	یفعلون

لم یفعل (اس ایک عورت نے کیا ہی نہیں)	تفعل (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لم تفعلان	تفعلان
لم تفعلن	تفعلن

لم تفعل (تو ایک مرد نے کیا ہی نہیں)	تفعل (تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لم تفعلان	تفعلان
لم تفعلوا	تفعلون

مضارع مرفوع	مضارع مجزوم
تَفْعَلِينَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کر گی)	لَمْ تَفْعَلِي (تو ایک عورت نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
أَفْعَلْ (میں کرتا ہوں یا کروں گا)	لَمْ أَفْعَلْ (میں نے کیا ہی نہیں)
نَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ

۵ : ۴۳ امید ہے کہ مذکورہ بالا گردانوں کے تقابل سے آپ نے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کر لی ہوں گی۔

(۱) جن صیغوں میں مضارع کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہے وہاں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے لام کلمہ پر علامت سکون آگئی۔

(۲) جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتے ہیں ان سب میں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر گئے۔

(۳) جمع مذکر غائب اور مخاطب کے صیغوں سے جب نون اعرابی گر تو اس کی آخری واؤ (واو الجمع) کے بعد حسب قاعدہ ایک الف کا اضافہ کر دیا گیا جو پڑھا نہیں جاتا۔

(۴) جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دونوں صیغوں میں ”نون النسوة“ نے کوئی تبدیلی قبول نہیں کی۔

۶ : ۴۳ دوسرا حرف جازم ”لَمَّا“ ہے۔ بحیثیت جازم اس کا ترجمہ ”ابھی تک نہیں.....“ کر سکتے ہیں۔ (خیال رہے لَمَّا کے کچھ اور معنی بھی ہیں جو ان شاء اللہ ہم آگے چل کر پڑھیں گے)۔ مضارع پر جب لَمَّا داخل ہوتا ہے تو اس میں معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ ماضی کے ساتھ ”ابھی تک نہیں“ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً

لَمَّا يَفْعَلْ (اس ایک مزدے ابھی تک نہیں کیا)۔

۷ : ۳۳ دو فعلوں کو جزم دینے والے حروف و اسماء میں سے ہم یہاں صرف اہم ترین حرف ”اِنْ“ (اگر) شرطیہ کا ذکر کریں گے۔ باقی کے استعمال آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ تاہم اگر آپ نے اِنْ کا استعمال سمجھ لیا تو باقی حروف و اسماء شرط کا استعمال سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔

۸ : ۳۳ اِنْ (اگر) بلحاظ عمل جازم مضارع ہے اور بلحاظ معنی حرف شرط ہے۔ جس جملہ میں اِنْ آئے وہ جملہ شرطیہ ہوتا ہے جس کا پہلا حصہ ”بیان شرط“ یا صرف ”شرط“ کہلاتا ہے۔ اس کے بعد لازماً ایک اور جملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے ”جواب شرط“ یا ”جزاء“ کہتے ہیں۔ مثلاً ”اگر تو مجھے مارے گا — تو میں تجھے ماروں گا“۔ اس میں پہلا حصہ ”اگر تو مجھے مارے گا“ شرط ہے اور دوسرا حصہ ”تو میں تجھے ماروں گا“ جواب شرط یا جزاء ہے۔ اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی اِنْ سے بیان کرنی ہو تو شرط والے مضارع سے پہلے اِنْ لگے گا اور مضارع مجزوم ہوگا اور جواب شرط والا فعل مضارع خود بخود مجزوم ہو جائے گا۔ (یہی صورت تمام حروف شرط اور اسماء شرط میں بھی ہوگی) اس قاعدہ کی روشنی میں اب آپ مذکورہ جملہ ”اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا“ کا عربی میں ترجمہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ یعنی اِنْ تَضْرِبْنِي اَضْرِبْكَ۔

۹ : ۳۳ اِنْ فعل ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن — فعل ماضی کے جزی ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی اعرابی تغیر نہیں ہوتا۔ البتہ اِنْ کی وجہ سے معنوی تبدیلی یہ آتی ہے کہ ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ شرط کا تعلق تو مستقبل سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْ قَوَّاتٌ فَهِنَتْ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

ذخیرہ الفاظ

بَدَل (ن) = خرچ کرنا	كَسَل (س) = سستی کرنا
نَدِم (س) = شرمندہ ہونا	نَظَر (ن) = دیکھنا
طَلَعَ (ن) = طلوع ہونا	جُهِدَ = کوشش، محنت

مشق نمبر ۴۲ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) لَمْ يَفْهَمُوا (۲) لَمَّا يَكْتُوبُ (۳) اِنْ يَضْرِبُ

مشق نمبر ۴۲ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) اِنْ لَمْ يَبْذُلْ جُهِدًا لَّنْ تَنْجَحْ - (۲) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ -

(۳) اِنْ تَذْهَبْ اِلَى حَدِيقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرُ عَجَائِبَ خَلَقِ اللّٰهِ -

— مِنَ الْقُرْآنِ —

(۴) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ - (۵) فَعَلِمَ مَا لَمْ يَعْلَمُوا -

(۶) اَلَمْ يَعْلَمِ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - (۷) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ -

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

(۲) ہم نے قہر بالکل نہیں پایا اور ہم اسے ہرگز نہیں جیتیں گے۔

(۳) سورج اب تک طلوع نہیں ہوا۔

(۴) کیا ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ غفور، رحیم ہے۔

فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب

۱ : ۴۴ اس کتاب کے حصہ اول کے سبق نمبر ۱۲ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو حرف ”اِنَّ“ کا استعمال ہوتا ہے۔ اب اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ کسی فعل مضارع میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہوگا۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے ہم تھوڑا سا مختلف انداز اختیار کریں گے تاکہ بات پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ پھر ہم آپ کو بتائیں گے کہ یہ عام طور پر کس طرح استعمال ہوتا ہے۔

۲ : ۴۴ دیکھیں یَفْعَلُ کے معنی ہیں ”وہ کرتا ہے یا کرے گا“ اب اگر اس میں تاکید کے معنی پیدا کرنا ہوں تو اس کے لام کلمہ کو فتح (زبر) دے کر ایک نون ساکن (جسے ”نون خفیفہ“ کہتے ہیں) بڑھا دیں گے۔ اس طرح یَفْعَلُنَّ کے معنی ہو جائیں گے ”وہ ضرور کرے گا“۔ اب اگر دوہری تاکید کرنی ہو تو نون ساکن کے بجائے نون مشدود (جسے ”نون ثقیلہ“ کہتے ہیں) بڑھائیں گے۔ اس طرح یَفْعَلُنَّ کے معنی ہوں گے ”وہ ضرور ہی کرے گا“۔ اب اگر اس پر بھی مزید تاکید مقصود ہو تو مضارع سے قبل لام تاکید ”لَ“ کا اضافہ کر دیں تو یہ لَيَفْعَلُنَّ ہو جائے گا یعنی ”وہ لازماً کرے گا“۔

۳ : ۴۴ وضاحت کے لئے مذکورہ بالا ترتیب اختیار کرنے سے دراصل یہ بات ذہن نشین کرانا مقصود تھا کہ فعل مضارع پر جب شروع میں لام تاکید اور آخر پر نون ثقیلہ لگا ہوا ہو تو یہ انتہائی تاکید کا اسلوب ہے۔ ورنہ نون خفیفہ اور ثقیلہ دونوں عام طور پر لام تاکید کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ نون ثقیلہ یعنی لَيَفْعَلُنَّ کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے جبکہ نون خفیفہ یعنی یَفْعَلُنَّ کا استعمال کافی کم ہے اور دونوں سے ایک جیسی ہی تاکید ہوتی ہے۔

۴ : ۴۴ ایک اہم بات یہ نوٹ کر لیں کہ نون خفیفہ اور ثقیلہ کے بغیر اگر صرف

(۱) لام تاکید مضارع پر آئے تو اس کی وجہ سے نہ تو مضارع میں اعرابی تبدیلی آتی ہے اور نہ ہی تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مضارع زمانہ حال کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ یعنی لَيَفْعَلُ کے معنی ہوں گے ”وہ کر رہا ہے“۔

۵ : ۴۴ لام تاکید اور نون خفیفہ یا ثقیلہ لگنے سے فعل مضارع کے صرف پہلے صیغہ میں ہی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اس کی پوری گردان پر اثر پڑتا ہے۔ اب ہم ذیل میں لام تاکید اور نون ثقیلہ کے ساتھ مضارع کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلی کو نوٹ کر لیں۔ اس کی وضاحت کے لئے پہلے کالم میں سادہ مضارع دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں وہ شکل دی گئی ہے جو بظاہر تبدیلی کے بغیر ہونی چاہئے تھی۔ تیسرے کالم میں وہ شکل دی گئی ہے جو تبدیلی کی وجہ سے مستعمل ہے اور آخری کالم میں ہونے والی تبدیلی کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱	۲	۳	۴
يَفْعَلُ	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح (زبر والا) ہو گیا۔
يَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلَانِ	نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ کسور (زبر والا) ہو گیا
يَفْعَلُونَ	لَيَفْعَلُونَ	لَيَفْعَلُونَ	واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	یہاں بھی نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ کسور ہو گیا
يَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَ	یہاں نون النسوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لئے ایک الف کا اضافہ کیا گیا اور نون ثقیلہ کسور ہو گیا۔
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ کسور ہو گیا
تَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُونَ	واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔

تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	یہاں ی اور نون اعرابی گر گئے۔
تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا
تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	نون النسوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لئے ایک الف کا اضافہ کیا گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہو گیا
أَفْعَلْ	لَا فَعْلَ	لَا فَعْلَ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا
تَفَعَّلْ	تَفَعَّلْ	تَفَعَّلْ	لام کلمہ مفتوح ہو گیا

۶ : ۴۴ نون ثقیلہ قرآن مجید میں کافی استعمال ہوا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس کے واحد اور جمع کے صیغوں میں فرق اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ دیکھیں لَفَعْلَنْ میں لام کلمہ کی فتح (زیر) بتا رہی ہے کہ مذکر غائب میں یہ واحد کا صیغہ ہے۔ جبکہ لَفَعْلَنْ میں لام کلمہ کی ضمہ (پیش) بتا رہی ہے کہ مذکر غائب میں یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اسی طرح آپ تَفَعَّلَنْ میں لام کلمہ کی فتح (زیر) سے پہچانیں گے کہ یہ مؤنث غائب یا مذکر مخاطب میں واحد کا صیغہ ہے۔ جبکہ تَفَعَّلَنْ میں لام کلمہ کی ضمہ (پیش) سے پہچانیں گے کہ یہ مذکر مخاطب میں جمع کا صیغہ ہے۔ لیکن متکلم کے واحد اور جمع دونوں صیغوں میں لام کلمہ پر فتح (زیر) رہتی ہے، کیونکہ ان میں علامت مضارع سے تمیز ہو جاتی ہے یعنی لَا فَعْلَنْ (واحد) اور تَفَعَّلَنْ (جمع)۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر لام کلمہ پر کسرہ (زیر) ہو تو وہ واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ ہو گا۔

۷ : ۴۴ نون خفیفہ کی گردان نسبتاً آسان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لام تاکید اور نون خفیفہ کے ساتھ مضارع کے تمام صیغے استعمال نہیں ہوتے۔ ذیل میں ہم اس کی گردان دے رہے ہیں۔ جو صیغے استعمال نہیں ہوتے ان کے آگے کرا (x) لگا دیا گیا ہے۔ اس میں بھی کالم کی ترتیب دہی ہے جو ثقیلہ کی گردان میں ہے۔

۴	۳	۲	۱
لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔	لَيَفْعَلُنْ	لَيَفْعَلُنْ	يَفْعَلُ
x	x	x	يَفْعَلَانِ
واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔	لَيَفْعَلُنْ	لَيَفْعَلُونْ	يَفْعَلُونَ
لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔	لَتَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلُنْ	تَفْعَلُ
x	x	x	تَفْعَلَانِ
x	x	x	تَفْعَلُونَ
لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔	لَتَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلُنْ	تَفْعَلُ
x	x	x	تَفْعَلَانِ
واو الجمع اور نون اعرابی گر گئے۔	لَتَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلُونْ	تَفْعَلُونَ
”ی“ اور نون اعرابی گر گئے۔	لَتَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلَيْنْ	تَفْعَلَيْنِ
x	x	x	تَفْعَلَانِ
x	x	x	تَفْعَلُونَ
لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔	لَاَفْعَلُنْ	لَاَفْعَلُنْ	اَفْعَلُ
لام کلمہ مفتوح ہو گیا۔	لَتَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلُنْ	تَفْعَلُ

۸ : ۴۴ نوٹ کر لیں کہ قرآن مجید کی خاص املاء میں نون خفیفہ کے نون ساکن کو عموماً تینوں سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے لَيَكُونُنْ کی بجائے لَيَكُونُوا (وہ ضرور ہوگا) اور لَتَسْفَعُنْ کی بجائے لَتَسْفَعُوا (ہم ضرور گھسیٹیں گے) وغیرہ۔

مشق نمبر ۴۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے نون ثقلیہ کی گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

۱۔ ذَخَلَ (ن) = داخل ہونا۔ ۲۔ حَمَلَ (ض) = اٹھانا۔ ۳۔ رَفَعَ (ف) = بلند کرنا

مشق نمبر ۴۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کا پہلے مادہ اور صیغہ بتائیں اور پھر ترجمہ کریں :

- (i) لَاكُتِبَنَّ (ii) لَتَذْهَبَنَّ (iii) لَتَحْضُرَنَّ (iv) لَيَسْمَعَنَّ (v) لَيَنْصُرَنَّ
(vi) لَتَحْمِلَنَّ (vii) لَتَحْمِلَنَّ (viii) لَتَدْخُلَنَّ (ix) لَتَرْفَعَنَّ (x) لَتَرْفَعَنَّ۔

مشق نمبر ۴۳ (ج)

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) لَاكُتِبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا إِلَى مُعَلِّمِي۔ (۲) لَتَذْهَبَنَّ غَدًا إِلَى الْحَدِيقَةِ۔

———— (مِنَ الْقُرْآنِ) ————

- (۳) لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ۔

- (۴) لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

- (۵) فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ۔

- (۶) وَلْيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَنْفَالًا مَعَ أَنْفَالِهِمْ۔

فعل امر حاضر

۱: ۴۵ اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع کے استعمال کے متعلق کچھ قواعد سیکھے ہیں۔ اب ہمیں فعل امر سیکھنا ہے۔ جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل امر کہتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”تم یہ کرو“۔ اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو حاضر یعنی سامنے موجود ہے۔ یا ہم کہتے ہیں ”اسے چاہئے کہ وہ یہ کرے“۔ اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو غائب ہے یعنی سامنے موجود نہیں ہے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ”مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں یہ کروں“۔ اس میں خود متکلم کے لئے ایک طرح سے حکم ہے۔ اب اس سبق میں ہم پہلے صیغہ حاضر سے فعل امر بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔

۲: ۴۵ فعل امر کے ضمن میں ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ یہ ہمیشہ فعل مضارع میں کچھ تبدیلیاں کر کے بنایا جاتا ہے۔ اب امر حاضر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوں گے :

- (۱) صیغہ حاضر کی علامت مضارع (ت) ہٹا دیں۔
 - (۲) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آئے گا۔ اسے پڑھنے کے لئے اس سے پہلے ایک ہمزہ الوصل لگا دیں۔
 - (۳) مضارع کے عین کلمہ پر اگر ضمہ (پیش) ہے تو ہمزہ الوصل پر بھی ضمہ (پیش) لگا دیں اور اگر مضارع کے عین کلمہ پر فتح (زیر) یا کسرہ (زیر) ہے تو ہمزہ الوصل کو کسرہ (زیر) دیں۔
 - (۴) مضارع کے لام کلمے کو مجزوم کر دیں۔
- مندرجہ بالا چار قواعد کی روشنی میں تَنْصُرُ سے فعل امر اَنْصُرُ (تو مدد کر)

تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (توجا) اور تَضْرِبُ سے اضْرِبْ (تومار) ہو جائے گا۔
۳ : ۴۵۔ ظاہر ہے کہ فعل امر حاضری گردان کے کل صیغے چھ ہی ہوں گے۔ امر
 حاضری مکمل گردان درج ذیل ہے :

واحد	تثنیہ	جمع
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا
تو ایک (مرد) کو	تم دو (مرد) کو	تہ سب (مرد) کو
فَعِلْنِ	فَعَلَا	فَعَلْنَ
تو ایک (عورت) کو	تم دو (عورتیں) کو	تہ سب (عورتیں) کو

۳ : ۴۵ اس بات کو یاد رکھیں کہ فعل امر کا ابتدائی الف چونکہ ہمزة الوصل ہوتا ہے اس لئے ما قبل سے ملا کر پڑھتے وقت یہ تلفظ میں گر جاتا ہے جبکہ تحریر آمو جو درہتا ہے۔ مثلاً اَنْضُرْ سے وَاَنْضُرْ اور اضْرِبْ سے وَاَضْرِبْ وغیرہ۔

ذخیرۃ الفاظ

تَعَالَ = تو (ایک مرد) آ	هُنَاكَ = وہاں
قَرَأَ (ف) = پڑھنا	هَهُنَا = یہاں
جَعَلَ (ف) = بنانا	رَزَقَ (ن) = عطا کرنا دینا
قَسَتْ (ن) = عبادت کرنا	سَجَدَ (ن) = سجدہ کرنا
رَكَعَ (ف) = رکوع کرنا	نَظَرُوا (ن) = دیکھنا

مشق نمبر ۴۴ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر حاضر کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

۱- عَبْدَ (ن) = عبادت کرنا ۲- شَرِبَ (س) = پینا ۳- جَعَلَ (ف) = بنانا

مشق نمبر ۴۴ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) تَعَالِ يَا مُحَمَّدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ-

(۲) يَا أَحْمَدُ! اقْرَأْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ لِأَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ-

———— (مِنَ الْقُرْآنِ) ————

(۳) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ-

(۴) رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ-

(۵) يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ-

مشق نمبر ۴۴ (ج)

مذکورہ بالا جملوں کے درج ذیل الفاظ کی اعرابی حالت بیان کریں نیز اس کی وجہ

بھی بتائیں۔

(۱) وَاجْلِسْ (۲) فَاشْرَبِ (۳) الْقَهْوَةَ (۴) اقْرَأْ (۵) لِأَسْمَعَ (۶) قِرَاءَتَكَ

(۷) بَلَدًا آمِنًا (۸) وَارْزُقْ (۹) وَاسْجُدِي (۱۰) الرَّاكِعِينَ

فعل امر غائب و متکلم

۴۶: ۱ صیغہ غائب اور متکلم میں جو فعل امر بنتا ہے اسے ”امر غائب“ کہتے ہیں۔ عربی گرامر میں صیغہ متکلم کے ”امر“ کو امر غائب میں اس لئے شمار کیا جاتا ہے کہ دونوں (امر غائب یا متکلم) کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۴۶: ۲ پیرا گراف ۲: ۴۳ میں ہم نے کہا تھا کہ مضارع کو جزم دینے والے حروف ”لام امر“ اور ”لای نہی“ پر آگے بات ہوگی۔ اب یہاں نوٹ کیجئے کہ ”امر غائب“ اسی لام امر (ل) سے بنتا ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ ”چاہئے کہ“ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ غائب اور متکلم کے شروع میں (علامت مضارع گرائے بغیر) لام امر (ل) لگا دیں اور مضارع کا لام کلمہ مجزوم کر دیں۔ جیسے یَنْصُرُوْا (وہ مدد کرتا ہے) سے لَنْصُرُوْا (اسے چاہئے کہ مدد کرے)۔ امر غائب کی مکمل گردان (متکلم کے صیغوں کے ساتھ) درج ذیل ہے۔

لَيَفْعَلْ	لَيَفْعَلَا	لَيَفْعَلُوْا
اس (ایک مرد) کو چاہئے کہ کرے	ان (دو مردوں) کو چاہئے کہ کریں	ان (سب مردوں) کو چاہئے کہ کریں
لَتَفْعَلْ	لَتَفْعَلَا	لَتَفْعَلُنَّ
اس (ایک عورت) کو چاہئے کہ کرے	ان (دو عورتوں) کو چاہئے کہ کریں	ان (سب عورتوں) کو چاہئے کہ کریں
لَا فَعْلٌ	لَتَفْعَلْ	لَتَفْعَلْ
مجھے چاہئے کہ کروں	ہم (دو) کو چاہئے کہ کریں	ہم (سب) کو چاہئے کہ کریں

۴۶: ۳ اب تک آپ چار عدد ”لام“ پڑھ چکے ہیں (ایک عدد ”ل“ اور تین عدد ”ن“۔) یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اکٹھا جائزہ لے لیا جائے تاکہ ذہن میں

کوئی الجھن باقی نہ رہے۔

(۱) لام تاکید (ل) : زیادہ تر یہ مضارع پر نون خفیفہ اور ثقیلہ کے ساتھ آتا ہے۔ اور تاکید کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر سادہ مضارع پر آئے تو صرف اس کے مفہوم کو زمانہ حال کے ساتھ مخصوص کرتا ہے۔

(۲) حرف جار (ل) : یہ اسم پر آتا ہے اور اپنے بعد آنے والے اسم کو جردیتا ہے۔ اس کے معنی عموماً ”کے لئے“ ہوتے ہیں۔ جیسے لِمُسْلِمٍ (کسی مسلمان کے لئے)۔

(۳) لام کنی (ل) : یہ مضارع کو نصب دیتا ہے اور ”تاکہ“ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لِيَسْمَعْ (تاکہ وہ سنے)۔

(۴) لام امر (ل) : یہ مضارع کو مجزوم کرتا ہے اور ”چاہئے کہ“ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لِيَسْمَعْ (اسے چاہئے کہ وہ سنے)۔

۴۶ : ۴ فعل مضارع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہوتی ہے ان میں لام کنی اور لام امر کی پہچان آسان ہے جیسا کہ لِيَسْمَعْ اور لِيَسْمَعْ کی مثالوں میں آپ نے دیکھ لیا۔ لیکن باقی صیغوں میں مضارع منصوب اور مجزوم ہم شکل ہوتے ہیں جیسے لِيَسْمَعْ۔ اب یہ کیسے پہچانا جائے کہ اس پر لام کنی لگا ہے یا لام امر؟ اس ضمن میں نوٹ کر لیں کہ عموماً عبارت کے سیاق و سباق اور جملہ کے مفہوم سے ان دونوں کی پہچان مشکل نہیں ہوتی۔ البتہ اگر آپ لام کنی اور لام امر کے استعمال میں ایک اہم فرق ذہن نشین کر لیں تو انہیں پہچاننے میں آپ کو مزید آسانی ہو جائے گی۔

۴۶ : ۵ لام کنی اور لام امر میں وہ اہم فرق یہ ہے کہ لام امر سے پہلے اگر و یا ف آجائے تو لام امر ساکن ہو جاتا ہے جبکہ لام کنی ساکن نہیں ہوتا۔ مثلاً فَلْيَخْرُجْ (پس اس کو چاہئے کہ نکل جائے) وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)۔ یہ دراصل فَلْيَخْرُجْ اور وَلْيَكْتُبْ ہی تھا مگر شروع میں ف اور و نے آکر لام امر کو ساکن کر

دیا۔ جبکہ وَلَيْكُنْتُب کے معنی ہوں گے (اور تاکہ وہ لکھے)۔ نوٹ کریں کہ یہاں بھی شروع میں و آیا ہے لیکن اس نے لام کئی کو ساکن نہیں کیا۔ امید ہے کہ آپ لام امر اور لام کئی کے اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔

ذخیرۃ الفاظ

رَحِمَ (ص) = رحم کرنا	ظَلَّابٌ = طالب (علم) کی جمع
لَعِبَ (ص) = کھیلنا	شَرَحَ (ف) = کھولنا، واضح کرنا
شَهِدَ (س+ک) = گواہی دینا	رَكِبَ (ص) = سوار ہونا
جَهَدَ (ف) = محنت کرنا	صَحَّحَ (س) = ہٹانا

مشق نمبر ۳۵ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر قائب و متکلم کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) اَكَلْ (ن) = کھانا (۲) سَبَّخَ (ف) = تیرنا (۳) رَجَعَ (ض) = واپس آنا

مشق نمبر ۳۵ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ لِيَرْحَمَكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔

(۲) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا۔ (مِنَ الْقُرْآنِ)

(۳) لِيُشْرَحِ الْمُعَلِّمُ الدَّرْسَ لِيَفْهَمَ الطَّلَابُ۔

(۴) لِنُعْبُدُ رَبَّنَا وَلِنُحْمَدَهُ۔

(۵) لِنَشْهَدَ أَنَّ اللَّهَ رَبُّنَا لِنَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

(۶) فَلْيَنْصُرُوا الْمُسْلِمِينَ لِيَنْجَحُوا۔

(۷) فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا - (مِنَ الْقُرْآنِ)

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) ہمیں ان سب عورتوں کو چاہئے کہ وہ قرآن پڑھیں۔ (۲) ہمیں چاہئے کہ ہم عصر کے بعد کھلیں (۳) اسے چاہئے کہ وہ محنت کرے تاکہ وہ کامیاب ہو جائے۔ (۴) ہمیں چاہئے کہ ہم کم نہیں (۵) اور ان سب (مردوں) کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ان کا رب انہیں بخش دے۔

مشق نمبر ۳۵ (ج)

مذکورہ بالا جملوں کے درج ذیل افعال کا صیغہ، اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔

(۱) اِرْخُمُوا (۲) لِيَرْحَمَ (۳) فَلْيَضْحَكُوا (۴) لِيُشْرِحَ (۵) لِيَفْهَمَ
(۶) لِيَتَعَبَّدَ (۷) لِيَنْدَخُلَ (۸) فَلْيَنْصُرُوا (۹) لِيَنْجَحُوا

فعل امر مجہول

۱: ۴۷ اب تک ہم نے فعل امر کے جو صیغے سیکھے ہیں وہ فعل امر معروف کے تھے۔ اب ہم فعل امر مجہول بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ لیکن آئیے اس سے پہلے اردو جملوں کی مدد سے ہم فعل امر معروف اور مجہول کے مفہوم کو ذہن نشین کر لیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”محمود کو چاہئے کہ وہ دوا پئے“۔ یہ صیغہ غائب میں امر معروف ہے۔ لیکن اگر ہم کہیں ”چاہئے کہ دوا پی جائے“ تو یہ صیغہ غائب میں امر مجہول ہے۔ اسی طرح ”تم مارو“ یہ صیغہ حاضر میں امر معروف ہے۔ اور ”چاہئے کہ تم مارے جاؤ“ یہ صیغہ حاضر میں امر مجہول ہے۔

۲: ۴۷ اب ہمیں یہ سیکھنا ہے کہ عربی میں امر مجہول کا مفہوم پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ نوٹ کریں کہ گزشتہ اسباق میں امر معروف بنانے کے لئے ہم نے مضارع معروف میں کچھ تبدیلی کی تھی۔ اسی طرح امر مجہول بنانے کے لئے جو بھی تبدیلی ہوگی وہ مضارع مجہول میں ہوگی۔ یعنی امر معروف مضارع معروف سے اور امر مجہول مضارع مجہول سے بنتا ہے۔

۳: ۴۷ دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ امر معروف بناتے وقت صیغہ حاضر اور صیغہ غائب و متکلم و دونوں کا طریقہ علیحدہ علیحدہ تھا۔ یعنی صیغہ حاضر میں علامت مضارع (ت) گر کر اور ہمزۃ الوصل لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے تھے جبکہ صیغہ غائب و متکلم میں علامت مضارع کو برقرار رکھتے ہوئے اس سے قبل لام امر لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے تھے۔ لیکن امر مجہول بنانے کے لئے ایسا کوئی فرق نہیں ہوتا اور مضارع مجہول کے تمام صیغوں سے امر مجہول بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۴: ۴۷ امر مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع مجہول میں علامت مضارع سے قبل لام امر لگادیں اور فعل مضارع کو مجزوم کر دیں۔ مثلاً یُشْرَبُ (وہ پیا جاتا ہے یا پیا جائے گا) سے لَیْشْرَبُ (چاہئے کہ وہ پیا جائے) وغیرہ۔ ذیل میں امر معروف

اور امر مجہول کی مکمل گردان آنے سامنے دی جا رہی ہے تاکہ آپ دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ (خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں امر معروف اور امر مجہول کے فرق کو ذہن نشین کر لیں)۔

امر معروف	امر مجہول
لِضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارے)	لِضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارا جائے)
لِضْرِبَا	لِضْرِبَا
لِضْرِبُوَا	لِضْرِبُوَا
لِضْرِبْ	لِضْرِبْ
لِضْرِبَا	لِضْرِبَا
لِضْرِبْنِ	لِضْرِبْنِ
اِضْرِبْ (تو مار)	لِضْرِبْ (چاہئے کہ تو مارا جائے)
اِضْرِبَا	لِضْرِبَا
اِضْرِبُوَا	لِضْرِبُوَا
اِضْرِبِیْ	لِضْرِبِیْ
اِضْرِبَا	لِضْرِبَا
اِضْرِبْنِ	لِضْرِبْنِ
لَا اِضْرِبْ	لَا اِضْرِبْ
لِضْرِبْ	لِضْرِبْ

مذکر غائب

مؤنث غائب

مذکر مخاطب

مؤنث مخاطب

مکمل

مشق نمبر ۴۶

فعل رَجَمَ (س) سے امر معروف اور مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

فعل نہی

۱: ۳۸ اب ہمیں عربی میں فعل نہی بنانے کا طریقہ سمجھنا ہے لیکن اس سے پہلے لفظ ”نہی“ اور اردو میں مستعمل لفظ ”نہیں“ کا فرق سمجھ لیں۔ اردو میں لفظ ”نہیں“ میں کسی کام کے نہ ہونے یعنی Negative کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ”حامد نے خط نہیں لکھا“ اس کے لئے ”نہی“ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور ایسے فعل کو ”فعل منفی“ کہتے ہیں۔ جبکہ ”نہی“ میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے یعنی اس کام سے روکنے کے حکم کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ”حامد کو چاہئے کہ وہ خط نہ لکھے“ یا ”تم خط مت لکھو“ اس کے لئے ”فعل نہی“ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

۲: ۳۸ عربی میں فعل نہی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے فعل مضارع سے قبل لائے نہی ”لَا“ کا اضافہ کر کے مضارع کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ مثلاً تَكْتُبُ کے معنی ہیں ”تو لکھتا ہے۔“ لَا تَكْتُبُ کے معنی ہو گئے ”تو مت لکھ۔“ اسی طرح يَكْتُبُ کے معنی ہیں ”وہ لکھتا ہے“ لَا يَكْتُبُ کے معنی ہو گئے ”چاہئے کہ وہ مت لکھے۔“

۳: ۳۸ لفظ ”لَا“ کے استعمال کے سلسلہ میں یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فعل مضارع میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی عام طور پر ”لَا“ کا استعمال ہوتا ہے جسے لائے نفی کہتے ہیں اور یہ غیر عامل ہوتا ہے یعنی جب مضارع پر لائے نفی داخل ہوتا ہے تو مضارع میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں لاتا صرف اس فعل میں نفی کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ مثلاً تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے) سے لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے)۔ اس کے برعکس لائے نہی عامل ہے اور وہ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔ مثلاً لَا تَكْتُبُ (تو مت لکھ) یا لَا تَكْتُبُوا (تم لوگ مت لکھو)۔

۴: ۳۸ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فعل امر اور فعل نہی دونوں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اضْرِبْ (تو مار) سے اِضْرِبْ یا اِضْرِبَنَّ

(تو ضرور مار) لَا تَضْرِبْ (تو مت مار) سے لَا تَضْرِبْ يَٰ لَا تَضْرِبْ (تو ہرگز مت مار) وغیرہ۔

مشق نمبر ۷۴ (الف)

فعل کَتَبَ (ن) سے فعل نہی معروف کی گردان ہر صیغہ معنی کے ساتھ لکھیں۔

مشق نمبر ۷۴ (ب)

قرآن مجید کی آیات سے لئے گئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

- (۱) لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ۔
- (۲) لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔ (۳) لَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ۔
- (۴) اِذْهَبْ بِكِتَابِي هَذَا۔ (۵) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ۔
- (۶) لَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ۔
- (۷) يَٰ أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُظْمِنَةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ۔
- (۸) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ۔
- (۹) إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا۔
- (۱۰) وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ يَدًا كَرِهَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) تم دونوں یہاں نہ کھیلو بلکہ میدان میں کھیلو تاکہ ہم پڑھ سکیں۔
- (۲) اے دربان! دروازہ کھول تاکہ ہم سکول میں داخل ہو سکیں۔
- (۳) تو سبق اچھی طرح یاد کر لے تاکہ تو کل شرمندہ نہ ہو۔
- (۴) تم لوگ کھیلومت بلکہ اپنا سبق یاد کرو۔
- (۵) ان سب کو چاہئے کہ وہ قرآن پڑھیں اور اس کو یاد کریں۔

ثلاثی مزید فیہ

(تعارف اور ابواب)

۱ : ۴۹ سبق نمبر ۳۸ میں ہم نے ثلاثی مجرد کے چھ ابواب پڑھے تھے۔ یعنی باب فَتْح، باب ضَرْبٍ وغیرہ۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ کے کچھ ابواب کا مطالعہ کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ ”ثلاثی مجرد“ اور ”ثلاثی مزید فیہ“ کی اصطلاحات کا مفہوم اپنے ذہن میں واضح کر لیں۔

۲ : ۴۹ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حرفی مادہ کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی حروف میں کسی مزید حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو جبکہ فعل ثلاثی مزید فیہ سے مراد تین حرفی مادہ کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی تین حروف کے ساتھ کسی حرف یا کچھ حروف کا اضافہ کیا گیا ہو۔ یہ اضافہ فعل ماضی کے پہلے صیغے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ کسی فعل ثلاثی مجرد کے ماضی کا پہلا صیغہ ہی وہ لفظ ہے جس میں مادہ کے اصلی تین حروف موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ ثلاثی مزید فیہ کے فعل ماضی کے پہلے صیغے میں حروف اصلی یعنی ف ع ل کے ساتھ اضافہ شدہ حروف صاف پہچانے جاتے ہیں۔

۳ : ۴۹ ہم نے ”ماضی کے پہلے صیغے“ کی بات بار بار اس لئے کی ہے کہ آپ یہ اچھی طرح جان لیں کہ فعل ماضی، مضارع وغیرہ کی گردان کے مختلف صیغوں میں لام کلمہ کے بعد جن بعض حروف کا اضافہ ہوتا ہے ان کی وجہ سے فعل کو ”مزید فیہ“ قرار نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ یہ اضافہ دراصل صیغوں کی علامت ہوتا ہے اور یہ ”مجرد“ اور ”مزید فیہ“ دونوں کی گردانوں میں ایک جیسا ہوتا ہے۔ آگے چل کر آپ خود بھی اس کا مشاہدہ کر لیں گے (ان شاء اللہ)۔ فی الحال آپ یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ فعل ”مجرد“ یا ”مزید فیہ“ کی پہچان اُس کے ماضی کے پہلے صیغے سے

ہوتی ہے۔

۴۹ : ۴ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو ”قا“ کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا ”فا“ اور ”عین“ کلمہ کے درمیان ہوتا ہے اور یہ اضافہ کبھی ایک حرف کا ہوتا ہے، کبھی دو حروف کا اور کبھی تین حروف کا۔ ان تبدیلیوں سے ثلاثی مزید فیہ کے بہت سے نئے ابواب بنتے ہیں۔ لیکن زیادہ استعمال ہونے والے ابواب صرف آٹھ ہیں۔ اس لئے ہم اپنے موجودہ اسباق کو انہی آٹھ ابواب تک محدود رکھیں گے۔

۴۹ : ۵ ایک مادہ ثلاثی مجرد سے جب مزید فیہ میں آتا ہے تو اس کے مفہوم میں بھی کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ اس معنوی تبدیلی پر ان شاء اللہ اگلے سبق میں کچھ بات کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ مزید فیہ کے آٹھوں ابواب کے ماضی، مضارع اور مصدر کے درج ذیل اوزان آپ اپنے قلم کو یاد کرادیں کیونکہ اس کے بعد ہی ان کی خصوصیات اور معنوی تبدیلی کے متعلق کوئی بات کرنا ممکن ہوگی۔

نمبر	ماضی	مضارع	مصدر (باب کا نام)
۱	افْعَلْ	يَفْعَلُ	إِفْعَالٌ
۲	فَعَلَ	يُفَعِّلُ	تَفْعِيلٌ
۳	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعَلَةٌ
۴	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعُّلٌ
۵	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعُلٌ
۶	إِفْعَلْ	يُفَعِّلُ	إِفْعَالٌ
۷	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	إِنْفِعَالٌ
۸	اسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	اسْتِفْعَالٌ

۶ : ۴۹ امید ہے آپ نے مذکورہ بالا جدول میں یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ آٹھوں ابواب کے ماضی کے صیغوں میں ع کلمہ پر فتح (زیر) آئی ہے جبکہ مضارع کے صیغوں میں علامت مضارع اور ع کلمہ کی صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ :

(۱) پہلے تین ابواب (جن کا ماضی چار حرفی ہے) کے مضارع کے صیغوں یَفْعَلُ، یَفْعَلُ اور یَفْعَالُ کی علامت مضارع پر ضمہ (پیش) اور ع کلمہ پر کسرہ (زیر) آئی ہے۔

(۲) اس کے بعد کے دو ابواب (جو ”ت“ سے شروع ہوتے ہیں) کے مضارع کے صیغوں یَفْعَلُ اور یَفْعَالُ کی علامت مضارع اور ع کلمہ دونوں پر بھی فتح (زیر) آئی ہے۔

(۳) جبکہ آخری تین ابواب (جو همزة الوصل ”ا“ سے شروع ہوتے ہیں) کے مضارع کے صیغوں یَفْعَلُ، یَفْعَلُ اور یَسْتَفْعَلُ کی علامت مضارع پر فتح (زیر) برقرار رہتی ہے لیکن ع کلمہ کی کسرہ (زیر) واپس آ جاتی ہے۔

مذکورہ بالا تجزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ علامت مضارع پر ضمہ (پیش) صرف چار حرفی ماضی کے مضارع پر آتی ہے جبکہ ع کلمہ پر زیر صرف ”ت“ سے شروع ہونے والے ابواب کے مضارع پر آتی ہے۔ اس خلاصہ کو اگر آپ ذہن نشین کر لیں تو ان ابواب کے ماضی اور مضارع کے صیغوں کے اوزان یاد رکھنے میں آپ کو بہت سہولت ہوگی (ان شاء اللہ)۔

۷ : ۴۹ یہ اہم بات بھی نوٹ کر لیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی فعل خواہ کسی باب سے آئے یعنی اس کے ع کلمے پر خواہ کوئی حرکت ہو، جب وہ ثلاثی مزید فیہ میں آئے گا تو اس کے ع کلمے کی حرکت متعلقہ باب کے ماضی اور مضارع کے صیغوں کے وزن کے مطابق ہوگی۔ مثلاً ثلاثی مجرد میں سَمِعَ یَسْمَعُ آتا ہے لیکن یہی فعل جب باب الفعال میں آئے گا تو اس کا ماضی اور مضارع اِسْمَعْتُ یَسْمَعُ بنے گا۔ اسی طرح کَتَمَ یَكْتُمُ جب باب افعال میں آئے گا تو اس کا ماضی مضارع اَكْتَمَ یَكْتُمُ ہوگا۔

۸ : ۴۹ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مذکورہ بالا اوزان میں 'باب افعال' کے علاوہ 'جو وزن حمزہ سے شروع ہوتے ہیں' ان کا حمزہ دراصل حمزة الوصل ہوتا ہے۔ اس لئے پیچھے سے ملا کر پڑھتے وقت وہ تلفظ میں ساکت ہو جاتا ہے۔ مثلاً اِفْعَل سے وَافْعَلْ یا اِمْتَحَن سے وَامْتَحَن وغیرہ۔ جبکہ باب افعال کا حمزہ حمزة الوصل نہیں ہے۔ اسی لئے وہ پیچھے سے ملا کر پڑھتے وقت بھی بدستور قائم رہتا ہے۔ مثلاً اَفْعَل سے وَافْعَلْ یا اَحْسَن سے وَاحْسَن وغیرہ۔ اس طرح قائم رہنے والے حمزہ کو "حمزة القطع" کہتے ہیں۔

۹ : ۴۹ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ ثلاثی مجرد میں فعل سے مصدر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے یعنی کوئی مقررہ وزن نہیں ہے۔ بس اہل زبان سے سن کر یاد کشتری میں دیکھ کر ان کا مصدر معلوم کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس مزید فیہ کے ہر صیغہ ماضی اور مضارع کے مقرر کردہ وزن کی طرح اس کے مصدر کا بھی ایک مقررہ وزن ہے اور مصدر کا یہ وزن باب کا نام بھی ہوتا ہے۔

۱۰ : ۴۹ مصدر کے جو اوزان بطور "باب کا نام" دیئے گئے ہیں ان میں یہ اضافہ کر لیجئے کہ درج ذیل دو ابواب کا مصدر دو طرح سے آتا ہے یعنی ایک اور وزن پر بھی آتا ہے۔ تاہم باب کا نام یہی رہتا ہے جو اوپر جدول میں لکھا گیا ہے۔ مصدروں کے متبادل اوزان یہ ہیں :

(۱) باب تَفْعِيل کا مصدر تَفْعِلَة کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے ذَكَرَ يَذْكُرُ (یاد دلانا) سے مصدر تَذَكُّر بھی ہے اور تَذَكُّوۃ بھی ہے۔ مگر جَوَّبَ يُجَوِّبُ (آزمانا) کا مصدر تَجَوُّبٌ تو شاذ ہی ہوتا ہے، عموماً تَجَوُّبٌ ہی استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح باب مُفَاعَلَة کا مصدر اَكْثَرُ فَعَالٍ کے وزن پر بھی آتا ہے مثلاً جَاهَدَ يُجَاهِدُ (جہاد کرنا) کا مصدر مُجَاهَدَة بھی ہے اور جِهَادٌ بھی۔ مگر قَابِلٌ يُقَابِلُ (آمنے سامنے ہونا، مقابلہ کرنا) کا مصدر قِبَالٌ استعمال نہیں ہوتا بلکہ مُقَابَلَة ہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ : ۴۹ ایک اور بات بھی ابھی سے ذہن میں رکھ لیجئے، اگرچہ اس کے استعمال کا موقع آگے چل کر آئے گا، اور وہ یہ کہ اگر کسی فعل کے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ بول کر ساتھ مصدر بھی بولنا ہو تو اس صورت میں مصدر کو حالت نصب میں پڑھا اور لکھا جاتا ہے مثلاً کہیں گے عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيمًا - یہ صرف اسی صورت میں ضروری ہے جب ماضی اور مضارع کا صیغہ بول کر ساتھ ہی مصدر بولا جائے ورنہ ویسے ”سکھانا“ کی عربی ”تَعْلِيمٌ“ ہی ہوگی۔ نصب کی اس وجہ پر آگے مفعول کی بحث میں بات ہوگی (ان شاء اللہ)۔

مشق نمبر ۴۸ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کو قوسین میں دیئے گئے باب میں ڈھالیں یعنی ہر ایک مادہ سے دیئے گئے باب کے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ لکھیں اور اس کا مصدر بحالت نصب لکھیں :

ثَلَاثُ أَكْرَمَ يُكْرِمُ إِكْرَامًا۔

نوٹ : تمام کلمات پر مکمل حرکات دیں۔

(افْعَالٌ)	خ ر ج - ب ع د - ر ش د
(تَفْعِيلٌ)	ق ر ب - ک ذ ب - ص د ق
(مُفَاعَلَةٌ)	ط ل ب - ق ت ل - خ ل ف
(تَفَعُّلٌ)	ق ر ب - ق د س - ک ل م
(تَفَاعُلٌ)	ف خ ر - ع ق ب - ک ث ر
(افْتِعَالٌ)	ن ش ر - ع ر ف - م ح ن
(انْفِعَالٌ)	ش ر ج - ق ل ب - ک ش ف
(اسْتِفْعَالٌ)	غ ف ر - ح ق ر - ب د ل

مشق نمبر ۴۸ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ کا مادہ اور باب بتائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ ماضی ہے یا مضارع یا مصدر۔ واضح رہے کہ ان میں سے بیشتر الفاظ کے معنی ابھی آپ کو نہیں بتائے گئے۔ کیونکہ یہاں یہ مشق کروانی مقصود ہے کہ اگر کسی لفظ کے معنی آپ کو معلوم نہیں ہیں تو دشمنی میں اس کے معنی دیکھنے کے لئے پہلے اس کا مادہ اور باب پہچاننا ضروری ہے۔ اس لئے کہ عربی لغت مادے کے حروف کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔

أَزْمَلْ - يُقَرِّبُ - إِزْمَالٌ - تَغَيَّرَ - تَقَرُّبٌ - إِزْتِكَاتٌ - يَسْتَكْبِرُ - يَتَغَيَّرُ -
 انْقِلَابٌ - تَبَارَكَ - تَبَسَّمَ - عَجَلَ - اسْتِصْوَابٌ - انْحِرَافٌ - اسْتَقْبَلَ - يَشْتَرِكُ -
 يُخْبِلُ - يُخَرِّبُ -

ثلاثی مزید فیہ

(خصوصیاتِ ابواب)

۵۰ : ۱ مزید فیہ کے ابواب میں معنوی تبدیلیوں پر بات کرنے سے پہلے آپ کو یہ بات یاد دلانا ضروری ہے کہ زبان پہلے وجود میں آتی ہے اور قواعد بعد میں مرتب کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ صحیح صورت حال یہ ہے کہ ابواب مزید فیہ میں جو معنوی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان سب کو مد نظر رکھ کر ہمارے علماء کرام نے ہر باب کے لئے کچھ اصول (Generalisations) مرتب کئے ہیں جنہیں خصوصیاتِ ابواب کہتے ہیں۔

۵۰ : ۲ اب یہ بات نوٹ کر لیں کہ مزید فیہ کے جو آٹھ ابواب آپ نے پڑھیں ہیں ان میں سے ہر باب کی ایک سے زیادہ خصوصیات ہیں اور بعض کی خصوصیات کی تعداد سات، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی گرامر کی کتابوں میں خصوصیاتِ ابواب کے لئے الگ ایک مستقل سبق ہوتا ہے۔ ہماری اس کتاب میں چونکہ یہ سبق شامل نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس مقام پر ہر باب کی ایک ایک ایسی خصوصیت کا تعارف کرا دیا جائے جو اس باب میں نسبتاً زیادہ معنوی تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ تمام خصوصیات کا ابھی آپ کو علم نہیں ہے۔ اور پھر جب آپ ان تمام خصوصیاتِ ابواب کا مطالعہ کر لیں تو اس وقت بھی ذہن میں اشتناء کی کھڑکی ہمیشہ کھلی رکھیں۔

۵۰ : ۳ باب افعال اور باب تفعیل دونوں کی ایک مشترکہ خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر یہ فعل لازم کو متعدی کرتے ہیں۔ جیسے عَلِمَ یُعَلِّمُ عَلِمًا = جاننا، ایک فعل لازم ہے۔ باب افعال میں یہ اَعْلَمَ یُعَلِّمُ اِعْلَامًا اور باب تفعیل میں عَلَّمَ

يَعْلَمُ تَعْلِيْمًا بنتا ہے۔ دونوں کے معنی ہیں جانکاری دینا، علم دینا، اور اب یہ فعل متعدی ہے۔ چنانچہ دونوں ابواب کے زیادہ تر افعال متعدی ہیں۔ اگرچہ کچھ استثناء بھی ہیں، بالخصوص باب افعال میں۔

۴ : ۵۰ البتہ باب افعال اور باب تفعیل میں ایک فرق یہ ہے کہ باب افعال میں کسی کام کو ایک مرتبہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جبکہ باب تفعیل میں عموماً کسی کام کو درجہ بدرجہ اور تسلسل سے کرنے کا یا کثرت سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک شخص نے آپ سے کسی جگہ کا پتہ پوچھا اور آپ نے اسے بتایا تو یہ ”اعلام“ ہے۔ لیکن کسی چیز کے متعلق معلومات جب درجہ بدرجہ اور تسلسل سے دی جائے تو یہ ”تعلیم“ ہے۔

۵ : ۵۰ باب مفاعلہ میں زیادہ تر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں اور ایک دوسرے کو نچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ جیسے قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا۔ قتل کرتا۔ یہ ایک ایک طرف عمل ہے۔ لیکن قَاتِلٌ بِقَاتِلٍ مُّقَاتِلَةٌ وَ قِتَالًا کا مطلب ہے کہ کچھ لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ اس باب کے زیادہ تر افعال بھی متعدی ہوتے ہیں۔

۶ : ۵۰ باب تفعیل میں زیادہ تر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ تکلیف اٹھا کر کسی کام کو خود کرنے کی کوشش کرتا۔ جیسے عَلِمَ يَعْلَمُ عَلِمًا۔ جاننا جبکہ تَعْلَمُ يَتَعْلَمُ تَعْلَمًا کا مطلب ہے تکلیف اٹھا کر، کوشش کر کے علم حاصل کرنا اور سیکھنا۔ یعنی اس میں بھی عمل کے تسلسل کا مفہوم ہے۔ اس باب کے زیادہ تر افعال لازم ہوتے ہیں۔

۷ : ۵۰ باب مفاعلہ کی طرح باب تفاعل میں بھی زیادہ تر یہی مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں۔ لیکن اس باب کے زیادہ تر افعال لازم ہوتے ہیں۔ جیسے فَخَرُ يَفْخَرُ فَخْرًا۔ فخر کرنا سے تَفَاخَرُ يَتَفَاخَرُ تَفَاخُرًا کا مطلب ہے ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

۸ : ۵۰ باب افعال میں زیادہ تر کسی کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔
جیسے سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا = سنا سے اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ اِسْتِمَاعًا کا مطلب ہے کان
لگا کر سنا، غور سے سنا۔ اس سے میں لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال
آتے ہیں۔

۹ : ۵۰ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ فعل متعدی کو لازم کرتا ہے۔
جیسے هَدَمَ يَهْدِمُ هَدْمًا = گرانے سے اِنْهَدَمَ يَنْهَدِمُ اِنْهَادًا کے معنی ”گرتا“ ہیں۔
یاد رکھیں کہ جس طرح ابواب ثلاثی مجرد میں باب کَرَّمَ لازم تھا اسی طرح ابواب مزید
فیہ میں باب افعال لازم ہے۔

۱۰ : ۵۰ باب استفعال میں زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے یا کسی صفت کو موجود
کبھنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے عَفَرَ يَغْفِرُ غَفْرًا = چھپانا، معاف کرنا (غلطی کو چھپا
دینا) سے اِسْتَعْفَرَ يَسْتَعْفِرُ اِسْتِعْفَارًا = کا مطلب ہے معافی مانگنا، مغفرت طلب کرنا
اور حَسَنَ يَحْسُنُ حُسْنًا = خوبصورت ہونا، اچھا ہونا سے اِسْتَحْسَنَ يَسْتَحْسِنُ
اِسْتِحْسَانًا کا مطلب ہے اچھا سمجھنا۔ اس باب سے بھی لازم اور متعدی دونوں
طرح کے افعال آتے ہیں۔

۱۱ : ۵۰ اب اس سبق کی آخری بات یہ سمجھ لیں کہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی سر
حرئی مادہ، مزید فیہ کے ہر باب میں استعمال ہو۔ ایک مادہ مزید فیہ کے کن کن ابواب
سے استعمال ہوتا ہے اور ان کی کن خصوصیات کے تحت اس میں کیا معنوی تبدیلی
ہوتی ہے، اس کا علم ہمیں دشمنی سے ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابواب مزید فیہ
کے اوزان یاد کئے بغیر کوئی طالب علم عربی لغت سے پوری طرح استفادہ نہیں کر
سکتا۔

مشق نمبر ۴۹

نیچے کچھ الفاظ کے معنی اس طرح لکھے گئے ہیں جیسے عموماً ڈکشنری میں لکھے جاتے ہیں۔ آپ کا کام یہ ہے کہ الگ کاغذ پر ان کا ماضی، مضارع اور مصدر لکھیں۔ پھر ان کے مصدری معنی لکھیں اور پھر اسی طرح انہیں یاد کریں۔ جیسے جَهْدٌ يَجْهَدُ جَهْدًا کے معنی کوشش کرنا۔ جَاهِدْ يَجَاهِدْ مُجَاهَدَةً وَجْهًا کے معنی ایک دوسرے کے خلاف کوشش کرنا وغیرہ۔ یاد رہے کہ ان میں غالب اکثریت ایسے الفاظ کی ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔

نوٹ : الفاظ کو اوپر سے نیچے پڑھیں۔

جَهْدٌ (ف) جَهْدًا - کوشش کرنا	خَصِمَ (ض) خَصْمًا = جھگڑا کرنا
جَاهِدَ - کسی کے خلاف کوشش کرنا	تَخَاصَمَ = باہم جھگڑا کرنا
اجْتَهَدَ - اہتمام سے کوشش کرنا	اِخْتَصَمَ = جھگڑا کرنا

صَلَحَ (ف) صَلَاحًا = درست ہونا، نیک ہونا	بَلَغَ (ن) بَلُوغًا = پہنچنا، پھل کا پکنا
أَصْلَحَ - درست کرنا، صلح کرنا	بَلَغَ (ك) بَلَغَةً = فصیح و بلیغ ہونا
أَبْلَغَ - کسی چیز کو کسی کے پاس پہنچانا	بَلَغَ = کسی چیز کو کسی کے پاس پہنچانا

نَزَلَ (ض) نَزُولًا = اترنا	نَصَرَ (ن) نَصْرًا = مدد کرنا
أَنْزَلَ - اتارنا	تَنَاصَرَ = باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
نَزْلَ - اتارنا	اِنْتَصَرَ = بدلہ لینا (اہتمام سے خود اپنی مدد کرنا)
نَزَّلَ - اترنا	اِسْتَنْصَرَ = مدد مانگنا

ثلاثی مزید فیہ (ماضی مضارع کی گردانیں)

۱ : ۵۱ اب جبکہ آپ مزید فیہ کے آٹھ ابواب کے فعل ماضی اور فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانا سیکھ گئے ہیں تو ضروری ہے کہ ہر باب کے ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بھی سیکھ لیں۔ سروسٹ ہم ان ابواب سے فعل معروف کی گردان پر توجہ دیں گے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دو اسباق میں تمام افعال کی صرف معروف صورت ہی کی بات کی گئی ہے۔ آگے چل کر ان شاء اللہ ہم فعل مجہول (مزید فیہ) کی بات الگ سبق میں کریں گے۔

۲ : ۵۱ مزید فیہ افعال کی گردان اصولی طور پر فعل مجہول کی گردان کی طرح ہی ہوتی ہے۔ البتہ جس طرح فعل مجہول میں گردان کے اندر ”ع“ کلمہ کی حرکت کو برقرار رکھنے کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح مزید فیہ کی گردانوں میں بھی زائد حروف کی حرکات اور ”ع“ کلمہ کی حرکت کو پوری گردان میں برقرار رکھا جاتا ہے۔

۳ : ۵۱ اب ہم ذیل میں نمونے کے طور پر باب افعال کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان لکھ رہے ہیں۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ بقیہ ابواب کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان خود لکھ سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ انہیں لکھ لیں بلکہ انہیں با آواز بلند دہرا کر اچھی طرح یاد کر لیں۔ اگر آپ یہ محنت کر لیں گے تو آئندہ جملوں میں استعمال ہونے والے مختلف افعال کے صحیح باب اور صیغہ کی شناخت اور ان کے صحیح ترجمے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی (ان شاء اللہ)۔

باب افعال سے فعل ماضی کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع	
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	غائب (مذکر) :
فَعَلْتَ	فَعَلْتَا	فَعَلْنَ	غائب (مؤنث) :
فَعَلْتُ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	حاضر (مذکر) :
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ	حاضر (مؤنث) :
فَعَلْتُ	فَعَلْتَا	فَعَلْنَا	متکلم (مذکر و مؤنث) :

باب افعال سے فعل مضارع کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع	
يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُونَ	غائب (مذکر) :
تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ	غائب (مؤنث) :
تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُونَ	حاضر (مذکر) :
تَفْعَلِينَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ	حاضر (مؤنث) :
نَفْعَلُ	نَفْعَلُ	نَفْعَلُ	متکلم (مذکر و مؤنث) :

۴ : ۵۱ اگر آپ نے باب افعال کے علاوہ بقیہ ابواب کی مکمل گردانیں بھی لکھ کر یاد کر لی ہیں تو اب آپ ان کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ آگے چل کر ان سے آپ کو بہت مدد ملے گی (ان شاء اللہ)۔

(۱) خیال رہے کہ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ماضی کے ہر

صیغے کی ابتدا حمزہ مفتوحہ (ا) سے ہوتی ہے۔ باقی کسی باب میں یہ چیز نہیں ہے۔ اور یہ بات ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ باب افعال کا یہ ابتدائی حمزہ، حمزۃ القطع ہوتا ہے۔ یعنی پیچھے کسی حرف سے ملتے وقت بھی برقرار رہتا ہے۔

(ii) پہلے تینوں ابواب یعنی افعال، تفعیل اور مُفاعِلۃ کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہیں۔ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جس فعل کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہوں گے اس کے مضارع میں علامت مضارع پر ضمہ (پیش) آتا ہے۔ اس قاعدے کو اچھی طرح یاد کر لیں۔ آگے چل کر یہ مزید کام دے گا۔

(iii) آخری تین ابواب یعنی افعال، انفعال اور استفعال کے ماضی کے تمام صیغوں کی ابتداء حمزہ مکسورہ (ا) سے ہوتی ہے جو حمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

(iv) باب افعال اور انفعال کے ماضی، مضارع اور مصدر بہت ملتے جلتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو دونوں ہی ”اِنْ“ کی آواز سے شروع ہوتے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب باب افعال میں ”ف“ کلمہ ”ن“ ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْتَظَرَ، اِنْظَام، اِنْشَار وغیرہ باب افعال کے مضارع ہیں۔ جبکہ اِنْجَرَف، اِنْكَشَف، اِنْهَدَام وغیرہ باب انفعال کے مضارع ہیں۔ دونوں میں پہچان کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اگر ”اِنْ“ کے بعد ”ت“ ہو تو نوے، پچانوے فی صدہ باب افعال ہو گا۔ اور اگر ”اِنْ“ کے بعد ”ت“ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ہو تو پھر وہ باب انفعال ہو گا۔

ذخیرۃ الفاظ

خَرَجَ (ن) خُرُوجًا - باہر نکلتا	رُشِدًا (ن) رُشْدًا = ہدایت پاتا
أَخْرَجَ - باہر نکالتا	أَرَشَدَ - ہدایت دیتا
إِسْتَخْرَجَ - نکلنے کے لئے کتنا، کسی چیز میں سے کوئی چیز نکالتا	

قَرِبَ وَقَرَبَ (کس) قُرْبًا وَقُرْبَانًا - قریب ہونا	كَذَبَ (ض) كَذِبًا وَكَذِبًا = جھوٹ بولنا
قَرَبَ - کسی کو قریب کرنا	كَذَّبَ = کسی کو جھوٹا کتنا، جھٹلاتا
اِقْتَرَبَ - قریب آجانا	

غَسَلَ (ض) غُسْلًا - دھونا	نَفَقَ (ن) نَفَقًا = خرچ ہونا، دوسرے والا ہونا
اِغْتَسَلَ - نہانا	انْفَقَ = خرچ کرنا
انْعَسَلَ = دھلنا، دھل جانا	نَافَقَ = کسی سے دو رخا پن اختیار کرنا

مشق نمبر ۵۰ (الف)

عَلِمَ سے باب تَفْعِيل اور تَفَعُّل میں اور نَصَرَ سے باب اِسْتِفْعَال میں ماضی اور مضارع کی کمل گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

مشق نمبر ۵۰ (ب)

عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) اِغْتَسَلَ خَالِدًا اَمْسٍ
- (۲) تَضَارَبَ الْوُلْدَن فِي الْمَذْرَسَةِ فَاَخْرَجَهُمَا اَمِيْرُهُمَا مِنْهَا
- (۳) اِسْتَنْصَرَ الْمُسْلِمُونَ اِخْوَانَهُمْ فَتَضَرَّوْهُمْ

- (۴) صَرَبْنَا الْجِدَارَ بِالْأَخْجَارِ فَأَنْهَدَمَ
 (۵) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (حدیث نبوی)
 (۶) اسْتَرْشَدَ الظَّلَابُ مِنَ الْأُسْتَاذِ فَأَرْشَدَهُمْ
 (۷) يُقَاتِلُ الْمُسْلِمُونَ الْكُفَّارَ
 (۸) يَكْتَسِبُ الزَّوْجُ وَتُنْفِقُ الزَّوْجَةُ

مشق نمبر ۵۰ (ج)

مندرجہ بالا جملوں کے درج ذیل الفاظ کا مادہ، باب اور صیغہ بتائیں۔

- (i) اِغْتَسَلَ (ii) تَضَارَبَ (iii) اَخْرَجَ (iv) نَصَرُوا (v) اِنْهَدَمَ
 (vi) تَعَلَّمَ (vii) عَلَّمَ (viii) اسْتَرْشَدَ (ix) يُقَاتِلُ (x) يَكْتَسِبُ
 (xi) تُنْفِقُ

ثلاثی مزید فیہ (فعل امر و نہی)

۵۲: ۱ اس سے پہلے آپ ثلاثی مجرد سے فعل امر اور فعل نہی بنانے کے قاعدے پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ ثلاثی مزید فیہ میں انہی قواعد کا اطلاق کریں گے۔

۵۲: ۲ ثلاثی مجرد میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل امر حاضر اور فعل امر غائب (جس میں مکمل بھی شامل ہوتا ہے) دونوں کے بنانے کا طریقہ مختلف ہے جبکہ فعل نہی (حاضر ہو یا غائب) ایک ہی طریقے سے بنتا ہے۔ یہی صورت حال ثلاثی مزید فیہ سے فعل امر اور فعل نہی بنانے میں ہوگی۔ نیز یہ بھی نوٹ کر لیں کہ جس طرح ثلاثی مجرد میں فعل امر اور فعل نہی، فعل مضارع سے بنتا ہے اسی طرح ثلاثی مزید فیہ میں بھی فعل مضارع سے فعل امر اور فعل نہی بنائے جائیں گے۔

۵۲: ۳ ثلاثی مزید فیہ سے فعل امر حاضر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

(i) ثلاثی مجرد کی طرح مزید فیہ کے فعل مضارع سے علامت مضارع (ت) ہٹا دیں۔

(ii) ثلاثی مجرد میں علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آتا تھا لیکن مزید فیہ میں آپ کو دیکھنا ہو گا کہ علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن ہے یا متحرک۔

(iii) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر متحرک ہے تو حمزۃ الوصل لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صورت حال آپ کو چار ابواب یعنی باب تفعیل، باب مفاعلہ، باب تفعیل اور باب تفاعل میں ملے گی۔

(iv) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر ساکن ہے (اور ایسا

مذکورہ چار ابواب کے علاوہ باقی تمام ابواب میں ہو گا خواہ وہ مجرد ہو یا مزید فیہ۔
تو باب افعال، باب انفعال اور باب استفعال میں حمزة الوصل لگایا جائے گا۔
اور اسے کسرہ (زیر) دی جائے گی جبکہ باب افعال میں حمزة القطع لگایا جائے گا
اور اسے فتح (زبر) دی جائے گی۔ باب افعال کے فعل امر حاضر کی درج بالا
دونوں خصوصیات خاص طور پر نوٹ کر لیجئے۔

(۷) مٹلائی مجرد فیہ کی طرح مزید فیہ میں بھی مضارع کے ”ل“ کلمے مجزوم کر دیئے
جائیں گے۔

۴ : ۵۲ ہمیں قوی امید ہے کہ مذکورہ بالا طریقہ کار کا اطلاق کرتے ہوئے مزید فیہ
کے ابواب سے فعل امر حاضر اب آپ خود بنا سکتے ہیں۔ لیکن آپ کی سہولت کے
لئے ہم دو مثالیں دے رہے ہیں جس سے مزید وضاحت ہو جائے گی۔

(i) باب تفعیل کے ایک مصدر ”تَعْلِمُ“ کو لیجئے۔ اس کا فعل مضارع ”يُعَلِّمُ“
ہے۔ اور اس کا حاضر کامیغہ ”تَعْلِمُ“ ہے۔ اس کی علامت مضارع گرانے کے
بعد عِلْمُ باقی بچا۔ اس کا پہلا حرف متحرک ہے۔ اس لئے اس کے شروع میں
حمزہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد اس کے لام کلمہ کو مجزوم کیا
جائے گا تو اس کا آخری حرف ”م“ ساکن ہو جائے گا۔ اس طرح آپ کے
پاس فعل امر کا پہلا صیغہ ”عَلِّمُ“ ہو گا۔ اسی طرح تشبیہ کامیغہ ”عَلِّمُ“ جمع
مذکر کا ”عَلِّمُوا“ واحد مؤنث کا ”عَلِّمِي“ اور جمع مؤنث کا ”عَلِّمْنَ“ ہو گا۔

(ii) باب استفعال کا ایک مصدر ”اِسْتَفْعَزُ“ ہے۔ اس کا مضارع ”يَسْتَغْفِرُ“ اور
حاضر کامیغہ ”تَسْتَغْفِرُ“ ہے۔ اس کی علامت مضارع ہٹائی تو ”مَسْتَغْفِرُ“ باقی
بچا۔ اب چونکہ اس کا پہلا حرف ساکن ہے اس لئے اس کے شروع میں ایک
حمزہ لگایا جائے گا جو حمزة الوصل ہو گا اور اسے کسرہ (زیر) دی جائے گی (کیونکہ
یہ باب افعال نہیں ہے) اب بن گیا ”اِسْتَفْعِرُ“۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو لام
کلمہ (ر) ساکن ہو گئی۔ چنانچہ فعل امر کا پہلا صیغہ ”اِسْتَفْعِرُ“ بن گیا۔ امر حاضر

کی گردان کے باقی صیغے یہ ہوں گے : اِسْتَغْفِرُوا ، اِسْتَغْفِرُوا ، اِسْتَغْفِرُوا
اِسْتَغْفِرُوا ، اِسْتَغْفِرُوا ۔

۵۲ : ۵ فعل امر غائب و متکلم بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ اس لئے کہ ثلاثی مجرد کی طرح ابواب مزید فیہ میں بھی علامت مضارع گرانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس سے پہلے لام امر (لَا) لگاتے ہیں اور مضارع کو مجزوم کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً باب افعال کا ایک مصدر ”اَنْكُرُ” ہے۔ اس کا مضارع ”يَنْكُرُ” ہے۔ اس سے قبل لام امر لگایا تو ”يَنْكُرُ” بن گیا۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو لام کلمہ یعنی ”م” ساکن ہو گیا۔ اس طرح امر غائب کا پہلا صیغہ يَنْكُرُ بنا۔ جبکہ باقی صیغے اس طرح ہوں گے۔ يَنْكُرُ مَا ، يَنْكُرُ مَوْا ، يَنْكُرُ مَنْ ، يَنْكُرُ مَا ، يَنْكُرُ مَنْ ، يَنْكُرُ مَا اور يَنْكُرُ مَنْ۔ امید ہے اب آپ اس طرح بقیہ ابواب سے امر غائب و متکلم بنالیں گے۔

۵۲ : ۶ اس مقام پر ضروری ہے کہ لام کنی اور لام امر کا جو فرق آپ نے ثلاثی مجرد میں پڑھا تھا اسے ذہن میں تازہ کر لیں۔ اس لئے کہ اس کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ پر بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ (دیکھئے ۵ : ۴۶)

۵۲ : ۷ فعل نہی کا بنانا زیادہ آسان ہے۔ اس لئے کہ یہ مضارع کے تمام صیغوں سے ایک ہی طریقے سے بنتا ہے اور فعل امر کی طرح اس میں حاضر اور غائب کی تفریق نہیں ہے۔ فعل نہی مجرد سے ہو یا مزید فیہ سے ، اس کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے یعنی مضارع کی علامت مضارع گرائے بغیر اس کے شروع میں لائے نہی ”لَا“ بڑھادیں اور مضارع کو مجزوم کر دیں مثلاً باب مفاعلہ کا ایک مصدر مُجَاهِدَةٌ ہے۔ اس کا مضارع ”يُجَاهِدُ“ ہے۔ اس سے قبل ”لَا“ لگایا تو ”لَا يُجَاهِدُ“ بن گیا۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو اس کا لام کلمہ یعنی ”د“ ساکن ہو گیا۔ اس طرح فعل نہی کا پہلا صیغہ ”لَا يُجَاهِدُ“ بن گیا۔ ہمیں قوی امید ہے کہ بقیہ صیغے آپ خود بنالیں گے۔

۵۲ : ۸ ثلاثی مجرد میں آپ لائے نفی اور لائے نہی کا فرق پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام

پر اسے بھی ذہن میں دوبارہ تازہ کر لیں۔ اس لئے کہ اس کا اطلاق ابواب مزید فیہ پر بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ (دیکھئے ۳ : ۴۸)

ذخیرۃ الفاظ

جَنَّبَ (ن) جَنَّبًا = ہٹانا، دور کرنا	سَلِّمْ (س) سَلَامَةً - آفت سے نجات پانا، سلامتی میں ہونا
جَنَّبَ (س) جَنَابَةً - ہٹاک ہونا	أَسْلَمَ - کسی کی سلامتی میں آنا، فرماں بردار ہونا
جَنَّبَ - دور کرنا	سَلَّمَ = آفت سے بچانا، سلامتی دینا
اجْتَنَّبَ - دور رہنا، بچنا	

نَبَّأَ (ن) نَبَأًا = سبزو کا اگنا	ضَيَّفَ (ج ضَيُوفٌ) = مہمان
أَنْبَتَ - سبزو اگانا	زَوَّرَ = جھوٹ

مشق نمبر ۵۵ (الف)

کَرم سے باب افعال میں 'عَلِمَ سے باب تَعَلُّل میں اور جَنَّبَ سے باب اِعتَالَ میں فعل امر (عَائِب و حاضر) کی مکمل گردان ہر صیغہ کے معنی کے ساتھ لکھیں۔

مشق نمبر ۵۵ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) اَكْرَمُوا ضَيْفَهُمْ (۲) اَكْرَمُوا ضَيْفُوكُمْ (۳) نَحْنُ نَجْتَهِدُ فِي دُرُوسِنَا
- (۴) اجْتَهِدُوا فِي دُرُوسِكُمْ (۵) اجْتَهِدُوا فِي دُرُوسِهِمْ (۶) مَاذَا عَلَّمَ
- الْأُسْتَاذُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۷) مَاذَا يُعَلِّمُ الْأُسْتَاذُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۸) مَاذَا تَعَلَّمَ
- زَيْدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۹) مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۰) أَنَا أَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ

(۱۱) لَا أَقَابِلُ (۱۲) لَا أَقَابِلُ (۱۳) لَا تَتَفَاخَرُونَ (۱۴) لَا تَتَفَاخَرُوا

— مِنَ الْقُرْآنِ —

(۱۵) وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (۱۶) إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمَ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

(۱۷) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ (۱۸) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ -

مشق نمبر ۵۱ (ج)

مشق ۵۱ (ب) میں استعمال ہونے والے تمام افعال ذیل میں دیئے گئے ہیں۔
آپ ہر فعل کا (i) مادہ (ii) باب (iii) فعل کی قسم (ماضی، مضارع، امر، نہی وغیرہ) اور (iv) صیغہ بتائیں۔

(۱) اَكْرَمُوا (۲) اَكْرَمُوا (۳) نَجَّهْدُ (۴) اِجْتَهَدُوا (۵) اِجْتَهَدُوا
(۶) عَلَّمَ (۷) يَعْلَمُ (۸) تَعَلَّمَ (۹) تَتَعَلَّمُ (۱۰) اَتَعَلَّمَ (۱۱) اُقَابِلُ
(۱۲) لَا أَقَابِلُ (۱۳) تَتَفَاخَرُونَ (۱۴) لَا تَتَفَاخَرُوا (۱۵) وَاجْتَنِبُوا (۱۶) أَسْلِمَ
(۱۷) أَسْلَمْتُ (۱۸) نَزَّلْنَا (۱۹) أَنْبَتْنَا (۲۰) جَاهِدِ

ثلاثی مزید فیہ (فعل مجہول)

۱ : ۵۳ اب آپ ابواب مزید فیہ سے فعل مجہول بنانا سیکھیں گے۔ یہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ مجہول فعل ماضی بھی ہوتا ہے اور مضارع بھی۔ اس لئے اس سبق میں ہم ماضی مجہول اور مضارع مجہول دونوں کی بات کریں گے۔

۲ : ۵۳ آپ نے فعل ثلاثی مجرور میں پڑھا تھا کہ وہاں ماضی معروف کے تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ مگر ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی فَعِلَ۔ اسی طرح مضارع معروف کے تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ مگر مضارع مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی یَفْعِلُ۔ یہاں سے ہمیں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا ایک اہم بنیادی قاعدہ معلوم ہوتا ہے جسے ہم مزید فیہ کے ماضی مجہول اور مضارع مجہول میں استعمال کریں گے۔

۳ : ۵۳ ماضی مجہول (ثلاثی مجرور) کے وزن فَعِلَ سے ہمیں مزید فیہ کے ماضی مجہول بنانے کا بنیادی قاعدہ ملتا ہے۔ جس سے ہمیں پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ماضی مجہول کا آخری حصہ ہمیشہ ”عِلَ“ رہتا ہے۔ یعنی ”ع“ کلمہ پر کسرہ (زیر) اور ماضی کے پہلے صیغے میں ”ل“ کلمہ پر فتح (زیر) آتی ہے۔

۴ : ۵۳ اس قاعدے کی دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ آخری ”عِلَ“ سے پہلے مجرد میں تو ایک ہی حرف یعنی ”ف“ کلمہ ہوتا ہے جس پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ مزید فیہ کے ماضی مجہول میں بھی آخری ”عِلَ“ سے پہلے جتنے بھی متحرک حروف آئیں (اصلی حرف ”ف“ کلمہ یا زائد حروف) ان سب کی حرکات ضمہ (پیش) میں بدل دی جائیں۔ اس تبدیلی کے دوران درج ذیل دو باتوں کا خیال رکھا جائے گا۔

(i) ایک تو یہ کہ جہاں جہاں حرکت کے بجائے علامت سکون ہو اسے برقرار رکھا جائے یعنی اس کو ضمہ (پیش) میں نہ بدلا جائے۔

(ii) دوسرے یہ کہ جب باب مفاعلہ اور تفاعل میں ”ف“ کلمہ کو ضمہ ”پیش“ لگانے کے بعد الف آئے تو چونکہ ”ف“ کو پڑھا نہیں جاسکتا لہذا یہاں ”الف“ کو اس کی ماقبل حرکت (پیش) کے موافق حرف ”و“ میں بدل دیں۔ یوں ”ف“ کو بجائے ”فو“ پڑھا اور لکھا جائے گا۔

۵ : ۵۳ اب مذکورہ قواعد کے مطابق نوٹ کیجئے کہ :

أَفْعَلْ سے ماضی مجہول کا وزن أَفْعَلْ ہو گا جیسے أَكْرَمَ سے أَكْرَمَ	
فَعَلَّ // // // // // فَعَلَّ // // عِلَّمَ سے عِلَّمَ	
فَاعَلَ // // // // // فُوْعَلَ // // فَاتَلَ سے فُوْزِلَ (نوٹ : ۱)	
تَفَعَّلَ // // // // // تَفَعَّلَ // // تَقَبَّلَ سے تَقَبَّلَ	
تَفَاعَلَ // // // // // تَفُوْعَلَ // // تَعَاَلَبَ سے تَفُوْعَلَبَ (نوٹ : ۱)	
اِفْتَعَلَ // // // // // اِفْتَعَلَ // // اِفْتَحَنَ سے اِفْتَحَنَ	
اِنْفَعَلَ // // // // // اِنْفَعَلَ // // (یہ استعمال نہیں ہوتا) (نوٹ : ۲)	
اِسْتَفْعَلَ // // // // // اِسْتَفْعَلَ جیسے اِسْتَحْكَمَ سے اِسْتَحْكَمَ	

نوٹ نمبر ۱ : باب مفاعلہ اور باب تفاعل میں نوٹ کریں کہ ماضی مجہول بنانے کے لئے ان دونوں کے صیغہ ماضی میں الف سے قبل ضمہ (پیش) تھی چنانچہ الف موافق حرف ”و“ میں تبدیل ہو گیا۔

نوٹ نمبر ۲ : باب انفعال کے بارے میں یہ ذہن نشین کر لیں کہ مجرد کے باب کَرَم کی طرح اس سے بھی فعل ہمیشہ لازم آتا ہے۔ اس لئے باب انفعال سے فعل مجہول

استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ ایک خاص ضرورت کے تحت باب انفعال کے مضارع مجہول سے بعض الفاظ بنتے ہیں جن کا ذکر حصہ سوم میں ہوگا (ان شاء اللہ)

۶ : ۵۳ مضارع مجہول (مثالی مجرد) کے وزن یَفْعَلُ سے ہمیں مزید فیہ کے مضارع مجہول بنانے کا درج ذیل بنیادی قاعدہ ملتا ہے جس میں تین باتیں ہیں :

- (i) پہلی یہ کہ مضارع مجہول کا آخری حصہ ہمیشہ ”عَلَّ“ رہتا ہے۔ یعنی ”ع“ کلمہ پر فتح (زیر) اور مضارع کے پہلے صیغہ میں ”ل“ کلمہ پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ (اس کا ماضی مجہول کے آخری حصہ ”عَلَّ“ سے مقابلہ کیجئے اور فرق یاد رکھئے)
- (ii) دوسری یہ کہ مضارع مجہول میں علامت مضارع پر ہمیشہ ضمہ (پیش) آتی ہے۔
- (iii) تیسری یہ کہ علامت مضارع اور آخری حصہ ”عَلَّ“ کے درمیان آنے والے باقی تمام حروف میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔

۷ : ۵۳ اب مذکورہ قواعد کے مطابق نوٹ کیجئے کہ :

یَفْعَلُ	سے مضارع مجہول کا وزن یَفْعَلُ ہوگا جیسے یُکْرَمُ سے یُکْرَمُ
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ // // یَعْلَمُ سے یَعْلَمُ
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ // // یَقَاتِلُ سے یَقَاتِلُ
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ // // یَتَقَبَّلُ سے یَتَقَبَّلُ
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ // // یَتَفَاخَرُ سے یَتَفَاخَرُ
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ // // یُمْتَحَنُ سے یُمْتَحَنُ
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ (استعمال نہیں ہوتا)
یَفْعَلُ	یَفْعَلُ // // یُسْتَهْزِءُ سے یُسْتَهْزِءُ

مشق نمبر ۵۲

مندرجہ ذیل مصادر میں سے ہر ایک سے اس کے ماضی معروف و مجہول اور مضارع معروف و مجہول کا پہلا پہلا صیغہ بنائیں۔

- (۱) اِنْتِخَابٌ (۲) تَقْرِيبٌ (۳) مُجَاهَدَةٌ (۴) اِنْفَاقٌ (۵) تَكَاذُبٌ
(۶) اِسْتِحْسَانٌ (۷) تَنْزِيلٌ (۸) مُشَارَكَةٌ (۹) تَعَاقُبٌ (۱۰) اِسْتِبدَالٌ

مکتبہ خدام القرآن کے تحت شائع ہونے والی

”آسان عربی گرامر“

کی تینوں کتابوں کی تدریس پر مشتمل

عربی گرامر

VCDs

مدرس:

لطف الرحمن خان

قیمت: 720 روپے

تعداد VCDs: 24

ملنے کا پتہ:

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36- کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

e-mail: info@tanzeem.org

www.tanzeem.org